(سورۂ آل عمران - ع ۱۷)

لیتے رہا کرنا۔

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (شوریٰ - ع ۴)

اور ان کا ہر کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے

حدیث

استخارہ کی دُعا حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہر کام میں استخارہ (بھلائی طلب کرنا) کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جیسے قرآن کی سورت کی اور فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کو کسی کام کی فکر ہو تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ - اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ (اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے خیر چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے قدرت اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری بڑی مہربانی سے اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے قدرت نہیں تو جانتا ہے اور مجھے علم نہیں۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (کام کا نام لے) میرے حق میں۔ میرے دین و دنیا اور میرے انجام (یا) دیر سویر کے لحاظ سے بہتر ہو تو اسکو میرے لئے مقدر فرمائے اور میرے لئے آسان کر دے، پھر مبارک فرما۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے

رخصتی کلمات حضرت سالمؒ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ اُس سے فرماتے تھے کہ تم مجھ سے قریب ہو تاکہ میں تم کو رخصت کروں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رخصت کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے کام کے نتیجوں کو اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کے رخصت کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے کاموں کے انجام کو اللہ کے حوالہ کرتا ہوں (ابوداؤد)

رخصت کی دعا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے سفر کا ارادہ کیا ہے آپ مجھے زادِ راہ دیجئے، آپ نے فرمایا اللہ تم کو تقویٰ کا زادِ راہ دے۔ عرض کیا اور کچھ فرمایا تمہارے گناہ بخش دے۔ کہا اور زیادہ کیجئے۔ فرمایا تمہارے لئے بھلائی آسان کردے جہاں بھی تم ہو۔ (ترمذی)

مشورہ ــــ اور ــــ استخارہ

آیات

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ج	اور ان سے خاص خاص موقعوں پر مشورہ

فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اسلام سے گزشتہ گناہ یک قلم معاف ہو جاتے ہیں اور ہجرت سے اگلی خطائیں یکسر دُھل جاتی ہیں اور حج سے تمام پچھلی غلطیاں اور معصیتیں معاف ہو جاتی ہیں، اب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا، نہ آپ سے زیادہ کسی کی عزت میری نگاہ میں تھی، میں عزت و تعظیم کی وجہ سے حضور کو نظر بھر کبھی نہیں دیکھتا تھا، اگر کوئی مجھ سے فرمائش کرتا کہ آپ کا حُلیہ بیان کروں تو میں نہیں بیان کر سکتا تھا۔ اس لئے کہ میں نے آپ کو نظر بھر کبھی دیکھا ہی نہیں، اگر میں اسی حالت میں مر جاتا تو میرا گمان ہے کہ میں جنتی ہوتا، اب بعض ایسے کام میرے سپرد ہوئے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بارے میں میرا کیا حال ہو (حکومت و ذمہ داریاں) اگر میں مر جاؤں تو میرے ساتھ کوئی رونے والی نہ ہو اور نہ آگ ہو۔ جب تم مجھے دفن کرنا تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا، پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں ایک اونٹنی ذبح ہو کر تقسیم ہو جاتی ہے تاکہ میں تمہارے کھڑے رہنے تک مانوس ہو جاؤں اور دیکھوں کہ میں اپنے پروردگار کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم)

رخصت اور وصیت

آیت

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ	اور اسی کا حکم کر گئے ہیں ابراہیم (علیہ السلام) اپنے

یقین کے ساتھ گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں، اس کو جنت کی بشارت دو (اس کے بعد پورا واقعہ سنایا۔ (مسلم)

حضرت عمرو رضؓ بن العاص کی انتقال کے وقت گفتگو

حضرت ابن شماسہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم عمرو رضؓ بن العاص کے پاس آئے وہ احتضار و نزع کی حالت میں تھے، بہت روئے اور اپنا منھ دیوار کی طرف کرلیا، اُن کے بیٹے نے کہا ابا جان کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اس طرح کی بشارت نہیں دی (دو بار کہا) تو وہ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے میرے نزدیک اس گواہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، مجھ پر تین حالتیں گزری ہیں، ایک وہ وقت تھا کہ میں اپنے دل کو ٹٹولتا تھا اور مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والا کوئی نہ تھا اور کسی کو مجھ سے زیادہ اس کی خواہش نہ تھی کہ اگر قدرت پاؤں تو آپ کو شہید کردوں، اگر میں اسی حال پر مرجاتا تو دوزخی ہوتا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام سے میرے دل کو زینت بخشی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں بیعت کروں، آپ نے دست مبارک پھیلایا تو میں نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا، آپ نے فرمایا اے عمرو یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں شرط چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کس طرح کی شرط چاہتے ہو۔ میں نے کہا شرط یہ کہ میں بخشدیا جاؤں، آپ نے

ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی حفاظت کا حکم دیا اور عثمانؓ کو جب میں نے جنت کی بشارت دی تو انھوں نے اللہ کی تعریف کی اور بولے اللہ مددگار ہے۔

موحّد کو جنت کی بشارت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور بھی کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے تھے ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے اُٹھ کر تشریف لے گئے اور دیر لگائی۔ ہم لوگ ڈرے کہ نصیب دشمناں کوئی حادثہ نہ پیش آیا ہو اور سب سے پہلے میں ڈرا اور آنحضرتؐ کی فکر میں نکلا، تلاش کرتے کرتے بنی نجار (انصار) کے باغ میں آیا اور دروازہ ڈھونڈھتا رہا لیکن پتہ نہ چلا، اتنے میں ایک نالہ دیکھا جو باغ کے بیچ میں داخل ہوتا تھا اور باہر کنوئیں سے نکل جاتا تھا اور چھوٹا سا تھا میں سمٹ گیا اور اسی نالہ سے ہوتا ہوا حضورؐ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا ابوہریرہؓ میں نے کہا جی یا رسولَ اللہ۔ فرمایا کیا بات ہے کیسے آئے؟ میں نے کہا آپ ہمارے پاس سے اُٹھ کر تشریف لے گئے اور دیر لگائی ہم لوگ ڈرے کہ کہیں کوئی بات نہ پیش آئی ہو اس لئے ہم لوگ گھبرا گئے اور اوّل میں گھبرایا، پھر میں آپ کو تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچا اور ایسا سمٹا جیسے لومڑی سمٹتی ہے اور لوگ میرے پیچھے آرہے ہیں، آپ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ یہ میری دونوں جوتے لو اور ان دونوں جوتوں کے ساتھ جاؤ، جو تم کو اس باغ کے پیچھے ملے اور اپنے دل کے

(فلاں سے اپنا بھائی مراد ہے) بھلائی کا ارادہ کریگا تو اس کو لے آئیگا، ناگاہ کسی نے دروازے کو حرکت دی، میں نے کہا کون؟ بولے عمرؓ بن الخطاب، میں نے کہا ذرا توقف کیجیے۔ پھر میں نے حضورؐ کو آکر سلام کیا اور عرض کیا عمرؓ آئے ہیں اجازت چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دو۔ میں پلٹا اور کہا آئیے اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی بشارت دیتے ہیں وہ آئے اور آپ کے بائیں طرف جگت پر بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا دئیے، پھر میں پلٹ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا اور دل میں کہنے لگا اللہ تعالیٰ اگر فلاں کے ساتھ (بھائی مراد ہے) بھلائی کا ارادہ کریگا تو اُن کو لے آئے گا، پھر دروازہ تھپتھپانے کی آواز آئی۔ میں نے کہا کون؟ بولے عثمانؓ بن عفانؓ۔ میں نے عرض کیا ذرا رک جائیے، پھر میں آپ کے پاس آیا اور خبر دی کہ عثمانؓ آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا اجازت دو اور ایک آزمائش کے ساتھ جو اُن کو پہنچے گی جنت کی بشارت دو، میں آیا اور بولا آئیے آپ کو آنحضرتؐ جنت کی بشارت دیتے ہیں ایک آزمائش کے ساتھ جو آپ کو پہنچے گی وہ آئے تو کنوئیں کی جگت بھر چکی تھی، وہ ان حضرات کے سامنے دوسری جانب بیٹھے۔[1] (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) حضرت سعید بن المسیبؒ نے (جو جلیل القدر تابعی تھے) فرمایا کہ اس سے ان حضرات کی قبروں کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ ایک جگہ آرام فرما ہیں اور حضرت عثمانؓ علیحدہ مدفون ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو جنت کی بشارت

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہی کہ میں اپنے گھر سے وضو کرکے نکلا اور یہ طے کرلیا کہ آج میں رسول اللہ کے ساتھ رہوں گا، پھر مسجد میں آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا، لوگوں نے کہا کہ فلاں جگہ تشریف لیگئے ہیں تو میں آنحضرت کے نقش قدم پر چلا اور آپ کے متعلق پوچھتا جاتا تھا، یہاں تک کہ حضورؐ اریس کے کنویں پر پہنچے، میں دروازے پر بیٹھ گیا، جب آپ نے اپنی حاجت سے فراغت پائی اور وضو کیا تو میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا، حضورؐ کنویں کی جگت پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دی تھیں میں نے سلام کیا اور پلٹ کے دروازے پر بیٹھ گیا اور ارادہ کیا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا، اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے اور انھوں نے دروازے کو کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے؟ بولے ابو بکرؓ۔ میں نے کہا ذرا ٹھہرئیے، پھر حضورؐ سے جاکر عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکرؓ اجازت چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا اجازت دیدو، اور جنت کی بشارت بھی دو۔ میں آیا اور ابو بکرؓ سے عرض کیا آئیے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی بشارت دیتے ہیں، وہ آئے اور آپ کی سیدھی جانب جگت پر بیٹھ گئے اور کنویں میں پاؤں لٹکا دیے اور پنڈلی کھول دی جیسے حضورؐ نے کیا تھا، پھر میں پلٹ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا، میں اپنے بھائی کو چھوڑ آیا تھا وہ وضو کر رہے تھے میرے پیچھے آنے والے۔ تھے میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرٰى ۔ (هود - ع ۷)

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ (هود ع ۷)

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى ۔ (عمران - ع ۴)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ (عمران - ع ۵)

اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (بشکل بشر) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لیکر آئے۔

اُن کی بیوی کھڑی سُن رہی تھیں پس ہنسی سو ہم نے اُن کو مکرر بشارت دی اسحٰق کی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی۔

پس پکار کے کہا ان سے فرشتوں نے اور وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے محراب میں کہ اللہ تعالیٰ تم کو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بلاشک اللہ تعالیٰ تم کو ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جو منجانب اللہ ہے اس کا نام (ولقب) مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا باآبرو ہونگے دنیا میں اور آخرت میں منجملہ مقربین کے ہوں گے۔

احادیث

حضرت خدیجہؓ کے حق میں بشارت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ایک موتی کے گھر کی بشارت دی جس میں شور و غل ہوگا اور نہ تکان۔

گنہگار کیسے کریگا۔ فرمایا اس کے پاس اس قدر ٹھہرا کہ اس کی ضیافت کے لئے کچھ نہ رہا۔

بشارت اور مبارکباد

آیات

فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ
(سورۂ زمر۔ ع ۲)

سو آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دو جو اس کلام کو کان لگا کر سنتے ہیں اور اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝
(توبہ۔ ع ۵)

ان کا رب ان کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے بڑی رحمت اور بڑی رضامندی اور جنتوں کی ایسے باغوں کی ان کے لئے اس میں دائمی نعمت ہوگی۔

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ (حٰمٓ سجدہ ع ۴)

اور تم جنت کے ملنے پر خوش ہو جس کا تم سے پیغمبروں کی معرفت وعدہ کیا گیا۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝
(الصّٰفّٰت ع ۳)

ہم نے ان کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔

هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ○ (سورۂ ہود ع ۷)

.. تمہارے نفس کی کامرانی کے لئے اچھی خاصی ہیں سو اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھ کو فضیحت مت کرو کیا تم میں کوئی بھلا مانس آدمی نہیں۔

احادیث

مہمان کا اکرام مومن پر لازم ہے | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمانوں کی عزت کرے۔ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوشریحؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور اس کا انعام دے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ اس کا انعام کیا ہے، آپ نے فرمایا ایک رات پر تکلف مہمانی کرے اور مہمانی تین دن کی ہے، اگر اس سے زیادہ کرے تو صدقہ ہے۔ (ب۔ م)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ اس کو گنہگار کر دے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ

سُنی، آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا، لوگو سکون اختیار کرو، تیزی کرنا نیکی نہیں۔

مہمانوں کی تواضع

آیات

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ
اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ
دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ
قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝
فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ
بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ
اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝

(سورۂ ذاریات - ع ۲)

کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات تم تک پہنچی ہے جب کہ وہ (مہمان) اُن کے پاس آئے پھر ان کو سلام کیا ابراہیم نے بھی (جواب میں) کہا سلام (اور کہنے لگے کہ) انجان لگ معلوم ہوتے ہو پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑا (تلا ہوا) لائے اُن کے پاس (یعنی سامنے رکھا)، اور کہا آپ لوگ کیوں نہیں کھاتے۔

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ

اور اُن کی قوم اُن کے پاس دوڑی ہوئی آئی اور پہلے سے نامعقول حرکتیں کیا ہی کرتے تھے، کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں جو (یہ)

اِنَّا جٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۳)

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝

(سورۂ حج ع ۴)

ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں صاحب سلامت۔

جو شخص ان نشانیوں کا پورا پورا لحاظ رکھیگا تو اُن کا یہ لحاظ رکھنا خدائے تعالیٰ سے دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔

احادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسّم حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضورؐ کو ایسا ہنستا ہوا نہیں دیکھا کہ آپؐ کا کوّا نظر آجائے حضور صرف مُسکرا دیتے تھے۔

نماز کے لئے وقار و سکون کے ساتھ آئے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب جماعت کھڑی ہوجائے تو دوڑ کر نہ آؤ اور جتنی نماز پاؤ پڑھ لو، جو فوت ہوجائے اُس کو پورا کر لو۔ (بخاری مسلم)

ایک روایت میں ہے جو نماز کا قصد کرتا ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

تیزی کرنا نیکی نہیں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ عرفہ کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے اتنے میں سخت ڈانٹنے، مارنے اور اونٹوں کے بلبلانے کی آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جماعت کے کسی آدمی نے چھینکا تو میں نے یَرْحَمُكَ اللهُ کہا، سب مجھے گھورنے لگے، میں نے کہا آخر بات کیا ہے تم مجھے کیوں گھورتے ہو تو وہ اپنے زانوؤں پر ہاتھ مارنے لگے، جب میں نے یہ دیکھا تو سمجھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، جب حضور نے سلام پھیرا میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے آپ سے بہتر تعلیم دینے والا نہیں دیکھا، نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد۔ قسم خدا کی نہ آپ نے مجھے بُرا کہا، نہ مارا، نہ گالی دی آپ نے فرمایا یہ نماز ہے اس میں بات چیت کرنا مناسب نہیں، یہ تو تسبیح ہے تکبیر ہے اور قرآن کا پڑھنا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ ہے، اسلام کو آئے ابھی کچھ دن ہوئے ہیں۔ ہم میں بعض ایسے ہیں جو نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم نہ جانا، میں نے عرض کیا کچھ ایسے ہیں جو بدشگونی لیتے ہیں فرمایا یہ چیز ایسی ہے جس کو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں تم اس سے باز رہو۔ (مسلم)

وقار و سکون

آیات

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ	اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب ان سے بے سمجھ لوگ مخاطب

تھے کہ جو سُنتا تھا سمجھ لیتا تھا۔ (ابوداؤد)

ضروری بات کے لئے لوگوں کو خاموش کرانا

حضرت جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کرو، پھر فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ (بخاری، مسلم)

لوگوں کے اُکتا جانے کے خیال سے ناغہ کر کے تقریر کرنا

حضرت ابووائلؓ سے روایت ہے کہ ابن مسعودؓ ہر جمعرات کو ایک مرتبہ وعظ کہتے تھے، ایک صاحب بولے اے عبدالرحمٰن ہمیں خواہش ہے کہ ہر روز وعظ فرمایا کیجئے۔ فرمایا میں تمہارے اُکتا جانے کے خیال سے ایسا نہیں کرتا، میں اسی لئے ناغہ ناغہ سے وعظ کہتا ہوں، جیسے رسول اللہ ہمارے اُکتا جانے کے خوف سے کچھ دن بیچ کر کے وعظ فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

لانبی نماز اور مختصر خطبہ

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمی کا نماز کو دراز کرنا اور خطبہ کا مختصر کرنا اُس کی دینی سمجھ کی دلیل ہے پس نماز لانبی کرو اور خطبہ مختصر کرو۔ (مسلم)

مؤثر طرزِ تعلیم اور شفقت آمیز نصیحت

حضرت معاویہؓ بن حکم سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا

بات ہی کہو۔ (بخاری۔ مسلم)

اچھی بات کہنا صدقہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ (ب۔م)

خندہ پیشانی سے ملنا کچھ کم ثواب کی بات نہیں

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو، اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی کچھ کم نہ سمجھو، یہ بھی نیکی ہے۔ (مسلم)

صاف اور واضح طریقہ پر بات کرنی چاہیے

احادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تھے تو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ لوگ سمجھ لیں۔ اور جب لوگوں کے پاس سے گزر ہوتا تو ان کو تین مرتبہ سلام کرتے (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات ٹھہر ٹھہر کر اور کھول کر بیان فرماتے

(سورۃ حدید ع ۴) پوری رعایت نہ کی۔

حدیث

رات کی عبادت کو کچھ دن کر کے چھوڑ دینا بُرا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ تم اُس شخص کی مانند نہ ہونا کہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر کچھ دنوں بعد چھوڑ دیا۔ (بخاری۔ مسلم)

گفتگو، وعظ و نصیحت کے آداب

آیات

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ (ع ۶)

اور مسلمانوں پر شفقت رکھو۔

وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۝ (آل عمران۔ ع ۱۷)

اگر تم تند خو اور سخت طبیعت ہوئے تو یہ سب تمہارے پاس سے منتشر ہو جائیں گے

احادیث

کلمۂ خیر ہی دوزخ سے حجاب بن سکتا ہے

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر اور اگر وہ بھی میسّر نہ ہو تو اچھی

مٹھی بھر کر مجھ کو دیا، میں نے گنا تو پورے پانچ سو تھے، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ دو مٹھی اور لو۔ (بخاری، مسلم)

اچھی عادت اور معمول کی پابندی

آیات

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ (سورۂ رعد - ع ۲)

واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت میں تغیر نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہیں بدل دیتے۔ (۱)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا (نحل ع ۱۳)

اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا اون کاتنے پیچھے تار تار کر کے نوچ ڈالا۔

وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ (سورۂ حدید - ع ۲)

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جن کو ان سے قبل کتاب ملی تھی۔ جب زمانہ دراز ہو گیا اور (توبہ نہ کی) پھر اُن کے دل خوب ہی سخت ہو گئے۔

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا

سو انھوں نے اس (رہبانیت) کی پابندی

(۱) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص یا قوم کی سیرت، اخلاق و اعمال اچھے ہیں اور اللہ کی ان پر مہربانی ہے تو جب تک وہ خود اپنی اس سیرت و اخلاق میں کوئی تبدیلی نہ پیدا کرے اللہ اپنی رحمت کا سلسلہ اس سے [illegible]

(۱) جب بات کرے جھوٹ کہے (۲) وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے
(۳) امانت رکھائی جائے تو خیانت کرے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ وہ روزے بھی رکھتا ہو نماز بھی پڑھتا ہو اور اپنے کو مسلمان بھی سمجھتا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں کی ایک خصلت ہوگی تو وہ بھی نفاق ہی کی خصلت ہے جب تک اس کو چھوڑ نہ دے علامتیں یہ ہیں جب بات کہے جھوٹ کہے، وعدہ کرے وفا نہ کرے، امانت میں خیانت کرے اور جب لڑے تو گالی دے۔ (ب۔م)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کو پورا کرنا۔

حضرت جابر رضی سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آیا (دونوں ہاتھوں کو ملا کے فرمایا) اس طرح اس طرح اور اس طرح دوں گا۔ لیکن بحرین کا مال آنے سے پہلے حضور کی وفات ہوگئی جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر نے حکم دیا اور منادی کرائی کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی وعدہ یا قرض ہو وہ میرے پاس آئے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس طرح ارشاد فرمایا تھا تو حضرت ابوبکر نے ایک

میری ماں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کی خبر کسی کو نہ دینا، پھر حضرت انسؓ نے مجھ سے فرمایا ثابتؓ اگر میں یہ راز کسی سے بتانا چاہتا تو تم کو بتاتا۔ (مسلم)

ایفاءِ عہد اور وعدہ کا پاس

آیات

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۴)	اور عہد کو پورا کرو بیشک عہد کی باز پرس ہو گی۔
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ۔ (نحل۔ ع ۱۳)	اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم اس کو اپنے ذمہ کر لو
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (مائدہ ع ۱)	اے ایمان والو عہدوں کو پورا کرو۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (صف۔ ع ۱)	اے ایمان والو ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو خدا کے نزدیک یہ بہت ناراضی کی بات ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

احادیث

وعدہ خلافی منافق کی نشانی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا، حضرت فاطمہؓ نے کہا بھلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ظاہر کر سکتی ہوں۔ جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کو اپنے حق کا واسطہ دلاتے ہوئے قسم دلائی کہ جو کچھ تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بتلاؤ۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا ہاں اب بتلاؤں گی، بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ چپکے سے بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ جبریل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ قرآن شریف دُہراتے تھے اور اس سال دو مرتبہ دُہرایا اس سے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات قریب ہے۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور صبر کرو، میں تمہارے لئے اچھا پیشرو ہوں۔ یہ سُن کر میں رونے لگی، جب آپ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو دوسری بات چپکے سے یہ کہی کہ کیا تم راضی ہو کہ اس اُمت کی عورتوں کی سردار بنو تو میں ہنس دی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ کی رازداری حضرت ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے مجھ سے فرمایا کہ ہم لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمیں سلام کیا، پھر اپنی کسی حاجت کے لئے آپ نے مجھے بھیجا، مجھے اس کام کے کرنے میں دیر لگی، جب میں اپنی ماں کی طرف پلٹا تو اُنھوں نے دیر ہونے کی وجہ پوچھی، میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ضرورت سے بھیجا تھا، بولیں کیا ضرورت تھی، میں نے کہا وہ راز ہے[1]

(۱) حضرت انسؓ اس وقت بچے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے مگر اس قدر سمجھدار اور پختہ کار تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تعلق تھا کہ آپ کی بات اپنی ماں سے بھی نہیں کہی۔

چاہیں تو آپ کا نکاح حفصہؓ سے کر دوں، انھوں نے بھی کوئی جواب نہ دیا میرے دل میں عثمانؓ سے زیادہ ان سے شکایت آئی، اس میں کئی دن گزر گئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا میں نے حضرتؐ سے انکا نکاح کر دیا۔ ایک دن ابوبکرؓ مجھ سے ملے اور بولے تم نے حفصہؓ کا نکاح مجھ سے کرنا چاہا تھا، میں نے جواب نہیں دیا تھا تمھیں شاید رنج ہوا ہو، میں نے کہا ہاں، فرمایا بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود ایسا خیال تھا اور یہ آپ کا راز تھا جس کو میں نے افشا کرنا نہ چاہا میری خاموشی کی یہی وجہ تھی، اگر ان کا تذکرہ نہ فرماتے تو میں قبول کر لیتا۔ (بخاری)

حضرت فاطمہؓ کی رازداری حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس بیٹھی تھیں، اتنے میں حضرت فاطمہؓ آئیں ان کی چال بالکل آنحضرتؐ سے ملتی تھی، جب آپ نے ان کو دیکھا تو خوش آمدید کہا اور فرمایا میری بیٹی اچھا ہوا تم آگئیں، پھر آپ نے داہنی یا بائیں طرف بٹھالیا اور چپکے سے ایک بات کہی تو وہ رونے لگیں اور بہت روئیں جب آپ نے ان کی گھبراہٹ دیکھی تو پھر چپکے سے ایک بات کہی تو وہ ہنسیں، میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کے ہوتے ہوئے بھید ظاہر کرنے میں تم کو مخصوص کیا اور پھر تم روئیں، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو میں نے کہا تم سے رسول اللہ

لڑکیوں سے زیادہ شرم تھی، جب کوئی بات آپ کو ناپسند ہوتی تھی تو ہم آپ کے تیور سے پہچان لیتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

رازداری

آیت

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل ع۴)	اور عہد کو پورا کرو بیشک عہد کی بازپرس ہونے والی ہے

احادیث

افشاء راز حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں اللہ کے یہاں بدترین درجہ اُس آدمی کا ہوگا جو عورت کے ساتھ اور عورت اس کے ساتھ باہم بے تکلف ہوں پھر وہ مرد اُس کا راز پھیلائے۔

رازداری کی ایک مثال حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو میں عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر تم چاہو تو حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تمھارے ساتھ کر دوں۔ انھوں نے کہا میں اس معاملہ پر غور کروں گا، میں کئی راتیں انتظار کرتا رہا، پھر وہ مجھ سے ملے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ ابھی شادی نہ کروں، پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا اگر آپ

دے دیجئے۔ پھر دوسرے نے بھی یہی کہا۔ آپ نے فرمایا ہم عہدہ اور حکومت اس کو نہیں دیتے جو اس کا طالب ہو یا جس کو اسکی حرص ہو۔ (بخاری مسلم)

شرم و حیا

حیا ایمان کی بات ہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو شرم و حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا (یعنی اتنی شرم نہ کرنا چاہیئے) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو حیا ایمان سے ہے۔ (بخاری مسلم)

حیا سراسر خیر ہے حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا سوائے خوبی کے کچھ نہیں لاتی۔ (ب۔م)

ایک روایت میں ہے کہ حیا سراسر خیر ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں اُن میں سب سے بڑا درجہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کا ہے اور ادنےٰ کام راستہ سے تکلیف کی چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا داری حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پردہ نشین

احادیث

اچھے اور بُرے مشیر کار حضرت ابو سعیدؓ و ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کو نبی بنایا یا خلیفہ اس کے لئے دو طرح کے معتمد اور رماز دار ہوتے ہیں۔ ایک اس کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور اُس پر آمادہ کرتا ہے اور معصوم وہ ہے جس کو اللہ بچائے۔ (ب)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اچھا اور دیانت دار وزیر دیتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو اس کو یاد دلائے اور اگر یاد ہو تو اس کی مدد کرے اور جب کسی حاکم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو بُرا وزیر دیتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو یاد نہ دلائے، اگر یاد ہو تو اُس کی مدد نہ کرے۔ (ابوداؤد)

عہدہ کے خواہشمند کو عہدہ نہ دینا چاہیئے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرے خاندان کے دو آدمی اور تھے اُن میں سے ایک نے عرض کیا کہ جو حکومت اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی ہے اُس میں ہمیں بھی کوئی عہدہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۵) دوسرے سے خلوص رکھتے تھے اپنی دوستی میں کوئی امر خلاف طبع پسند نہ کرتے تھے ان کی دوستی برقرار رہے گی اور قیامت میں بھی پھلے پھولے گی۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میرا خیال ہے کہ تم کمزور ہو میں تمہارے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے لئے چاہتا ہوں، دیکھو تم دو پر بھی حکومت کی ذمہ داری قبول نہ کرنا اور یتیم کا مال اپنی سپردگی میں نہ لینا (مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ حاکم بنا دیجئے، آپ نے میرے شانے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابوذر تم کمزور ہو۔ حکومت قیامت میں رسوائی اور ندامت کا سامان ہے۔ سوائے اس کے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اور اپنے فرائض حکومت بخوبی ادا کرے (مسلم)

حکومت کی حرص کا انجام حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں حکومت کی حرص پیدا ہوگی اور وہ قیامت میں ندامت کا سامان بن جائے گی۔ (بخاری)

لائق اور نیک معاون منتخب کرنا چاہیے

آیت

اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ؑ	تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے بجز خدا سے ڈرنے والوں کے (۱)

(۱) یعنی جن کی دوستی دنیا میں خود غرضی اور حکومت کے ساز باز کے طور پر تھی اور انھوں نے ایک دوسرے سے ناجائز فائدہ اٹھایا وہ دوستی قیامت میں عداوت بن جائیگی اور جو لوگ محض اللہ کے لئے اور دین کے راستہ میں ایک

(باقی ص ۳۶۶ پر)

ایک بالشت بھی نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جس نے امیر کی توہین کی اُس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کریگا۔ (ترمذی)

عہدہ اور حکومت

آیت

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (قصص ۹)	یہ عالم آخرت ہم اُن ہی لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔

احادیث

عہدہ کی طلب نہ کرو حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمٰن حکومت کی خواہش نہ کرو، اگر تم کو بغیر طلب کے مل جائے گی تو تمھاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے سے ملی تو تم اُس کے سپرد کردئے جاؤگے اور جب کسی بات پر قسم کھاؤ پھر اس سے بہتر کوئی بات پاؤ تو اُس کو اختیار کرلو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔ (بخاری۔مسلم)

کمزور آدمی حکومت کی ذمہ داری نہ لے حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے

حضرت وائلؓ بن حجر سے روایت ہے کہ سلمہ بن یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر ہمارے حکام ایسے ہوں جو اپنا حق مانگیں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کا کیا حکم ہے۔ آپ نے منہ پھیر لیا، پھر انھوں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا سُنو اور اطاعت کرو، جو وہ کریں گے اس کے وہ ذمہ دار ہوں گے اور جو تم کروگے اسکے تم ذمہ دار ہوگے۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد خود غرضی و بے انصافی دیکھنے میں آئے گی اور ایسی باتیں وجود میں آئیں گی جن کو تم ناپسند کرتے ہو، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں، آپ نے فرمایا جس کا تم پر حق ہو ادا کرو اور جو تمھارا حق ہے وہ اللہ سے مانگو۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلمان امیر و خلیفہ کی اطاعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی، جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی امیر کی بات ناپسند ہو تو اُس کو چاہیے کہ صبر کرے، اگر وہ اسکی طاعت سے

خود غرضی ہو یا زیادتی۔ (مسلم)

فتنے کے زمانے میں حکم حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں ایک جگہ اُترے، کوئی اپنا خیمہ درست کرنے لگا اور کوئی اپنے چوپائے کی دیکھ بھال میں مصروف ہوا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پکارنے والے نے نماز جماعت کے لئے آواز دی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جتنے نبی آئے ہیں اُن سب پر واجب تھا کہ اپنی امت کو اپنی بہتر بات بتلائیں اور ڈرائیں جس کو وہ جانتے ہوں اور اس اُمت کے لئے شروع میں عافیت رکھ دی گئی ہے اور پچھلوں کو بلائیں اور ایسے زمور جن کو تم بُرا جانتے ہو پہنچیں گے۔ ایک فتنہ آئے گا جو دوسرے فتنہ کو حقیر کر دیگا، پھر ایک فتنہ ایسا آئے گا کہ مومن کہے گا یہ میری ہلاکت کا باعث ہے مگر وہ دور جائے گا، دوسرا فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا یہی ہے، یہی ہے، پس جو آگ سے نجات حاصل کرنا چاہے اور جنت میں داخل ہونے کی تمنا ہو وہ اس حال پر مرے کہ اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جو بقدر طاقت امام کے ہاتھ پر بیعت کرے، اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارے، پھر اگر دوسرا آدمی آئے اور اپنا تابع کرنے پر جھگڑے تو اس کی گردن مار دے۔ (مسلم)

اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سنو اور نہ اطاعت کرو۔ (بخاری، مسلم)

قدرت کی شرط حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر بیعت کرتے تھے تو آپ ہم سے فرما دیتے تھے ان حکموں میں جن کی تمہارے اندر طاقت ہو (ب۔ م)

باغی اور جماعت سے کنارہ کش کے لئے وعید حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے اطاعت سے ہاتھ اُٹھالیا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت پر ملے گا کہ اُسکے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو بغیر کئے ہوئے مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے جو جماعت سے جُدا ہو کے مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام ہی امیر ہو اور اُس کا سر منقیٰ کی طرح ہو۔(۱) (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر سننا اور ماننا واجب ہے تنگی ہو یا آسانی، خوشی ہو یا ناخوشی،

(۱) یعنی حقیر کم اور بے اطاعت شخص ہو۔

آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ (مسلم)

حضرت عیاض رضؓ سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو تین آدمی جنت کے اہل ہوں گے (۱) منصف بادشاہ جس کو انصاف کی توفیق ملی ہو (۲) ایسا آدمی جو ہر قرابت دار مسلمان کے لئے رحم دل اور نرم دل ہو (۳) وہ آدمی جو سوال سے بچے اگرچہ کثیر الاولاد ہو۔ (مسلم)

حاکم کی اطاعت خلافِ شرع امور کے علاوہ ضروری ہے

آیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (سورۂ نساء ع ۸)	اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں اُن کا بھی۔

احادیث

(نمبر ۵) گناہ کے معاملہ میں اطاعت فرض نہیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سُننا اور ماننا لازم ہے خواہ پسند ہو یا ناپسند ہو مگر یہ کہ گناہ کا حکم دیا جائے

پائی، (۳) ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے، (۴) وہ دو آدمی جو آپس میں اللہ کے لئے محبت کریں، ملیں تو اللہ کی رضا کے لئے اور جُدا ہوں تو اُسی کی خوشی کے لئے۔ (۵) وہ آدمی کہ جس کو کوئی اعزاز اور حُسن والی عورت بُلائے اور وہ کہے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ (۶) ایسا آدمی جو صدقہ اسقدر چُھپا کے دے کہ سیدھے ہاتھ کے خرچ کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ (۷) ایک وہ آدمی کہ جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے تو اُسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵/۷۰) منصف حاکموں کا قیامت میں اعزاز

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدل کرنے والے نور کے منبر پر ہوں گے وہ جو اپنی حکومت میں، اپنے گھروں میں، اور جو کام ان کے سپرد ہوا ہو اس میں عدل کریں۔ (مسلم)

(۵/۷۱) بہترین امیر و حاکم و بدترین امیر و حاکم

حضرت عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ تمہارے سب سے بہتر امیر وہ ہیں کہ تم اُن سے محبت کرو، وہ تم سے محبت کریں، تم اُن کے لئے دعا کرو، وہ تمہارے لئے دعا کریں، اور تمہارے بُرے امیر وہ ہیں کہ تم اُن سے بغض رکھو، وہ تم سے بغض رکھیں، تم اُن پر لعنت کرو وہ تم پر لعنت کریں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان سے کیوں نہ لڑیں۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکی حاجتوں، ضرورتوں اور اُس کے فقر پر مطلع نہ ہوگا۔ یہ سُن کر حضرت معاویہؓ نے دو آدمی، لوگوں کی ضرورتیں معلوم کرنے کے لئے مقرر کر دیے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

عادل حاکم

آیات

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (نحل ع ۱۳)

بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم دیتا ہے اور کھلی بُرائی اور مطلق ظلم کرنے سے منع کرتا ہے اور تم کو اسلئے نصیحت کرتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو

وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ (حجرات۔ ع ۱)

اور انصاف کرو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

احادیث

(۵۶۹/۱) منصف حاکم پر خدا کا سایہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ کرے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ (۱) منصف حاکم (۲) جوان صالح جس نے اللہ کی عبادت ہی میں نشو ونما

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اسی گھر میں سُنا ہے کہ اے اللہ جو میری اُمت کے کسی کام پر حاکم ہو اور اُن پر سختی کرے تو تو بھی اُس پر سختی فرما اور جو میری اُمت کے کسی کام پر حاکم ہو اور اُن سے نرمی سے پیش آئے تو تو بھی نرمی سے پیش آ۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں برابر انبیاء آتے رہے۔ ایک نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کے بعد دوسرے نبی تشریف لے آتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ عنقریب میرے بعد بہت خلفاء ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرو اُس کو نباہو۔ پھر پہلا پھر پہلا اور اُن کو اُن کا حق دو اور اپنے حق کا مطالبہ اللہ سے کرو، اُن سے اسکے متعلق سوال کرے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائذ بن عمرؓ، عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور کہا اے میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ بُرا حاکم توڑنے والا ہے تم بچو ایسا نہ ہو کہ تم ان میں سے ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو مریم لازدی نے حضرت معاویہؓ سے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے سپرد مسلمانوں کا کام کرے اور وہ اُن کی ضرورتوں، حاجتوں اور اُن کے فقر پر مطلع ہو، اُن سے [illegible]

احادیث

(٥٦٨/١) **رعیت کے متعلق سوال** حضرت ابن عمر رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کا ہر شخص اپنی جگہ پر حاکم ہو اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ امام امیر ہو اپنی رعیت (یعنی مقتدیوں) کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا، آدمی اپنے اہل کا حاکم ہے اس سے رعیت (یعنی گھر والوں) کے متعلق پوچھ ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی مالکہ ہے اس کے متعلق اس سے بازپرس ہوگی۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اُس سے اُسکے متعلق سوال ہوگا، غرض تم میں کا ہر ایک صاحبِ رعیت ہو اُسکی رعیت کے متعلق اُس سے سوال ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت معقل رض بن یسار سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو اللہ تعالیٰ جس بندے کے سپرد کسی رعیت کو کرے اور وہ اس رعیت کو دھوکے میں رکھتے ہوئے مر جائے تو اللہ تعالیٰ اُسپر جنت حرام کردیگا (ب م)

ایک روایت میں ہو کہ خیر خواہی کے ساتھ اُن کی حفاظت نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہو کہ کسی ایسے کے سپرد مسلمانوں کا کوئی کام ہو اور وہ اُن کے لئے فلاح و بہبودی کی فکر نہ کرے تو وہ اُن کے ساتھ جنت میں نہ جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کے سامنے تھوک کو دیکھا، آپ پر بہت گراں گزرا، اور آپ کے چہرۂ مبارک تک سے ظاہر ہوگیا، پھر آپ کھڑے ہوگئے اور دست مبارک سے اس کو کھرچا اور فرمایا جو کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے، اس کا پروردگار اسکے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے تو قبلہ کے سامنے نہ تھوکنا چاہیئے، بائیں طرف یا پاؤں کے پیچھے تھوکے پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کونہ لے کر اسمیں تھوکا اور اس کو کونہ سے دباکر فرمایا۔ یا اس طرح کرو (بخاری۔ مسلم)

رعایا کے ساتھ نرمی اور خیر خواہی کا حکم

آیات

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورۂ شعراء۔ ع ۱۱)	اور ان لوگوں کے ساتھ (مشفقانہ) فروتنی سے پیش آؤ جو مسلمانوں میں داخل ہوکر تمہاری راہ چلیں۔
اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (سورۂ نحل۔ ع ۱۳)	بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم دیتا ہے اور کھلی برائی اور مطلق اور ظلم کرنے سے منع کرتا ہے اور تم کو اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو۔

(۵۶۵) **خلاف شرع امر پر ناراضگی اور ملامت**

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے تشریف لائے، میں نے چبوترے پر ایک باریک پردہ چھوڑ رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں، آپ نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا تھا، فرمایا اے عائشہؓ اللہ کا عذاب قیامت کے دن اُن لوگوں پر سخت ہوگا جو اللہ کی صفتِ خلق میں مشابہت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں (ب۔م)

(۵۶۶) **چوری کی سزا کے بارے میں سفارش پر ناراضگی**

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، قریش کو اسکی بڑی فکر ہوئی، انھوں نے کہا اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سفارش کر سکتا ہے، لوگوں نے کہا سوا اُسامہؓ کے کوئی جرأت نہیں کر سکتا، اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، حضرت اُسامہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی، آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کی حدوں میں سفارش کرتے ہو، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا اگلی اُمتوں کو اسی بات نے ہلاک کیا کہ جب کوئی شریف چوری کرتا تو اُس کو چھپا دیتے اور اگر رذیل کرتا تو اُس پر حد قائم کرتے، قسم خدا کی اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ چوری کرے تو اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۶۷) **مسجد میں گندگی پر ناراضگی**

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

(۵۶۳) بُرائی کرنے والوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں میں ان سے رشتہ جوڑتا ہوں، وہ کاٹتے ہیں میں اُن کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں میں بُردباری کرتا ہوں، وہ مجھ پر سختی کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو، اگر یہ صحیح ہے تو تم ان کے منھ میں خاک ڈالتے ہو، جب تک تمھارا یہ رویہ رہے گا اللہ کی مدد تمھارے ساتھ رہے گی۔ (مسلم)

دین کی بےحرمتی اور خلافِ شرع کام پر غضب اور جلال

(۵۶۴) نہایت طویل امامت پر حضورؐ کی ناراضگی

حضرت ابومسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں فلاں آدمی کی وجہ سے صبح کی نماز میں پیچھے رہ جاتا ہوں اس لئے کہ وہ نماز کو بہت طول دیتے ہیں، میں نے اُس دن سے زیادہ آپ کو نصیحت میں غصہ کرتے کبھی نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا اے لوگو تم وحشت پیدا کرنے والے ہو۔ خبردار جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو نماز مختصر کردے اور اپنے پیچھے والوں کو دیکھے کہ ان میں بوڑھے بھی ہیں بچے بھی ہیں اور حاجت مند بھی۔ (بخاری۔ مسلم)

والے سے بدلہ نہ لیتے مگر ہاں جب اللہ کی حرمتوں میں کوئی بے حرمتی کرتا تو آپ اللہ کے لئے بدلہ لیتے۔ (مسلم)

(۵۶۰) حلم وعالی ظرفی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا، آپ موٹے کنارے کی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے، ایک دیہاتی آپ سے ملا اور چادر پکڑ کر آپ کو بڑے زور سے کھینچا، میں نے دیکھا کہ آپ کے کاندھے پر چادر کے کھینچنے سے نشان پڑ گئے تھے۔ بولا اے محمدؐ مجھے اُس مال سے دو جو آپ کو اللہ نے دیا ہے، آپ نے اُسکی طرف دیکھا اور مسکرائے، پھر اس کو دینے کا حکم دیا۔ (ب۔م)

(۵۶۱) پیغمبروں کا تحمل حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی کی حکایت بیان فرمارہے تھے، حضورؐ کے بیان کرنے کا منظر اسوقت بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے، اُن پر اللہ کا درود اور سلامتی ہو، فرمایا اُن کی قوم ان کو اسقدر مارتی تھی کہ خون آلودہ کر دیتی تھی اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے اللہ ان کو بخش دے یہ جانتے نہیں! (بخاری مسلم)

(۵۶۲) پہلوان کون ہے؟ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ (بخاری مسلم)

کچھ برداشت کرنا پڑا ہی۔ سب سے زیادہ سخت عقبہ کا دن تھا، میں نے عبدیالیل بن عبد کلال کو دعوت اسلام دی، اُس نے میری بات قبول نہیں کی، میں اپنے حال میں اس فکر او رنج میں چلا جا رہا تھا، قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھے احساس ہوا کہ میں کہاں ہوں۔ سر اُٹھایا تو ایک بادل تھا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا، میں نے جو نظر ڈالی تو اُس میں جبریل نظر آئے، مجھے پکارا اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کا فرمانا سُنا اور آپ کی قوم کا جواب سُنا تو آپ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے، اب آپ جو چاہیں انھیں حکم دیں، پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے پکارا، "اے محمدؐ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سوال سُنا اور آپ کی قوم کا جواب سُنا، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، مجھے میرے پروردگار نے بھیجا ہے، اب آپ اپنے معاملہ میں جو چاہیں حکم دیں، اگر آپ کا ارشاد ہو تو میں ان دو پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس دوں"۔ آپ نے فرمایا نہیں، میں امید کرتا ہوں کہ ان میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کریگا جو اُسکی عبادت کریں گے اور اُس کا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ (بخاری، مسلم)

(۵۵۹) کسی کو حضورؐ نے نہیں مارا اور نہ اپنے لئے بدلہ لیا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو اور نہ غلام کو، سوائے یہ کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کریں اور آپ کو کبھی کسی سے تکلیف پہنچی تو تکلیف پہنچانے

معافی اور جاہلوں سے اعراض

آیات

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ (سورۂ اعراف ع ۲۴)

معافی اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ (حجر۔ ع ۶)

سو تم خوبی کے ساتھ درگزر کرو۔

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ (سورۂ نور۔ ع ۳)

اور چاہیئے کہ معاف کردیں اور درگزر کریں کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے۔

وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (آل عمران۔ ع ۱۴)

اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اللہ ایسے نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (شوریٰ ع ۴)

اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے البتہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے

احادیث

(۵۵۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو سے درگزر

حضرتِ عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کیا آپ پر اُحد کے دن سے زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تمہاری قوم سے بہت

(۵۵۶) چھری کو تیز کر لو تاکہ ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو

حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو اچھے طریقہ پر کرنا ضروری کیا ہے، جب تم قتل کرو تو بھلائی سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو بھلائی کے ساتھ ذبح کرو، اپنی چھری کو تیز کر لو تاکہ ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو۔ (مسلم)

(۵۵۷) دو کاموں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسان بات اختیار فرماتے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں انتخاب کا موقع ہوتا جو گناہ نہ ہوں تو آسان کام اختیار فرماتے[1] اور اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپ اس سے دور رہتے اور اپنے نفس کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا۔ اگر اللہ کی حرمتوں میں کوئی بات ہوتی تو اللہ کیلئے انتقام لیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو خبر دیتا ہوں اس کی جو آگ پر حرام ہوگا یا جس پر آگ حرام ہوگی، ہر قریب سہل آسان نرم خو اور نرم مزاج۔ (ترمذی)

---

(۱) [illegible] اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی [illegible] عطا فرمائی [illegible] اختیار فرماتا تھا [illegible] آپ دو کاموں [illegible] [illegible] جو مقابلۃً زیادہ آسان ہو [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اُس کو زینت دیدیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی ہے اُس کو بُرا کر دیتی ہے۔ (مسلم)

(۵۵۳) تم سختی کے لئے نہیں بھیجے گئے ہو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ پکڑنے لگے، آنحضرتؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک بڑا ڈول پانی کا بہادو اور تم سختی کے لئے نہیں بھیجے گئے ہو اس لئے بھیجے گئے ہو کہ آسانی پیدا کرو۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی پیدا کرو۔ سختی نہ کرو۔ بشارت دو، نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۵۴) درشت خو

حضرت جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم)

(۵۵۵) غصہ نہ کرنے کی وصیت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے وصیت کیجئے، آپ نے فرمایا غصہ نہ کرو، اس نے کئی بار یہی کہا کہ مجھے وصیت کیجئے اور آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ غصہ نہ کرو۔ (بخاری)

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ (حٰمٓ سجدہ ع ۵)

اثر جدا ہے) نیک برتاؤ سے بدی کو ٹال دو پھر یکایک تم میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے اور یہ بات انھیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہو جو بڑا صاحب نصیب ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (سورہ شوریٰ ع ۴)

اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یہ البتہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

احادیث

(۱۵) خدا کی دو پسندیدہ خصلتیں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس (۱) سے فرمایا تم میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بُردباری اور سکون و سنجیدگی۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نرم ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور جو نرمی پر عطا فرماتا ہے سختی پر اور اس کے علاوہ کسی چیز پر نہیں عطا فرماتا۔ (مسلم)

(۱) اشج عبد القیس کا نام منذر بن عائذ تھا عبد القیس کا وفد جو مدینہ پہنچا تو فوراً ہی خدمت نبوی میں حاضر ہو گیا۔ اشج منزل کے پاس ٹھہرا، نہایا دھویا، اچھے کپڑے بدل کر حضور نبوی میں آئے آپ نے ان کو اپنے قریب جگہ دی۔ حدیث مذکورہ بالا آپ نے اسی موقع پر ارشاد فرمائی تھی۔

میں اُس شخص کے لئے جنت کے سامنے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اُس شخص کے لئے جنت کے اندر میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے جھوٹ چھوڑ دیا اگرچہ وہ مذاقاً بولتا تھا اور اُس شخص کے لئے جنت کی بلندی میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (ابو داؤد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہیں اور مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور سب سے زیادہ مجھ سے دور ہوں گے وہ زیادہ باتونی، چرب زبان اور تصنّع سے بات کرنیوالے متکبر ہوں گے[1] (ت)

بُردباری سنجیدگی اور نرمی

آیات

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (سورہ آل عمران ع ۱۴)

اور غصے کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اللہ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ۝ (سورہ اعراف ع ۲۴)

معافی اختیار کر، نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ

اور نیکی بدی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ تشریح فرمائی

علیہ وسلم سہواً یا ارادۃً کبھی فحش بات نہ کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہو جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابُودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بندے کی میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش بکنے والے بدزبان آدمی سے نفرت کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کس سبب سے زیادہ تر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، آپ نے فرمایا اللہ کے خوف واحتیاط اور خوش خلقی سے عرض کیا گیا دوزخ میں زیادہ تر کس وجہ سے لوگ جائیں گے، فرمایا حرام خوری اور بدکاری (۱) سے

حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کامل تر ایمان اُس کا ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں اچھا وہ ہو جو اپنی بیویوں سے حُسن سلوک سے پیش آئے۔ (ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مومن اچھے اخلاق کے ذریعہ پے در پے روزے رکھنے والے اور عابد کا درجہ پا لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱) یعنی زبان اور شرمگاہ کی بے احتیاطی اور ان گناہوں کے سبب سے جو ان دونوں سے تعلق رکھتے ہوں۔

احادیث

(۴۹/۱ ۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت — حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سب سے بہتر ہیں ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دیبا اور ریشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور کبھی کوئی خوشبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ اچھی نہیں سونگھی اور میں نے آپ کی دس برس خدمت کی آپ نے کبھی اُف بھی نہیں فرمایا اور نہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر آپ نے کبھی فرمایا کہ یہ کیوں نہ کیا یا کیوں کیا۔ (ب۔م)

حضرت صعبؓ بن جثامہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخر ہدیہ پیش کیا، آپ نے اس کو واپس فرمادیا، جب میرے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا میں اس کو نہ واپس کرتا مگر میں احرام باندھے ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۰/۱ ۵) خوش خلقی کا درجہ — حضرت نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو سینہ میں کھٹک پیدا کرے اور آدمی اس کو ناپسند کرے کہ لوگ اس کے گناہ پر مطلع ہوں۔ (مسلم)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

ان دونوں میں سے کسی کو کھینچا اسپر میں عذاب کروں گا۔ (مسلم)

(۵۴۷) متکبر اترانے والا زمین میں دھنس گیا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اچھے لباس اور سر میں کنگھی کئے ہوئے اترائی ہوئی چال سے چل رہا تھا اور یہ انداز اس کو بہت اچھا معلوم ہو رہا تھا، اس کو اللہ نے دھنسا دیا، وہ زمین میں قیامت کے دن تک دھنستا رہے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۴۸) متکبر کا حشر سرکشوں کے ساتھ ہوگا

حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی برابر تکبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ سرکشوں میں لکھ لیا جاتا ہے پس اس کو بھی وہی پہنچتا ہے جو ان کو پہنچا۔ (ترمذی)

اچھے اخلاق

آیات

وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ (سورہ قلم ع ۱)

بیشک تم اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہو

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (سورہ آل عمران ع ۱۴)

اور غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر ہیں، جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مساکین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا، فرمایا جنت تو میری رحمت ہے تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے خطاب کیا کہ تو میرا عذاب ہی تیرے ذریعہ جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمہ ہے (مسلم)

(۵۴۶) تکبر سے ٹخنہ سے نیچا پائجامہ اور اس پر وعید

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس پر نظر نہ فرمائے گا جو بڑائی کے خیال سے پائجامہ کو لٹکا کر اِتراتا چلتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ بات کریگا، نہ ان کو پاک کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (۱) بوڑھا بدکار (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) گدائے متکبر[1]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل کا ارشاد ہے کہ عزت میری تہ بند ہے اور بڑائی میری چادر ہے[2] جس نے

---

(۱) جس کے تکبر کے لئے کوئی ظاہری سبب اور وجہ بھی نہ ہو۔ (۲) یعنی عزت و کبریائی میری خاص چیزیں ہیں جو اپنی کبریائی منوائے گا وہ گویا میری خاص چیز (لباس) میں دست درازی کرتا ہے۔

اَلْکٰفِرُوْنَ ۵ (سورۂ قصص ع ۸) | کو کامیابی اور فلاح نہیں ہوتی۔

احادیث

(۵۴۲) **متکبر جنّت میں نہ جائیگا۔ تکبر کیا ہے؟** حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبّر ہوگا وہ جنت میں نہ داخل ہوگا کسی نے کہا آدمی اچھے کپڑے اور اچھے جوتے پسند کرتا ہے فرمایا اللہ نفاست اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے تکبّر تو حق بات نہ ماننا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے (م)

(۵۴۳) **متکبر کو بددعا** حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ وہ بولا نہیں کھا سکتا۔ آپنے فرمایا نہ کھا سکو (اس کے غرور سے یہ بات کہلائی تھی) پھر وہ اپنا سیدھا ہاتھ منہ کی طرف کبھی نہ اُٹھا سکا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۴۴) **اہلِ جہنم** حضرت حارثہؓ بن وہب سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ کیا میں تم کو دوزخ والوں کی خبر دوں اس میں سب سرکش، بخیل اور متکبر ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۴۵) **اہلِ جہنم اور اہلِ جنت** حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی دوزخ

الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ
اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ
اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ
فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ
الْاَرْضَ فَمَا كَانَ
لَهٗ مِنْ فِئَةٍ
يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَاَصْبَحَ
الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ
بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ
لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ
عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

(گو مومن ہوں) کہنے لگے کیا خوب ہوتا کہ ہم کو
بھی وہ ساز و سامان ملا ہوتا جیسا قارون کو ملا ہے
واقعی وہ بڑا صاحب نصیب ہے اور جن لوگوں کو
(دین کی) فہم عطا ہوئی تھی وہ (ان حریصوں سے)
کہنے لگے ارے تمہارا ستیاناس ہو (تم اس دنیا پر
کیا للچاتے ہو) اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب اس دنیا کی
کروفر سے ہزار درجہ بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان
لائے اور نیک عمل کرے اور وہ انہیں کو ملتا ہے جو صبر
کرنے والے ہیں پھر ہم نے قارون کو مع اس کی
محلسرا کے دھنسا دیا سو کوئی ایسی جماعت نہ تھی
جو اس کو اللہ کے عذاب سے بچا لیتی اور نہ وہ خود ہی
اپنے کو بچا سکا اور کل جو لوگ اس جیسے ہونے کی
تمنا کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے بس جی یوں معلوم
ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے
زیادہ روزی دیتا ہے اور (جس کو چاہے) تنگی سے
دیتا ہے اگر ہم پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہ
ہوتی تو ہم کو بھی دھنسا دیتا بس جی معلوم ہوا

نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ
كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ
الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ۭ
اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ
الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ
وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ
الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَخَرَجَ عَلٰی
قَوْمِهٖ فِیْ زِيْنَتِهٖ ۭ
قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا
مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ
اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝
وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

(اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو تجھ کو خدا نے دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کر اور دنیا سے اپنا حصہ (آخرت میں لیجانا) فراموش مت کر اور جس طرح خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہو تو بھی بندوں کے ساتھ احسان کر اور دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو، بیشک اللہ تعالیٰ اہل فساد کو پسند نہیں کرتا۔ قارون نے کہا یہ سب تو مجھ کو میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے۔ کیا اس (قارون) نے یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے گزشتہ امتوں میں ایسے ایسوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت (مالی) میں (بھی) اس سے کہیں بڑھے ہوئے تھے اور جمع (بھی) ان کا (اس سے) زیادہ تھا اور اہل جرم سے ان کے گناہوں کا (تحقیق کرنے کی غرض سے) سوال نہ کرنا پڑے گا۔ پھر وہ اپنی آرائش سے اپنی برادری کے سامنے نکلا جو لوگ دنیا کے طالب تھے

غرور اور خود پسندی

آیات

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا
لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ
وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (سورۂ قصص ع ۹)
وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ (سورۂ لقمان ع ۲)
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى
الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ (سورۂ لقمان ع ۲)
اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى
فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ
مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ
اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ
لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْفَرِحِيْنَ ۝ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ
اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ

یہ عالم آخرت ہم اُن ہی لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے

اور زمین پر اِترا کر مت چل۔

اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پر اِترا کر نہ چل، بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنیوالے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی برادری سے تھا وہ (کثرت مال کی وجہ سے) ان لوگوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے لگا اور (اسکے مال کی کثرت اتنی تھی) ہم نے اس کو اتنے خزانے دئے تھے کہ ان کی کنجیاں کئی کئی زور آور شخصوں کو گرانبار کر دیتی تھیں، جب اسکی برادری نے اس سے کہا کہ تو اترا مت واقعی اللہ تعالیٰ

گئے جو اُن کو اللہ نے سکھلایا تھا پھر خطبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اُسکو پورا کیا (م)

(۵۳۸) **کھانے میں تواضع** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا نوش فرماتے تھے تو اپنی تین اُنگلیاں چاٹ لیتے تھے، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کا کوئی لقمہ گر جائے تو وہ اُٹھالے اور صاف کر کے کھالے، اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور حکم دیا ہو کہ پیالہ صاف کر لیا کرو اس لئے کہ تم کو خبر نہیں کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

(۵۴۰) **ہدیہ قبول کرنے میں تواضع** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ایک دست یا ایک پائے کی دعوت کرے تو میں قبول کر لوں، یا کوئی ایک پائے یا ایک دست ہدیہ کرے تو میں قبول کر لوں۔

(۵۴۱) **دنیا کی جو چیز سربلند ہوگی اسکا نیچا ہونا ضروری ہے** (ب) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی اس کا نام عضباء تھا، کوئی اونٹ اس سے آگے نہ بڑھنے پاتا۔ ایک دن ایک دیہاتی آیا اور اپنی ایک چھوٹی سی اونٹنی پر بیٹھا وہ آپ کی اونٹنی پر سبقت لے گئی، مسلمانوں پر یہ بات شاق گزری، آپ سمجھ گئے فرمایا اللہ نے اس کا ذمہ لیا ہے کہ دنیا کی جو چیز بھی دوسروں سے اونچی ہوگی اسکو نیچا کرے گا۔

صدقہ کسی کا مال نہیں گھٹاتا، اور جب بندہ کسی کی خطا معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور تواضع کرنے سے درجہ بلند کرتا ہے۔ (مسلم)

(۵۳۴) **بچوں کو سلام** حضرت انسؓ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو اُن کو سلام کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (ب - م)

(۵۳۵) **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ کی کوئی لونڈی آتی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی۔ (بخاری)

(۵۳۶) **گھر والوں کی خدمت** حضرت اسودؓ بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا گھر والوں کی خدمت میں لگے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت آتا تشریف لے جاتے تھے۔ (بخاری)

(۵۳۷) **خطبہ چھوڑ کر ایک بھائی کے پاس آنا اور اُس کو تعلیم دینا** حضرت تمیمؓ بن اسید سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، آپ خطبہ فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک مسافر آدمی ہوں، دین کے متعلق کچھ سوال کرنے آیا ہوں اور میں دین کے متعلق کچھ نہیں جانتا، پس آپ نے خطبہ چھوڑ دیا اور میرے پاس تشریف لے آئے، آپ کے لیے ایک کرسی لائی گئی آپ اس پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے وہی سکھلانے

اَتْقٰىكُمْ (سورۃ حجرات ۔ ع ۲)
فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنِ اتَّقٰى ۔ (سورۃ نجم ۔ ع ۲)
وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ
رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ
جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝
اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا
يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا
الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ
تَحْزَنُوْنَ ۝ (سورۃ اعراف ۔ ع ۶)

زیادہ پرہیزگار ہے۔

پس مت پاک کہو اپنی جانوں کو (بس) تقویٰ والوں کو وہی خوب جانتا ہے۔

اور ۔۔۔۔ اہل اعراف بہت آدمیوں کو جن کو کہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا، تمہارے کچھ کام نہ آیا، کیا یہ وہی ہیں جنکی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہ کریگا ان کو یہ حکم ہو گیا ہے کہ جنت میں جاؤ تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہوگے۔

احادیث

(۵۳۲/۱) تواضع کا حکم حضرت عیاضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ایک دوسرے کے ساتھ فروتنی اور تواضع سے پیش آؤ۔ نہ کوئی کسی پر فخر کرے نہ سرکشی۔ (مسلم)

(۵۳۳/۲) تواضع سے اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری پر امداد کرو) اس کے علاوہ اور دوسری آیات بھی اس مضمون کی ہیں۔ (جامع کتاب امام نواوی)

تواضع اور اہل ایمان کی خاطرداری و اعزاز

آیات

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور ان لوگوں کے ساتھ تم (مشفقانہ) فروتنی سے پیش آؤ جو مسلمانوں میں داخل ہو کر تمہاری راہ چلیں۔

(سورۃ الشوریٰ۔ ع ۱۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ (سورۃ مائدہ ع ۸)

اے مسلمانو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جاوے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کریگا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور مسلمانوں پر مہربان ہوں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک سب شریف وہ ہے جو سب

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہیں سب نے بکریاں چرائی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ نے بھی۔ فرمایا ہاں میں مکہ والوں کی بکریاں کچھ پیسوں پر چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

(۵۲۹) **سب سے بہتر زندگی** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے بہتر اسکی زندگی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کے راستہ میں تھامے ہے۔ جب کوئی دھماکا یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے اور شہادت یا موت کے ڈر کا نے تلاش کرتا ہے یا وہ آدمی جو کچھ بکریاں لیکر کسی گھاٹی یا کسی وادی میں بیٹھ جائے، پوری نماز پڑھتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو، یہاں تک کہ موت آجائے وہ سب سے بہتر ہے۔

معاشرت و اختلاط

لوگوں سے ملنا جلنا، جمعہ جماعت اور خیر کے مواقع اور مجلسوں میں شریک ہونا مریض کی عیادت کرنا، جنازے کیساتھ چلنا، محتاجوں کی مدد کرنا، جاہلوں کو ہدایت کرنا اور دوسرے نیک کام میں شرکت کرنا (جو محض لوگوں کے ملنے جلنے ہی سے انجام پاتے ہیں) افضل ہے۔ یہی طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انبیائے کرام، خلفائے راشدین، صحابہ، تابعین اور علمائے مسلمین کا تھا اور یہی ائمہ و فقہاء کا مسلک ہے اور یہی اس آیت کا مفہوم ہے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (ایک

مُّبِیۡنٌ ۝ (سورۂ ذاریات - ع ۳) | کیواسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔

احادیث

(۵۲۷) خدا ترس دل کا غنی لوگوں سے پوشیدہ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو متقی ہو، غنی (۱) ہو اور چھپا ہوا ہو۔ (مسلم)

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہو کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سب سے بہتر کون لوگ ہیں، آپ نے فرمایا جو اللہ کے راستہ میں اپنی جان ومال کے ساتھ جہاد کرے۔ کہا پھر کون؟ فرمایا وہ شخص جو آدمیوں سے الگ کسی گھاٹی میں تنہا رہے اور اللہ کی عبادت کرتا رہے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہو کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

(۵۲۸) اپنے دین کی حفاظت

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں کے مال میں سب سے زیادہ بہتر بکریاں ہوں جن کو لیکر اپنے دین کی حفاظت کے لئے پہاڑ کی چوٹی یا بارش کی جگہ پناہ لے۔ (بخاری)

(۵۲۹) بکریاں چرانا پیغمبروں کی سُنت ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے

(۱) یعنی دل کا غنی ہو جیسے کہ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے۔

جاہلیت میں ایک آدمی کے لئے فال نکالی تھی اور میں فال نکالنا تو جانتا نہ تھا صرف دھوکا دیا تھا۔ اب وہ مجھے ملا اور یہی دیا جو آپ کھا رہے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے جو کچھ کھایا تھا ہاتھ ڈال کر سب قے کر ڈالی۔ (ترمذی)

(۵۲۵) **حضرت عمرؓ کی احتیاط اور باریک بینی** حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ بن خطاب نے مہاجرین اولین کے لئے چار چار ہزار مقرر کئے اور اپنے بیٹے کے لئے تین ہزار پانچ سو تو لوگوں نے کہا کہ یہ بھی تو مہاجر ہیں، آپ نے ان کے لئے کیوں کم مقرر کیا حضرت عمرؓ نے کہا ان کو تو ان کے باپ نے ہجرت کرائی یہ اُن کے برابر کس طرح ہو سکتے ہیں جنھوں نے خود ہجرت کی۔ (بخاری)

(۵۲۶) **گناہ کے ڈر سے مباح کو چھوڑ دینا** حضرت عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک متقی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ گناہ سے بچنے کی خاطر مباح کو نہ چھوڑ دے۔ (ترمذی)

فتنے کے زمانہ میں گوشہ نشینی

آیت

فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ — تو تم اللہ ہی کی طرف دوڑو میں تمہارے (سمجھانے

لوگ تم کو مشورہ بھی دیں۔ (احمد)

(۵۲۲/۴) مسئلہ کی تحقیق کے لئے سفر اور حرام سے احتیاط

حضرت عقبہؓ بن حارث سے روایت ہے کہ انھوں نے ابو وہاب کی بیٹی سے شادی کی۔ ایک عورت آئی اور بولی میں نے تمھیں بھی دودھ پلایا ہے اور جس سے تم نے شادی کی ہے اس کو بھی۔ عقبہ نے کہا مجھے تو خبر نہیں کہ تم میری رضاعی ماں ہو اور نہ کبھی تم نے مجھ سے بتلایا، پھر وہ مدینہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا، آپ نے فرمایا اب کچھ نہیں ہو سکتا اب تو تم سے بتلا دیا گیا ہے۔ پس عقبہ ان سے جدا ہو گئے اور اس عورت نے دوسرے سے شادی کر لی۔ (بخاری)

(۵۲۳/۵) جس سے دل میں کھٹک پیدا ہو چھوڑ دو

حضرت حسنؓ بن علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یاد ہے کہ اس چیز کو چھوڑ دو جس سے تمھارے دل میں کھٹک پیدا ہو۔ (ترمذی)

(۵۲۴/۶) حضرت ابوبکرؓ کا مشتبہ چیز سے قے کرنا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا وہ اپنی کمائی سے کچھ حصہ حضرت ابوبکرؓ کے لئے نکالتا تھا جس کو وہ کھاتے تھے، ایک دن کوئی چیز لایا اور اس کو ان کے سامنے پیش کیا، حضرت ابوبکرؓ کھانے لگے، غلام نے کہا آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے، حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا ہے؟ وہ بولا میں نے

اس چرواہے کی طرح جو اپنے جانوروں کو رکھت(1) کے گرد چراتا ہے، قریب ہے کہ جانور رکھت چر لیں، سُن لو ہر بادشاہ کے لئے ایک رکھت ہے۔ سُن لو اللہ کی رکھت اس کے محرمات ہیں۔ سُن لو جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ اچھا ہے تو سارا جسم اچھا ہے اور اگر وہ بگڑا تو سارا جسم بگڑ گیا وہ دل ہے۔ (ب)

(۵۲۰ / ۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدقہ کے مال سے احتیاط

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ میں ایک کھجور پایا تو فرمایا اگر مجھے اس کا ڈر نہ ہوتا کہ کہیں یہ صدقہ کا نہ ہو تو میں کھالیتا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۲۱ / ۳) نیکی اور گناہ کی تعریف

حضرت نَوّاسِ بن سَمعان سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور طبیعت اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس کے گناہ کو جان لیں۔ (مسلم)

حضرت وابصہؓ بن مَعبد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا تم نیکی کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اپنے دل سے پوچھو نیکی وہ ہے جس سے نفس مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینہ میں تردد ہو اگرچہ

(1) بادشاہ یا رئیس چراگاہ کا کچھ حصہ اپنے لئے مخصوص کر لیں تو وہ رکھت کہلائی جاتی ہے۔

میں لگانے کے سوا کوئی صرف ہی نہیں سمجھ میں آتا اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں موت کی دعا کرتا۔ جب ہم دوسری مرتبہ ان سے ملے تو وہ اپنے گھر کی دیوار اٹھا رہے تھے، کہنے لگے مسلمان جس چیز میں خرچ کرتا ہے اجر ملتا ہے مگر اس مٹی کے خرچ پر نہیں (یعنی مکان وغیرہ کے بنانے پر) (بخاری۔ مسلم)

احتیاط اور ورع

آیات

وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ (سورۂ نور ع ۲)	اور تم اس کو ہلکی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات ہے۔
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ (سورۂ فجر ع ۱)	بیشک تمہارا رب البتہ گھات میں ہے۔

احادیث

(۵۱۹) مشتبہ چیزوں کے قریب ہونا حرام میں مبتلا کر دیتا ہے

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی ظاہر ہے حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان ملتی جلتی چیزیں ہیں، بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بے داغ رکھا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا،

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کی کوئی بھی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے کہ عمر کے اضافہ سے اسکی نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے اور اگر برا ہے تو شاید وہ توبہ کر کے اللہ کو راضی کرلے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور موت سے پہلے موت کی دعا نہ کرے اس لئے کہ جب مرجائے گا تو اسکے عمل منقطع ہوجائیں گے اور مومن کی عمر جتنی زیادہ ہوگی بھلائیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

(۷/۱۵) موت کی دعا کا صحیح طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کے وقت کبھی کوئی موت کی تمنا نہ کرے، اگر بے کہے چارہ نہ ہو تو کہے (۱) اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ۔ (بخاری مسلم)

(۸/۱۵) موت کی دعا کی ممانعت

حضرت قیس بن ابو حازمؒ فرماتے ہیں کہ ہم خباب بن الارت کی عیادت کے لئے گئے، انھوں نے مرض کے ازالہ کیلئے سات جگہ داغوایا تھا۔ ہم سے کہنے لگے کہ ہمارے ساتھی گزر گئے ان کو دنیا نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور ہم کو دنیا اسطرح حاصل ہو رہی ہے کہ تعمیرات کے کام

(۱) اے اللہ مجھ کو زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے اور مجھ کو موت دے اگر میرے لئے موت بہتر ہے۔

مُؤْمِنِیْنَ وَ اٰتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔[1] (مسلم)

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو زیارتِ قبور کے وقت یہ دعا پڑھنے کو فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ[2] (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں کچھ قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے اپنا مبارک چہرہ ان کی طرف کیا اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔[3] (ترمذی)

مصیبتوں پر موت کی تمنا نہیں کرنا چاہیے

(۵۱۶) زندگی فائدے سے خالی نہیں | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

(۱) اے مسلمان بستی والو سلام ہو تمہارے پاس آگیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے کل وہ تمہارے سامنے آجائیگا۔ ہم بھی تم سے اگر اللہ نے چاہا ملنے والے ہیں، اے اللہ بقیع والوں کو بخشدے۔

(۲) تم پر سلامتی ہو اے مسلمان بستی والو اللہ نے اگر چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں اور ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

(۳) سلامتی ہو تم پر اے قبر کے رہنے والو ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے بخشش چاہتے ہیں تم ہم سے آگے گزر گئے اور ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے لئے اکثر دعا کرتا ہوں اور میں اپنی دعا میں کتنا حصہ آپ کے لئے رکھوں۔ آپؐ نے فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے کہا چوتھائی، فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا آدھا۔ فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا دو تہائی۔ فرمایا جو چاہو اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا میں سب کا سب آپ کے لئے کر دوں۔ فرمایا تمہاری فکریں دور ہو جائینگی، اور تمہارے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ (ترمذی)

زیارت قبور

(۵۱۴) زیارت قبور کی اجازت

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا، اب تم کو اجازت دیتا ہوں۔ (مسلم)

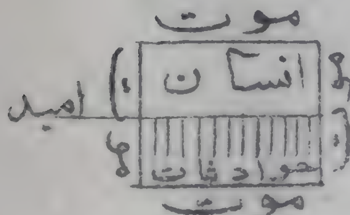
ایک روایت میں ہے جو قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے اسلئے کہ قبریں آخرت کو یاد دلاتی ہیں۔

(۵۱۵) مقبرہ میں جاکر کیا کہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میری باری ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری شب میں بقیع تشریف لیجاتے اور فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ

ایک آفت سے چھٹکارا ملا تو دوسری گلے پڑی۔ (بخاری)

نقشہ یہ ہے:-



(۱۱۴/۵) عمل نہ کرنیوالوں کو کس چیز کا انتظار ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک عمل میں سات چیزوں سے پہلے جلدی کرو۔ کیا تم ایسے فقر کا انتظار کرتے ہو جو بھلا دینے والا ہو، یا ایسی دولت کا جو سرکش بنا دینے والی ہو۔ یا ایسے مرض کا جو بگاڑ دینے والا ہو۔ یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کھو دینے والا ہو۔ یا ایسی موت کا جو اچانک آجانے والی ہو۔ یا دجال کا پس بُرا غائب ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا تو قیامت سخت اور تلخ ہے۔ (ترمذی)

(۱۱۵/۵) موت کو زیادہ یاد کرو حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو مٹا دینے والی کو زیادہ یاد کرو (یعنی موت کو) (ترمذی)

(۱۱۶/۵) موت اور قیامت کی یاد حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جب ایک تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور فرماتے لوگو اللہ کو یاد کرو۔ کپکپا دینے والی آنے والی ہے موت اپنے متعلقات کے ساتھ آگئی، موت اپنے سامان کے ساتھ آگئی۔

(۵۰۹ وصیت لکھی ہوئی رکھنی چاہیئے) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز وصیت کے لائق ہو اور وہ دو راتیں اس حال پر گزار دے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھی ہو۔(۱) (بخاری۔ مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے تین راتیں فرمایا، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں جب سے میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے ایک رات بھی میں نے بغیر وصیت کے نہیں گزاری۔

(۵۱۰ انسان کی مثال) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع شکل کی لکیر کھینچی اور اسکی حد سے ایک اور لکیر کھینچی جو دوسری حد سے باہر نکل گئی اور بیچ کی لکیر کے پہلو میں چند چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں، پھر فرمایا یہ انسان ہے اور جو اس کو گھیرے ہوئے ہے یہ اُس کی موت ہے اور یہ بڑی جو حد سے آگے نکل گئی ہے یہ انسان کی اُمید ہے اور چھوٹی لکیریں جو پہلو میں ہیں یہ حادثات جو انسان کو نوبت بہ نوبت پیش آتے رہتے ہیں، اگر ایک مصیبت نے چھوڑا تو دوسری نے آدبوچا،

(۱) اس لئے کہ موت کا کوئی اعتبار نہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ کچھ کہنے سُننے کا بھی موقع ملے گا یا نہیں، اس لئے اپنے اوپر جو کچھ قرض ہو، امانتیں ہوں یا علاوہ میراث کے تہائی مال میں جو کچھ لینا دینا ہو وہ آدمی کے پاس لکھا ہوا رہنا چاہیئے۔ مسلمان کو دوسروں کے مقابلہ میں اس بات کے لئے زیادہ اور ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ٥ قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ (سورۂ مؤمنون۔ ع ۶)

یا دنہیں سو گننے والوں سے پوچھ لے۔ ارشاد ہوا کہ تھوڑی ہی مدت رہے لیکن کیا خوب ہوتا کہ تم سمجھتے۔ ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو مہمل خالی از حکمت پیدا کیا تھا اور تم ہماری طرف نہ پلٹائے جاؤ گے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ٥ (سورۂ حدید۔ ع ۲)

کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل خدا کی نصیحت اور جو دینِ حق نازل ہوا ہے اُس کے سامنے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے قبل کتاب ملی پھر ان پر زمانہ دراز ہو گیا تو ان کے دل خوب سخت ہو گئے اور بہت سے ان میں کافر ہیں۔

احادیث

(۵۰۸) مسافرانہ زندگی حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہو جیسے مسافر یا رہگیر۔ حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو، صحت میں مرض اور زندگی میں موت کیلئے سامان کر لو۔ (ب)

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا
وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝
رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا
فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ۝
قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا
تُكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ
فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي
يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ
أَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝
فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا
حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي
وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝
إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا
صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝
قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ
سِنِينَ ۝ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا

کہ اے ہمارے رب واقعی ہماری بدبختی نے ہم کو گھیر لیا تھا اور بیشک ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب ہم کو اس جہنم سے نکال دیجئے پھر اگر دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ہم قصوروار ہیں۔ ارشاد ہوگا کہ اسی میں راندے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔ میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو (ہم سے) کہتے تھے اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحمت فرما تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے سو تم نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ ان مشغلہ نے تم کو ہماری یاد بھی بھلا دی اور تم ان سے ہنسی کیا کرتے تھے میں نے آج ان کو ان کے صبر کا یہ بدلہ دیا کہ وہ ہی کامیاب ہوئے۔ ارشاد ہوگا (کہ اچھا یہ بتلاؤ) کہ تم برسوں کے اعتبار سے کتنی مدت زمین پر رہے ہوگے۔ وہ جواب دیں گے ایک دن یا اس سے بھی کم رہے ہوں گے۔ اور سچ یہ ہے کہ ہم کو

حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ
لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا
تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ
هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ
بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ
اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّ
لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ فَمَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ
خٰلِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ
النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝
اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا

یہاں تک کہ جب اُن میں (کسی کے سر پر) موت
آ (کھڑی ہو) تی ہے تو اُس وقت کہتا ہے
اے پروردگار مجھ کو (دنیا میں) پھر واپس
پھیر دے تاکہ جس کو میں چھوڑ آیا ہوں اُس میں
جا کر پھر نیک کام کروں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا
یہ ایک ایسی بات ہی بات ہے جس کو یہ کہہ
رہا ہو اور ان لوگوں کے آگے ایک (چیز
آڑ کی آنے والی ہو (اس سے موت مراد ہے)
قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو جو
باہمی رشتے ناتے تھے وہ نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو
پوچھے گا، سو جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب
ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے
جنھوں نے اپنا نقصان کیا وہ جہنم میں ہمیشہ کے لئے
رہیں گے اور ان کے چہروں کو آگ جھلستی ہوگی
اور اس میں ان کے منہ بگڑے ہوں گے، کیوں کیا تم کو
میری آیتیں پڑھ کر سنائی نہیں جایا کرتی تھیں
اور تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے، وہ کہیں گے

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (لقمٰن)

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

(سورۃ یونس ع ۵)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (منافقون ع ۲)

کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کو کیا کریگا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مریگا۔

جب ان کا وہ معین وقت آپہنچتا ہے تو (اس وقت) ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے سرک سکتے ہیں۔

اے ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد خدا کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کریگا تو وہ لوگ ناکام رہنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اُس میں سے اس سے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں کسی کی موت آکھڑی ہو اور وہ بطور (تمنا و حسرت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اور تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیر و خیرات کرلیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہوجاتا اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جب کہ اُسکی میعاد (عمر کی) ختم ہونے پر آجاتی ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے (ویسی ہی جزا کے مستحق ہوگے)

تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا یہ کیا۔ عرض کیا جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں۔ ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم آگے بڑھنے والوں کو پالو اور پیچھے رہ جانے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور بغیر تمہارے جیسا کئے کوئی تم سے افضل نہیں ہو سکتا۔ عرض کیا فرمائیے فرمایا ہر نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ سن کر وہ چلے گئے اور کچھ دنوں کے بعد پھر حاضر ہو کر عرض کیا مالدار بھائی وہی کرنے لگے جو ہم کرتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

موت کی یاد

آیات

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (آل عمران ع ۱۹)

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو پوری پاداش تمہاری قیامت کے دن ملے گی تو جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو پورا کامیاب ہوا اور دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں مگر صرف دھوکے کا سودا ہے۔

مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (بقرع ۳۷)

اور اللہ تمہارے کاموں کی خوب خبر رکھتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (آل عمران - ع ۱۰)

تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے جب تک اپنی محبوب چیز کو نہ خرچ کرو گے اور جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

احادیث

(۵۰۶/۱) قابلِ رشک لوگ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کے قابل دو آدمی ہیں، ایک وہ جسے اللہ نے دولت دی وہ بہتر طریقہ پر خرچ کرتا ہے[1]، دوسرا وہ شخص کہ اللہ نے اس کو حکمت دی وہ اس کے ذریعہ بہتر فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھلاتا ہے۔ (ب.م)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک دو آدمیوں پر کرنا چاہیئے، ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا وہ اس پر دن رات عمل کرتا ہے، دوسرا وہ جسے اللہ نے دولت دی وہ اُس کو رات دن بہتر طریقہ پر خرچ کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۵۰۷/۲) غریب و دولت مند صحابہ کی مسابقت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ غریب مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مالدار بڑے بڑے درجے اور باقی رہنے والی

(۱) یعنی اللہ کی راہ میں قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں پر۔

شکرگزار دولت مند

آیات

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ۔ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝

(سورۃ اللیل - ع ۱)

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ

سو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو اچھا سمجھا تو ہم اس کو جنت کی چیز کیلئے سامان دیدیں گے۔

اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائیگا جو بڑا پرہیزگار ہو اور اپنا مال (محض) اس غرض سے دیتا ہو کہ (گناہوں سے) پاک ہو جائے اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضا جوئی کے کہ یہی اسکا مقصود ہو اسکے ذمہ کسی کا احسان نہیں تھا کہ اس دینے سے اسکا بدلا اتارنا مقصود ہو) اور عنقریب یہ شخص خوش ہو جائیگا (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی۔

اگر تم ان صدقوں کو ظاہر کر کے دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر ان کا اخفا کرو اور فقیروں کو دیدو تو یہ اخفا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالے (اسکی برکت سے) تمہارے (کچھ) گناہ دور کردیگا

الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ (تطفیف - ۱۴)

کی حرص کرنا چاہیے۔

احادیث

(۵۰۴) ایک نو عمر صحابی کا شوق اور سمجھ

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کی قسم کی کوئی چیز حاضر کی گئی، آپ نے اس سے تھوڑا پیا، آپ کی داہنی جانب ایک صاحبزادے تھے اور بائیں طرف بوڑھے لوگ تھے، آپ نے صاحبزادے سے فرمایا کیا تم مجھ کو اجازت دیتے ہو کہ یہ میں ان کو دیدوں(۱) (بوڑھوں کی طرف اشارہ) صاحبزادے نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے جھوٹے میں اپنے سوا کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا تو آپ نے ان کے ہاتھ پر رکھ دیا (راوی کہتے ہیں وہ ابن عباسؓ تھے) (بخاری۔ مسلم)

(۵۰۵) حضرت ایوبؑ کو اللہ کے عطیہ کی قدر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے اور آپ پر سونے کی ٹڈیاں گر رہی تھیں آپ ان کو اپنے کپڑوں میں بھرنے لگے، ان کے پروردگار عزّ و جل نے پکارا، ایوب کیا میں نے تم کو اس سے غنی نہیں کیا(۲)۔ ایوب علیہ السلام نے کہا ہاں قسم ہو تیری عزت کی لیکن تیری برکت سے مستغنی نہیں ہو سکتا(۳)۔

(۱) لڑکے سے پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ داہنی طرف والے کا حق مقدم ہوتا ہے (۲) یعنی اتنی دولت دے کر کیا سونے کی ٹڈیاں جمع کرنے کی ضرورت نہیں (۳) یعنی تیرے فضل و برکت کی ضرورت باقی ہے میں اس سے بے نیاز نہیں ... اور عطیہ سمجھ کر لے رہا ہوں

لائے، ایک صاحب بولے کتنی اچھی ہے اس کو آپ ہمیں دیدیجئے، آپ نے فرمایا اچھا، پھر اُسی مجلس میں بیٹھ گئے، تھوڑی دیر کے بعد تشریف لیگئے اور تہبند لپیٹ کر اُن کو بھیجدی، لوگوں نے کہا تم نے بہت بُرا کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت تھی آپ پہنے ہوئے تھے تم نے مانگ لیا، حالانکہ تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے، انھوں نے کہا میں نے اس لئے نہیں مانگا کہ پہنوں بلکہ اس لئے مانگا ہے کہ میرا کفن اسی کا ہو۔ حضرت سہل رضی کہتے ہیں کہ وہ چادر ان کے کفن ہی کے کام آئی۔ (بخاری)

(۵/۵۰۳) اپنا اپنا کھانا ساتھ جمع کر دینا حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اشعر والوں کی عادت ہے جب کسی غزوہ یا مدینہ میں ان کا کھانا چک جاتا یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے تو جو کچھ سب کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے پر جمع کرتے ہیں خواہ کسی کے پاس کم ہو یا زیادہ پھر اس کو ملا کر آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں، آپ نے یہ کہہ کر فرمایا کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔ (بخاری مسلم)

دین کا شوق رحمت و برکت کی حرص

آیت

وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ	اور حرص کرنے والوں کو ایسی ہی چیز (جنت)

مہمان کے ساتھ معاملہ کیا ہے اللہ کو بہت پسند آیا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۰۰/۲) **کھانے میں برکت** حضرت ابُو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو، اور دو کا کھانا چار کو، اور چار کا کھانا آٹھ کو کافی ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

(۵۰۱/۳) **فاضل چیز مستحقین کا حق ہے** حضرت ابو سعید خُدریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ آپ نے فرمایا جس کے پاس سواری ضرورت سے زائد ہو وہ اُس آدمی کو دے جس کو حاجت ہو اور جس کے پاس زاد راہ ضرورت سے زائد ہو وہ اُس کو دے جس کے پاس نہ ہو، اس طرح مال کی بہت سی قسموں کا ذکر فرمایا تو ہم سمجھے کہ ہم میں سے کسی کے لئے فاضل چیز میں حق نہیں ہے۔ (مسلم)

(۵۰۲/۴) **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کا کپڑا ایک اُتار کر .... دیدیا** حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو اپنے ہاتھ سے بُن کر لائی ہوں کہ آپ کو پہناؤں آپ نے قبول کر لیا، آپ کو ضرورت بھی تھی، آپ اسکی تہہ بند باندھ کر ہمارے مجمع میں تشریف

احادیث

(۴۹۹) ایک انصاری کا ایثار

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا میں بہت بھوکا ہوں، آپ نے اپنی کسی بیوی کے پاس کہلا بھیجا جو کچھ کھانا ہو بھیجدو۔ انھوں نے عرض کیا اُسی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، میرے پاس سوا پانی کے کچھ نہیں ہے، پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس کہلا بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح جواب دیا یہاں تک کہ سب نے یہی جواب دیا کہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہو اسکی قسم میرے پاس سوا پانی کے کچھ نہیں ہو، آپ نے فرمایا اس رات میں کون مہمانی کر سکتا ہو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ میں۔ پھر ان کو اپنے گھر لے گئے اپنی بیوی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر کرو۔

ایک روایت میں ہو کہ اپنی بیوی سے پوچھا کچھ ہو۔ وہ بولیں نہیں صرف بچوں کا کھانا ہے، کہا اُن کو کسی طرح بہلالو، جب رات کو کھانا مانگیں تو اُن کو بہلا کر سُلا دینا۔ جب ہمارے مہمان آئیں تو چراغ بجھا کر اُن کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جانا اور ان پر ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں، غرضکہ انھوں نے اس صورت سے مہمان کو کھلایا اور خود ساری رات فاقے سے گزار دی، جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم نے جو کچھ اپنے

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى (لیل-ع ۱)

سامان نہ دیں گے اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (تغابن-ع ۲)

جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا ایسے ہی لوگ آخرت میں فلاح پانے والے ہیں۔

حدیث

(۵۰۴) ظلم و حرص دنیا کی ہلاکتیں ہیں

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے ڈرو، ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی اور حرص و بخل سے بچو، بخل و حرص نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے خون بہائیں اور حرام کو جائز کر لیں۔ (مسلم)

ایثار و غمخواری

آیات

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (حشر-ع ۱)

اور اپنے اوپر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (دھر-ع ۱)

اور وہ لوگ (محض) خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

آدمی کسی میدان میں جا رہا تھا کہ ابر سے ایک آواز سُنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر وہ بادل چلا اور ایک ریتیلی جگہ کو سیراب کیا، ایک نالہ پانی سے لبالب بھر گیا۔ میں پانی کے پیچھے ہو لیا، ایک آدمی باغ میں کھڑا پھاوڑے سے پانی کو اُدھر کر رہا ہے، میں نے اُس سے کہا اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ تو اُس نے وہی نام بتایا جس کو میں نے ابر سے سُنا تھا۔ پھر اُس نے پوچھا کہ میرا نام تم نے کیوں دریافت کیا؟ میں نے کہا اس ابر سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سُنی تھی تمہارا نام لیکر کوئی کہتا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ تم ایسا کون سا کام کرتے ہو جس کی وجہ سے تم پر ایسی عنایت ہوئی؟ اُس نے کہا تم نے پوچھا تو مجھے بتانا ہی پڑا۔ بات یہ ہے کہ زمین کی جو پیداوار ہوتی ہے اس کے تین حصے کرتا ہوں۔ ایک حصہ صدقہ کرتا ہوں، دوسرا اپنے بال بچوں کی خوراک کے لئے رکھ چھوڑتا ہوں اور تیسرا پھر اسی کھیتی میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

بخل و حرص کی ممانعت و مذمت

آیات

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى

اور جس نے (حقوقِ واجبہ) سے بخل کیا اور (کیا ہے خدا کے ڈرنے کے بجائے خدا سے) بے پروائی برتی اور اچھی بات (یعنی اسلام کو) جھٹلایا تو ہم اُس کو تکلیف کی چیز کیلئے

(۴۹۵) سخاوت سے کشائش اور بخل سے تنگی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، بخل کرنے والے اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی ہیں ان کے بدن پر لوہے کی زرہیں ہیں، ان کی ہنسلی کی ہڈی تک ہیں، خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر ڈھیلی ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے نشانِ قدم کو مٹا دیتی ہے اور بخل کرنے والا جب کسی چیز کے خرچ کا ارادہ نہیں کرتا تو زرہ کے حلقے اپنی جگہ پر لپٹ جاتے ہیں، وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے اور وہ کشادہ نہیں ہوتے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۴۹۶) صدقہ کی برکت

حضرت اَبُوہُرَیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرماتا ہے اور اس کو اپنے سیدھے ہاتھ سے لے کر[1] اس کو اس شخص کے لئے (جس نے صدقہ کیا) بڑھاتا ہے جیسے تم اپنے بچھیرے کو بڑھاتے ہو یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔[2] (بخاری۔ مسلم)

(۴۹۷) صدقہ کی وجہ سے خاص عنایت الٰہی

حضرت اَبُوہُرَیرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک

(۱) یعنی قدر دانی کے ساتھ ۔ (۲) قرآن مجید میں ہے یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ
(ترجمہ) اللہ تعالیٰ سود کے روپیہ کو ملیا میٹ کر دیتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا اور پرورش کرتا ہے۔

طرح داد و دہش سے کام لیتا اور اجر کا مستحق ہوتا ہے پس دونوں کا اجر برابر ہے[1]۔ تیسرا وہ جس کو اللہ نے مال دیا لیکن علم سے محروم رکھا، وہ جہالت سے مال کو بیجا طریقہ پر خرچ کرتا ہے اللہ سے نہیں ڈرتا، یہ نہیں جانتا کہ اللہ کا کیا حق ہے، بندوں کا کیا حق ہے، وہ بہت برا ہے۔ چوتھا وہ ہے جو مال اور علم دونوں سے محروم ہے، وہ کہتا ہے کاش جیسے فلاں کو دولت ملی مجھ کو بھی ملتی تو میں بھی اس دولت مند کی طرح خرچ کرتا اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتا۔ پس یہ دونوں گناہ میں برابر ہوئے۔ (ترمذی)

(۳۹۳) **جو اللہ کے راستہ میں خرچ ہو جائے وہ محفوظ ہے** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک بکری ذبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ باقی ہے۔ میں نے عرض کیا ایک بازو باقی ہے، آپ نے فرمایا اس بازو کے سوا سب باقی ہے[2]۔ (ترمذی)

(۳۹۴) **خدا کا احسان سلوک** حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کر گن گن کر نہ رکھ ورنہ تجھے بھی خدا گن گن کر دیگا اور باندھ باندھ کر نہ رکھ ورنہ تم پر بھی رزق باندھ دیا جائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) اس اللہ کے بندے نے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ثواب حاصل کیا اور دوسرے نے اچھی نیت کر کے اجر کمایا، غرض دونوں برابر ہو گئے۔ نیت کے باب میں گزر چکا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔

(۲) یعنی جو اللہ کے راستہ میں گیا وہ ہی محفوظ ہے اور جو کھایا گیا وہ گیا۔

فرمایا مجھے میری چادر دیدو، اگر میرے پاس ان خاردار کانٹوں کے برابر بھی چوپائے ہوتے تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا تو پھر تم مجھے بخیل جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقے نے کسی کا مال نہیں گھٹایا، جب بندہ کسی کی خطا معاف کرتا ہے تو اللہ اُسکی عزت زیادہ کر دیتا ہے اور جو اللہ کے لئے تواضع اور عجز اختیار کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے۔ (مسلم)

(۱۴۲) **صدقہ مال کو کم نہیں کرتا** | حضرت عُمر بن سعدؓ انماری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین باتوں پر میں قسم کھاتا اور تم کو بتاتا ہوں اُس کو یاد رکھو (۱) صدقہ کرنے سے کسی کا مال نہیں گھٹتا۔ (۲) مظلوم بندہ جب صبر کرتا ہے تو اللہ اُس کی عزت زیادہ کرتا ہے۔ (۳) اور جو بندہ دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے اور یاد رکھو دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں، ایک وہ جس کو اللہ نے مال بھی دیا ہے اور علم بھی۔ وہ علم کی وجہ سے اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرتا ہے، اللہ کا حق پہچانتا ہے وہ مرتبے میں سب سے افضل ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ سچی نیت کے ساتھ اس کی خواہش رکھتا ہے اور کہتا ہے کاش اگر مجھے بھی فلاں کی طرح مال ملتا تو میں بھی اُسی کی

بہتر ہوگا، اور اگر تو اس کو بچا بچا کے رکھے گا تو یہ تیرے حق میں برا ہوگا اور بقدر ضرورت روک رکھنے پر تجھے کوئی ملامت نہ کرے گا اور خرچ کی ابتدا اس شخص سے کر جس کا تو کفیل ہے اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مسلم)

(۲۹۳) فقر سے نڈر ہو کر سخاوت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بعد جس کسی نے سوال کیا آپ نے ضرور دیا، ایک آدمی نے آپ سے سوال کیا، آپ نے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں سب عنایت فرمائیں، وہ اپنی قوم کی طرف پلٹا اور کہا اے قوم مسلمان ہو جاؤ، بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا دیتے ہیں کہ فقر سے بھی نہیں ڈرتے، اور بعض آدمی دنیا کے لئے اسلام لاتے تھے لیکن جلد ہی اسلام ان کو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہو جاتا تھا۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ تقسیم کیا، میں نے کہا یا رسول اللہ ان سے زیادہ اور لوگ مستحق ہیں، آپ نے فرمایا یہ لوگ مجھ سے سختی سے سوال کرتے ہیں اگر میں ان کو نہ دوں تو مجھے بخیل کہیں اور میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔ (مسلم)

حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین سے واپس آرہا تھا، کچھ دیہاتی آپ سے لپٹ گئے اور مانگنے لگے یہاں تک کہ آپ مجبور ہو کر ایک ببول تک آگئے اور آپ کی چادر اٹک گئی، آپ ٹھہر گئے اور

کہتا ہے اے اللہ بخیل کو تباہ اور برباد کر۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت اَبُوہُرَیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے خرچ کر، تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔ (ب۔م)

(۹۰۵) اسلام کی بات

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام میں کون سی خوبی ہے، آپ نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس باتیں ہیں ان سب سے بلند بکری کا عطیہ (۱) ہے، جو کوئی ان خصلتوں پر ثواب کی اُمید (۲) اور اس کے وعدے کی تصدیق میں عمل کرے گا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (بخاری)

(۹۰۶) فاضل چیز کا خرچ کر دینا باعث برکت ہے

حضرت اَبُو اُمامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو اپنے بچے ہوئے مال کو خرچ کر ڈالے گا تو یہ تیرے لئے

---

(۱) یعنی بہت سے چھوٹے چھوٹے خیر اور ثواب کے کام ہیں ان میں سب سے بڑا کام یہ ہے کہ کسی کو بکری دیدے کہ اس کے دودھ سے بسر کرے، اس کے بچے اور بہت سے کام ہیں۔ ۱۲۔ (۲) ثواب کی امید اور اللہ نے جو وعدہ فرمایا ہے اس کا یقین یہی اعمال کی روح ہے جو معمولی سے معمولی کام کو فرش سے عرش تک پہنچا دیتا ہے۔

علیہ وسلم نے فرمایا، قابل رشک دو ہی طرح کے آدمی ہیں، ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اللہ کی راہ میں لٹائے اور دوسرا وہ جس کو اللہ حکمت دے تو وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اور سکھلائے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۴۰۲) آدمی کا اپنا مال | حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پسند ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سب کو اپنا مال محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا آدمی کا اپنا مال ہی ہے جو اس نے آگے بھیجا[1] اور اس کے وارث کا مال ہے جو پیچھے رکھا۔[2] (بخاری)

(۴۰۳) کھجور کا ٹکڑا بھی آگ سے بچا سکتا ہے | حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بچو کچھ نہیں تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر۔ (بخاری۔ مسلم)

( ) آپ نے کبھی سوال رد نہیں کیا | حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کے سوال پر "نہیں" کا لفظ نہیں فرمایا۔

(۴۰۹) خرچ کرنے سے مال میں برکت | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں، ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والوں کو نعم البدل عطا فرما۔ دوسرا

(۱) یعنی نیک عمل کر کے آخرت میں ذخیرہ بنایا ہے ۱۲۔

(۲) یعنی مال و دولت جائداد جو ترکہ میں چھوڑی۔ ۱۲۔

کسی نے اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا کہ آدمی اپنے ہاتھ کی محنت کا کھائے بیشک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے (ب)

جود و سخاوت

آیات

وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُۥ (جز ۲۲ - سورۂ سبا - ع ۵)

اور جو چیز تم (موافق حکم الٰہی میں) خرچ کروگے سو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کا عوض دیگا۔

وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (بقر - ع ۳۷)

اور (اے مسلمانو) جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے فائدے کی غرض سے کرتے ہو اور تم اور کسی غرض سے خرچ نہیں کرتے بجز رضا جوئی ذات پاک حق تعالیٰ کے اور نیز جو کچھ مال خرچ کر رہے ہو (یعنی اس کا ثواب) پورا پورا تم کو ملے گا، اور تمہارے لئے اس میں ذرا کمی نہ کی جائے گی۔

وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (بقر - ع ۳۷)

اور جو مال تم خرچ کروگے حق تعالیٰ کو اس کی اطلاع خوب ہے گی۔

احادیث

(۴۸۶) رشک کا موقع

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ ؕ (سورۂ جمعہ۔ ع ۲)	تم کو اجازت ہے کہ تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو۔

احادیث

(۴۸۴) محنت و مزدوری کی فضیلت

حضرت زبیرؓ بن عوام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد لائے، اس کو بیچے اللہ اس کی وجہ سے بقدر ضرورت دیدے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔ لوگوں کی خوشی پر موقوف ہے دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد لائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

(۴۸۵) بڑے بڑے پیغمبر اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کرکے کھاتے تھے۔ (ب)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت مقدامؓ بن معدی کرب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سوا ہر ایک پر سوال حرام ہے، جو مانگ کر کھائے وہ حرام کھا رہا ہے۔

(۴۸۲ ۱۴/۱۲) **مسکین و غریب کون ہے** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسکین نہیں ہے جو لوگوں کے پاس ایک لقمہ یا دو لقمہ، ایک کھجور یا دو کھجوروں کے لئے آئے جائے۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا نہ ہو جو اس کے لئے کافی ہو اور لوگوں کو اس کے حال کی خبر بھی نہ ہو کہ اسکو صدقہ دیں اور وہ مجمع میں کھڑا ہو کر شرم و غیرت (۱) کی وجہ سے سوال بھی نہ کر سکے

(۴۸۳ ۱۵/۱۴) **بے مانگے ملے تو لینا جائز ہے** حضرت سالم اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دیتے تو میں عرض کرتا کہ مجھ سے زیادہ جو محتاج ہو اس کو دیجئے، آپ فرماتے اس کو لے لو جب تمہارے پاس ایسا مال آئے جس میں تمہارا دل نہیں لگا تھا اور نہ تم نے مانگا تھا تو اس کو لے لیا کرو اور بڑھاؤ، اپنے استعمال میں لاؤ چاہے صدقہ کرو اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگاؤ، حضرت سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے مگر جو دیدیتا تھا اُس کو واپس بھی نہیں کرتے تھے (بخاری مسلم)

اپنے ہاتھ کی محنت کمائی سے کھانا

آیت

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا	پھر جب نماز (جمعہ) پوری ہو جائے تو (اُس وقت

(۱) وہ شریف و سفید پوش بڑی مصیبت میں ہیں نہ ہی جو خود سوال نہ کر سکے نہ لوگوں کو انکے حال کی خبر ہو وہی سب سے زیادہ قابل امداد ہیں

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو کوئی فاقہ پیش آئے اگر وہ اس فاقہ کو لوگوں کے سامنے پیش کرے تو اُس کا فاقہ زائل نہ ہوگا اور اگر اللہ کے سامنے پیش کریگا تو اس کو جلد یا بدیر رزق عطا ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۱۲/۸۰) **سوال نہ کرنے پر جنت کی ذمہ داری** حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس بات کا عہد کرلے کہ میں لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کروں گا تو میں اُس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں۔ میں نے کہا میں (ایسا کرونگا) پھر میں نے کسی سے کچھ نہیں مانگا (ابوداؤد)

(۱۲/۸۱) **سوال کس کیلئے جائز ہے؟** حضرت قبیصہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کچھ مال کی ذمہ داری اپنے سر لی تھی(۱)، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا اتنا ٹھہرو کہ صدقہ کا مال آجائے تو میں تم کو دوں گا، پھر فرمایا اے قبیصہؓ سوال تین آدمیوں کے علاوہ کسی کو جائز نہیں (۱) ایسا آدمی جو کسی بات کا ذمہ دار ہو تو اس کو مانگنا جائز ہے مگر اتنا جو اسکی ضرورت کو کافی ہو۔ (۲) ایسا شخص جس کو کوئی سخت حادثہ یا مالی نقصان پہنچا ہو تو اس کو اسقدر مانگنا جائز ہے جس میں گزر بسر کر سکے یا یہ فرمایا کہ زندگی بسر کرنے کا سامان اس کو مل جائے (۳) ایسا آدمی کہ جس کو سخت ضرورت پیش آئے اور اسکی قوم کے تین معتبر آدمی کہیں کہ یہ سخت حاجت مند ہے تو اُس کو مانگنا جائز ہے اسکے

(۱) یعنی کسی جنگ کے موقع پر فریقین میں صلح کے لئے کچھ رقم طے ہوئی تھی اُسکی ذمہ داری میں نے لی تھی

اللہ کی اطاعت کروگے اور ایک بات چپکے سے کہی وہ یہ کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو (راوی کہتے ہیں) میں نے انھیں میں سے بعضوں کو دیکھا ہے کہ اگر ان کا کوڑا بھی گر جاتا تھا تو وہ کسی سے اُٹھانے کو نہیں کہتے تھے کہ یہ بھی سوال میں داخل ہے (مسلم)

(۷۶۶) **سائل کے چہرے پر قیامت میں گوشت نہ ہوگا**

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض آدمی برابر سوال کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی حالت میں حاضر ہوں گے کہ ان کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا (ب م)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے صدقہ اور سوال سے بچنے کو فرمایا اور فرمایا اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے، اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے، اونچا ہاتھ دینے اور نیچا ہاتھ لینے والا ہوتا ہے۔ (ب۔م)

(۷۷۷) **جمع کرنے کیلئے مانگنا**

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے جمع کرنے کے لئے مانگتا ہے وہ آگ کی چنگاری مانگتا ہے، اس کو اختیار ہے زیادہ چنگاریاں جمع کرلے یا کم (م)

(۷۷۸) **مانگنے کی اجازت کب ہے؟**

حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال آدمی کے چہرے کو چھیل دیتا ہے مگر یہ کہ آدمی مسلمان حاکم سے مانگے اور ضرورت پر مانگے (ترمذی)

(۷۷۹) **اللہ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرنا**

حضرت ابن مسعودؓ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا اُس سے کرو جس کے تم ذمہ دار ہو اور بہتر صدقہ وہ ہے جو اپنے لئے بقدر ضرورت رکھ کر دیا جائے اور جو خوددار رہنا چاہے گا اللہ اس کو خوددار رکھے گا، جو غنی رہنا چاہے گا اللہ اسکو غنی رکھے گا۔ (مسلم)

(۴۷۴) پیچھے پڑ کر سوال کرنا حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لگ لپٹ کر نہ مانگو، خدا کی قسم اگر تم میں سے کوئی مجھ سے کچھ مانگے گا اور میں اس کو ناخوش ہو کر دوں گا تو اس میں برکت نہ ہوگی (مسلم)

(۴۷۵) کسی سے سوال نہ کرنے پر بیعت حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ ہم آٹھ نو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کیوں نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو آپ کے ہاتھ پر ابھی ابھی بیعت کر چکے ہیں، پھر آپ نے فرمایا تم لوگ رسول اللہ سے بیعت کیوں نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دئیے اور عرض کیا یا رسولَ اللہ ہم تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں، اب کس بات پر کریں، آپ نے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، پانچوں نماز کا خیال رکھو گے،

(۱) یعنی جو شخص چاہے گا کہ اس کو کسی کے سامنے دست سوال دراز پیش کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو اللہ اس کی خواہش پوری فرمائے گا۔

کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، ایک اونٹ تھا اس پر یکے بعد دیگرے سوار ہوتے تھے، لوگوں کے پانوں میں سوراخ ہوگئے اور میرے پاؤں کے تو ناخن تک گر گئے تھے تو ہم لوگوں نے پیروں پر چیتھڑے باندھ لئے، اس لئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھ دیا۔ حضرت ابو بردہؓ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ بیان کرکے ابو موسیٰؓ کو افسوس ہوا کہ میں نے یہ تذکرہ کیوں کیا، گویا انھوں نے اپنے نیک عمل کو ظاہر کرنا ناپسند کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۷۴) دل کے غنی | حضرت عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے۔ آپ نے اس طرح تقسیم کیا کہ بعض کو دیا اور بعض کو نہیں دیا، بعد میں آپ کو خبر ملی کہ جن کو نہیں دیا وہ ناراض ہیں، آپ نے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی، پھر فرمایا خدا کی قسم میں بعض کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس شخص سے جس کو دیتا ہوں، لوگوں کو اس وقت دیتا ہوں جب ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی پاتا ہوں جن کو نہیں دیتا ان کو اس اطمینان پر نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا دل غنی کر دیا ہے اور خیر رکھی ہے انھیں میں عمرو بن تغلب ہیں۔ حضرت عمرو بن تغلب کہتے ہیں، خدا کی قسم مجھے حضورؐ کی یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (بخاری)

(۲۷۵) اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے | حضرت حکیمؓ بن حزام سے

(۱) سبحان اللہ کیا اخلاص ہے ۱۲

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ نے مجھے دیا، میں نے پھر مانگا آپ نے دیا۔ پھر مانگا پھر آپ نے دیا اور فرمایا اے حکیم یہ مال سرسبز ہے جو اس کو بے پرواہی کے ساتھ لیگا تو اس میں برکت ہوگی اور جو نفس کی طمع کے ساتھ لے گا تو برکت نہ ہوگی اور یہ ایسی مثال ہے کہ ایک آدمی کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے(۱)۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے میں زندگی بھر آپ کے بعد کسی سے کچھ شے لے کر اس کے مال میں کمی نہ کروں گا۔

حضرت ابوبکرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں حضرت حکیمؓ کو بلاتے تھے اور ان کو کچھ دینا چاہتے تھے تو وہ انکار کرتے تھے، پھر حضرت عمرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں ان کو دیا، انھوں نے ان سے بھی انکار کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے مسلمانو! میں تم کو حکیم کے معاملہ میں گواہ کرتا ہوں کہ میں ان کو وہ حق دیتا ہوں جو مال غنیمت میں ان کے لئے رکھا ہے اور یہ انکار کرتے ہیں۔

حضرت حکیمؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات پانے تک کسی سے کچھ نہیں لیا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۷۴) حضرت ابوموسیٰ کا اپنے جہاد کا تذکرہ کرنے سے پشیمان ہونا

حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں

(۱) یعنی احسان کرنے والا ممنون ہونے والے سے اور دینے والا لینے والے سے افضل ہے ۱۲۔

کچھ تمہارے پاس ہو لاؤ۔ تو وہ وہی روٹیاں لائیں، آپ نے فرمایا ان کو توڑ دو۔ انھوں نے توڑا اور اس پر بجائے سالن کے گھی نچوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں برکت کی دعا کی اور فرمایا باری باری سے دس دس کو اجازت دو تو ان کو اجازت دی وہ آتے گئے اور کھاتے گئے، یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور وہ ستّر یا اسّی آدمی تھے۔ (بخاری۔مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ دس آتے تھے اور دس جاتے تھے اور ان میں سے کوئی نہیں بچا جو نہ داخل ہوا ہو، نہ کھایا ہو اور نہ سیر ہوا ہو اور جب کھانے کو دیکھا تو وہ اسی طرح تھا جیسے کھانا شروع کرنے سے پہلے تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس نے مل کر کھایا یہ اسّی آدمیوں کی جماعت تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا نوش فرمایا، اور آپ کے بعد آپ کے گھر والوں نے۔ پھر بچ گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بچا ہوا اپنے ہمسایوں کو پہنچایا۔

اور ایک روایت میں حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو آپ کے ساتھیوں کے پاس بیٹھا ہوا پایا، آپ کے پیٹ میں پٹی بندھی تھی، میں نے آپ کے بعض ساتھیوں سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ میں پٹی کس لئے باندھی ہے؟ لوگوں نے کہا بھوک کی وجہ سے۔ میں حضرت ابوطلحہ کے پاس آیا (وہ امّ سُلَیم کے شوہر تھے)

والے کو بلاؤ تمہارے ساتھ وہ بھی روٹی پکائے اور ہانڈی نہ اُتارنا، چپتے لیے پرہی سے نکالتے رہو۔ کھانے والے ایک ہزار تھے خدا کی قسم سب نے کھالیا اور بچ بھی گیا وہ لوگ چلے گئے اور ہماری ہانڈی ویسی ہی کھدکھدا رہی تھی اور روٹی بھی ویسی ہی پک رہی تھیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت اُم سُلیمؓ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سُنی ہے کمزور ہے، میں سمجھتا ہوں بھوک کی وجہ سے ہے۔ تمہارے پاس کچھ ہے؟ بولیں ہاں، پھر جَو کی روٹیاں نکالیں، ان کو اپنے دوپٹہ کے ایک کونہ میں لپیٹ کر میرے بغل میں چھپا دیں اور باقی حصہ کا میرے سر پر عمامہ باندھ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، آپ اس وقت لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں آپ کے قریب کھڑا ہو گیا، آپ نے فرمایا کیا تم کو ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں فرمایا کھانے کے لیے، میں نے کہا جی۔ آپ نے فرمایا کھڑے ہو اور چلو۔ اور میں آپ سے پہلے چلا اور پہنچ کر حضرت ابو طلحہؓ کو خبر دی کہ حضور لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت ابو طلحہؓ نے کہا اے اُم سُلیم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے یہاں اتنا کھانا نہیں کہ ان کو کافی ہو، انھوں نے کہا اللہ اور اُس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر حضرت ابو طلحہؓ پیشوائی کو آگے بڑھے اور حضرتؐ کو اپنے ساتھ لائے، آپ نے فرمایا اے اُم سُلیم جو

ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابرؓ نے کہا جب خندق کھودی جارہی تھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا، میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا تمھارے پاس کچھ ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک کی حالت میں دیکھا تو اُنھوں نے ایک تھیلا نکالا اُس میں ایک صاع جَو تھے اور گھر میں ایک چھوٹا بکری کا بچّہ تھا، اس کو ذبح کیا اور جَو کو پیسا اور وہ میرے فارغ ہونے تک فارغ ہوگئیں، اس کو ٹکڑے کر کر کے ہانڈی میں ڈالا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا، میری بیوی نے کہا مجھے شرمندہ نہ کرنا(۱)۔ میں آیا اور آپ کے کان میں چُپکے سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم نے ایک جانور ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں بس آپ بھی چلئے اور کچھ لوگ اور بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اے خندق والو، جابر نے دعوت کی ہے تم سب آؤ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ہانڈی اُتارنا اور نہ روٹی پکانا، جب تک میں نہ آجاؤں۔ میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے آگے آگے تشریف لا رہے تھے، میری بیوی مجھے بُرا بھلا کہنے لگیں، میں نے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ سے وہی عرض کیا تھا جو تم نے کہا تھا، میں نے آٹا نکالا، آپ نے لعابِ دہن اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر ہانڈی میں بھی لعابِ دہن ڈال کر برکت کی دعا کی اور میری بیوی سے فرمایا روٹی پکانے

(۱) یعنی مجمعِ عام میں دعوت کا اعلان کر دو اور ایک دم سے بہت سے آدمی آجائیں، کھانا تھوڑا ہے ناحق مجھے شرمندہ ہونا پڑے۔

بکری کا بچہ ہے، میں نے بچہ کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسا، میں نے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر ہانڈی میں ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس وقت آیا کہ ہانڈی چولھے پر چڑھ چکی تھی اور قریب تیاری کے تھی اور آٹا بھی گوندھ چکا تھا، میں نے عرض کیا یا رسولَ اللہ تھوڑا سا کھانا تیار کرایا ہے آپ تشریف لے چلئے اور اپنے ساتھ دو چار آدمیوں کو بھی لیتے چلئے، آپ نے فرمایا کتنا کھانا ہے؟ میں نے بتایا۔ آپ نے فرمایا بہت ہے اور اچھا ہے، اپنی بیوی سے کہہ دو کہ ہانڈی نہ اُتاریں اور روٹی اُس وقت تک نہ پکائیں جب تک میں نہ آجاؤں، پھر آپ نے فرمایا کھڑے ہو تو مہاجرین اور انصار کھڑے ہو گئے، میں گھر گیا اور بیوی سے کہا اری نیک بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور آپ کے ساتھ مہاجرین و انصار بھی ہیں، بیوی نے کہا کیا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا، میں نے کہا ہاں (اتنے میں آپ تشریف لے آئے) فرمایا آؤ، داخل ہوتے جاؤ فکر نہ کرو، پھر روٹی کے ٹکڑے کر کے اس پر گوشت رکھنے لگے، جب ہانڈی سے نکال چکتے تو ہانڈی اور تنور کو ڈھک دیتے تھے، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھاتے تھے پھر نکالتے تھے، برابر توڑتے اور ڈالتے رہے، یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے اور بچ بھی گیا، آپ نے فرمایا تم بھی کھاؤ اور لوگ آج بہت فاقہ سے ہیں ان کو بھی بھیجو۔ (بخاری، مسلم)

اور گائے کے ٹکڑوں کی طرح اس کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ حضرت ابو عبیدہؓ
نے فوج سے تیرہ آدمی لئے اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا اور اسکی پسلیوں
میں سے ایک پسلی لیکر اس کو کھڑا کیا، پھر ایک بڑے اونٹ پر کجاوہ کس کر اس کو
اس کے نیچے سے گزار دیا۔ ہم نے ناشتہ کے لئے پارچے بنائے پھر مدینے آئے
جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو
آپ نے فرمایا وہ تمہارا رزق تھا اللہ نے تم کو دیا تھا، اگر تمہارے پاس اس کا
کچھ گوشت ہو تو ہم کو کھلاؤ۔ پھر ہم نے آپ کو بھیجا تو آپ نے کھایا۔ (مسلم)

(۲۸۴) ایک دعوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز سے کھانے میں برکت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے
تھے، ایک سخت پتھر آگیا، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
عرض کیا کہ خندق میں ایک سخت پتھر آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں اُتروں گا،
اور آپ کے پیٹ میں بھوک کی وجہ سے پتھر بندھا تھا، تین دن سے ہم لوگوں
نے کچھ نہیں کھایا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کدال لی اور پتھر پر ایسا مارا
کہ اس کو بالو کی طرح ریزہ ریزہ کر دیا، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
گھر جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دی تو میں گھر آیا اور اپنی بیوی
سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی کہ مجھ سے صبر
نہ ہو سکا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ بولیں میرے پاس کچھ جَو ہیں اور ایک چھوٹا

۲۱/۶۶۴) **سادگی و جفاکشی** | حضرت ایاسؓ بن ثعلبہ الانصاری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے دنیا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا سُنو سُنو سادگی ایمان ہے۔ (ابوداؤد)

۶۶۵) **جہاد میں غیبی دعوت** | حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے قافلے سے مقابلہ کے لئے بھیجا
اور حضرت ابوعبیدہؓ کو ہمارا امیر کیا اور ایک تھیلہ کھجور کا زادِ راہ دیا، حضرت
ابوعبیدہ روزانہ ہم کو ایک ایک کھجور دیتے تھے، اس کے سوا اور کچھ تھا ہی نہیں،
لوگوں نے عرض کیا آپ لوگ ایک ایک کھجور پر کیسے بسر کرتے تھے، کہا ہم اسکو
اس طرح چوستے تھے جیسے بچہ چوستا ہے، پھر اس پر پانی پی لیتے تھے تو ہم کو
ایک دن اور ایک رات تک کافی ہوتا تھا اور درخت پر لکڑی مار کر پتے
گرا لیتے، پھر پانی سے گھس کر کھاتے تھے، ایک دن سمندر کے کنارے کنارے
چلے تو ہم کو سمندر کے کنارے پر ایک بڑا ٹیلہ دکھائی دیا، جب اس کے پاس
پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہیں، حضرت ابوعُبیدہؓ
بولے یہ مردار ہے اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے
ہیں اور اللہ کے راستہ میں ہیں اور تم سب مضطر (مجبور و پریشان ہوگئے) پس
کھاؤ۔ ہم اس کو ایک مہینہ تک کھاتے رہے اور ہم سب تین سو تھے۔ ہم لوگ
اس کو کھا کر موٹے ہو گئے، اس کی آنکھوں میں گھڑا ڈبو کر چربی نکالتے تھے

۱۸/۶۳ (رانوں کا فاقہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے متواتر کئی راتیں خالی پیٹ گزارتے تھے رات کا کھانا میسر نہ آتا تھا اور ان کی روٹیاں جَو کی ہوتی تھیں۔ (ترمذی

۱۹/۶۴ (فاقہ کی فضیلت | حضرت فضالہ بن عُبَیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو لوگ بھوک کی وجہ سے زمین پر گر گر پڑتے اور وہ اصحاب صُفّہ تھے۔ دیہاتی کہتے تھے کہ یہ مجنوں ہیں۔ جب آپ نماز پوری کرتے اور ان کی طرف پھرتے تو فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تم کو کیا کیا نعمتیں ملیں گی تو تم اپنی اس حالت (فقر و تنگی) کو اور بھی پسند کرنے لگو۔ (ترمذی)

۲۰/۶۵ (آدمی کے لئے کتنا کھانا ضروری ہے | حضرت مقداد بن مَعدِیکربؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آدمی نے کسی برتن کو پیٹ سے بدتر نہیں بھرا۔ آدم کے بیٹے کو اتنا کھانا کافی ہے کہ اس کی پیٹھ سیدھی رہے، اگر اسکے بعد بھی کچھ ضروری ہے تو ایک تہائی اس کے کھانے کے لئے اور ایک تہائی اس کے پینے کے لئے اور ایک تہائی اس کی سانس کے لئے۔ (ترمذی)

(بقیہ حاشیہ صفحۂ ما سبق) بڑھی ہوئی حرص و ہوس ہے جو کسی حد پر جاکر رکتی نہیں۔ حدیث میں جس کو دنیا کا عیش کہا گیا ہو وہ اسوقت دکھوں انسانوں کو حاصل ہے مگر پھر بھی آرام نہیں کیونکہ آخری چیز یعنی قناعت نہیں ہے ۱۲

(۱۶ / ۶۱۴) **خرچ کرنے کے اصول** حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے اگر تو فاضل چیز میں خرچ کر ڈالے گا تو تیرے لئے بہتر ہو گا اور اگر تو اس کو روک رکھے گا تو یہ تیرے لئے بُرا ہو گا۔ ہاں بقدرِ ضرورت رکھنے پر تجھے کوئی ملامت نہ کی جائے گی اور پہلے اس شخص سے ابتدا کر جس کا تو کفیل ہے۔ (بخاری)

(۱۷ / ۶۱۲) **دنیا کی خوش نصیبی** حضرت عُبَیْدُاللہ بن محصنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں اطمینان سے ہے تندرستی اور اس کے پاس پورے دن کی روزی ہے تو گویا دنیا کا پورا عیش اور زندگی کی سب نعمتیں اس کو حاصل ہیں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بڑا خوش نصیب ہے جس کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی اور اس کے پاس بقدرِ ضرورت رزق بھی ہے اللہ نے جو کچھ اس کو عطا فرمایا اس پر اس کو قانع بنا دیا۔ (مسلم)

حضرت فضالۃؓ بن عُبَیْدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشا نصیب ہے وہ جس کو اسلام کی توفیق ملی اور اس کو بقدرِ ضرورت زندگی کا سامان حاصل ہے اور وہ اس پر قانع ہے[1]۔ (ترمذی)

---

(۱) اصل چیز جو زندگی کو تلخ اور دنیا کو دوزخ کا نمونہ بناتی ہے اور ہر وقت بےچین رکھتی ہے وہ دولت اعزاز کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ پر)

(۵۹) صحابہؓ کرام کی گزران | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ایک انصاری نے آپ کو سلام کیا اور پھر پیچھے پھر گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بھائی میرے بھائی سعد بن عبادہ کیسے ہیں، عرض کیا اچھے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون کون ان کی عیادت کو چلے گا، پھر آپ کھڑے ہو گئے آپکے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے۔ ہم کچھ اوپر دس آدمی تھے، نہ ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے تھے نہ ٹوپیاں اور نہ کرتے تھے۔ لوگ یونہی اس سنگلاخ زمین پر چل کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ ان کے پاس آئے تو جو لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے وہ ہٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ ان کے قریب ہو گئے۔ (مسلم)

(۶۰) امت کے طبقے | حضرت عمرانؓ بن الحصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے اچھی وہ نسل ہے جو اس وقت میرے ساتھ موجود ہے، پھر جو ان کے بعد آنے والی نسلیں ہیں، پھر جو ان کے بعد آنے والی نسلیں ہیں، حضرت عمران کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں آپ نے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں طلب کی جائے گی اور خیانت کریں گے اور اعتبار نہ کیا جائیگا اور منتیں مانیں گے لیکن پورا نہ کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا[2]۔ (بخاری، مسلم)

(۱) یعنی جھوٹی گواہی بڑے شوق سے دیں گے (۲) یعنی بڑے نازپروردہ تن آسان اور راحت طلب ہوں گے۔ بیٹھے بیٹھے کھانے اور آرام کی زندگی گزارنے سے فربہی اور موٹاپا پیدا ہوگا۔ ۱۲

حالانکہ میں مجنوں نہیں تھا، بھوک کی وجہ سے میری حالت مجنونوں کی سی ہو جاتی تھی

(۶۵ ۱۱/۴ھ) جَو کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے وقت آپ کی ایک زرہ کسی یہودی کے پاس تیس صاع جَو پر رہن رکھی
ہوئی تھی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ
جَو پر رہن رکھی تھی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جَو کی روٹی اور بگڑی
ہوئی چربی لیکر گیا اور آپ فرماتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نو گھروں میں
کسی گھر میں صبح و شام کے لئے ایک صاع بھی نہیں ہے۔

(۶۷ ۱۲/۴ھ) اہلِ صفہ کی گزران

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
میں نے ستر اہل صفہ کو دیکھا ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ اس کے پاس اوڑھنے
باندھنے کو پورا کپڑا ہو، چادر ہوتی تھی یا تہبند وہ اپنی گردنوں میں اس کو گرہ دے کر
باندھ لیتے تھے، کسی کے نصف پنڈلی تک پہنچتی تھی اور بعض کے ٹخنوں تک وہ
اس خطرے سے اس کو سمیٹ لیتے تھے کہ لوگ ان کو ننگے بدن نہ دیکھیں (بخاری)

(۶۸ ۱۳/۴ھ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا اور اس میں کھجور کے ریشے
بھرے ہوتے تھے۔ (بخاری)

بہرحال اُن کو بُلایا، وہ لوگ آئے اور اجازت کے بعد اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا ابو ہریرہؓ۔ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسولَ اللہ۔ فرمایا یہ لو اور ان کو دو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ مجھے امید نہ تھی کہ دودھ مجھے بھی ملے گا مگر اللہ اور اس کے رسول کی طاعت سے کوئی چارہ نہ تھا، میں نے لیا اور ایک آدمی کو دیا، اُس نے پیا، یہاں تک کہ سیراب ہوگیا اور پیالہ پلٹا دیا، میں اسی طرح نوبت بہ نوبت پلاتا ہوا حضورؐ تک پہنچا اور پوری جماعت سیراب ہو چکی، آپ نے پیالہ لیا اور اپنے مبارک ہاتھوں پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرائے، پھر فرمایا ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ۔ فرمایا ہم اور تم باقی رہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔ فرمایا بیٹھو اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ آپ نے فرمایا پیو۔ میں نے پیا۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ پیو۔ میں نے کہا اسی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے اب پینے کی گنجائش نہیں ہے آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، میں نے آپ کو پیالہ دیا، آپ نے اللہ کی تعریف کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا نوش فرمالیا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ ہی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان گر پڑتا تھا اور غشی طاری ہو جاتی تھی لوگ آتے تھے اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتے تھے[۱] وہ سمجھتے تھے کہ میں مجنون ہوں

(۱) اس زمانہ میں مجنوں کا علاج ایسا ہی ہوتا تھا کہ گردن پر پاؤں رکھ کر دبا لیتے تھے ۱۲۔

(۵۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ آلِ محمد کو بقدرِ ضرورت رزق دے (ب۔م)

(۵۵) حضرت ابوہریرہؓ کی بھوک ناطاقتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست و ضیافت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی شدت سے زمین پر اپنا پیٹ لگا لیتا تھا اور پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، ایک دن بھوک کی بیتابی سے میں گزرگاہ پر بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر سے گزرے، مجھے دیکھا تو مسکرائے میرے چہرے سے بھوک اور نقاہت کو تاڑ لیا اور جو دل میں تھا سمجھ گئے پھر فرمایا ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ فرمایا میرے ساتھ آؤ، میں آپ کے پیچھے چلا، آپ گھر تشریف لے گئے اور میرے لئے اجازت چاہی جب مجھے اجازت ملی تو میں گیا، دیکھا دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہے، آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آیا، لوگوں نے کہا کہ فلاں صاحب یا فلاں خاتون نے آپ کو ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ۔ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا اہلِ صفہ(۱) کو بُلاؤ۔ مجھ پر یہ بات بہت گراں گزری میں نے اپنے دل میں کہا یہ دودھ اہلِ صفہ کو کیا کافی ہوگا میں پینے کا زیادہ مستحق ہوں کہ کچھ قوت آئے

(۱) اہلِ صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا، نہ گھر تھا نہ مال اور نہ کوئی سلسلہ تھا جب آنحضرت کے پاس صدقہ کا مال آتا تو آپ ان کو بھیجتے تھے اور اس کو نوش نہیں فرماتے تھے اور جب ہدیہ آتا تھا تو آپ بھی نوش فرماتے تھے اور ان کو بھی شریک کرتے تھے ۱۲۔

تہاہ نہ پائے گا، خدا کی قسم وہ گہری دوزخ آدمیوں سے بھری جائیگی کیا تم
حیرت سے ہو؟ اور ہم نے سنا ہے کہ جنت کے دروازے کے ایک بازو سے
دوسرے بازو کی چوڑائی چالیس سال کی راہ ہے اور اس پر ایسا دن آئیگا
ہجوم سے بالکل بھرا ہوگا، مجھے آج یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہم سات آدمی تھے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا، درخت کے پتے
چباتے تھے یہاں تک کہ ہمارے مسوڑھے زخمی ہوجاتے تھے، میں نے ایک
چادر لی اس کے دو ٹکڑے کئے، ایک ٹکڑا میں نے باندھا اور دوسرا سعد
مالک نے، اب ہم میں سے آج کوئی ایسا نہیں جو شہر پر حاکم نہ ہو، اللہ سے
چاہتا ہوں کہ میں اپنے نزدیک بڑا ہوں اور اللہ کے نزدیک حقیر ہوں۔

(۵۲ھ) لباس جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک چادر اور ایک تہ
نکال کر دکھایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دو کپڑوں میں

(۵۳ھ) صحابہؓ نے پتے کھا کھا کر جہاد کیا

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت
میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ
تیر چلایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتے تھے جب کھانے کو
ہوتا تھا تو جبلہ (۱) کے اور ببول کے پتے کھاتے تھے، یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ
بکری کی مینگنی کی طرح بالکل خشک ہونے لگا تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱) ایک جنگلی درخت

پاس آئے معلوم ہوا کہ وہ اس وقت گھر پر نہیں ہیں، ان کی بیوی نے خوش آمدید کہا۔ آپ نے فرمایا تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ کہا میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں انصاری آگئے، آپ کو اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر عرض کیا الحمد للہ آج کے دن مجھ سے زیادہ اچھے مہمان رکھنے والا کوئی نہیں، پھر گھر جا کر ایک کھجور کی گود لے آئے جس میں گدر، خشک اور پکے کھجور تھے، عرض کیا نوش فرمائیے، پھر ایک چھری لی، آپ نے فرمایا دیکھنا دودھ دینے والی بکری ذبح نہ کرنا، انھوں نے ایک بکری ذبح کی، آپ نے بکری کا گوشت اور کھجور کھائے پانی پیا، یہاں تک کہ سیر ہوگئے اور سیراب ہوگئے، آپ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے: ایا قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے متعلق سوال ہوگا، بھوک نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تم نعمت کھا کر ہی پلٹے۔ (مسلم)

(۱۵۴) **ایک صحابی کی تقریر** حضرت خالد بن عمرو العدوی سے روایت ہے کہ عتبہ بن غزوان (یہ بصرے کے حاکم تھے) نے تقریر کی، اللہ کی تعریف کی ثنا کے بعد کہا اما بعد دنیا نے جدائی کا اعلان کیا اور تیز چلی اور اب اس میں کچھ تلچھٹ، برتن کے تلچھٹ کی طرح باقی رہ گیا ہے، اس کو اس کا مالک جمع کرتا ہے اور تم ایسی جگہ جانے والے ہو جس کو زوال نہیں۔ پس تم بھلائی کے ساتھ جاؤ۔ ہم نے سنا ہے کہ پتھر جہنم میں گرایا جائے گا تو وہ ستر سال میں بھی اس کی

(۴۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گزران

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی نہ چوکی پر کھانا کھایا نہ چپاتی کھائی۔ (ب)

ایک روایت میں ہے کہ بھنی ہوئی بکری آنکھ سے کبھی دیکھی نہیں۔

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ بُرے کھجور ہی سے پیٹ بھر سکتے۔ (مسلم)

(۵۰) بھوک کا غلبہ اور ایک انصاری کی ضیافت

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے زمانے سے لے کر انتقال فرمانے تک میدہ نہیں دیکھا، ان لوگوں نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چھلنیاں نہیں تھیں، بولے نہیں، آپ کی وفات ہو گئی مگر چھلنیاں نہیں دیکھیں، پوچھا بغیر چھانے جَو کیسے کھاتے تھے؟ بولے ہم جو کو پیس کر پھونکتے تھے تو جو کر اُڑ جاتا تھا اور آٹے کو گوندھ لیتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا رات کو باہر تشریف لائے، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی باہر تھے، آپ نے فرمایا کیوں باہر نکلے۔ دونوں حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ بھوک کے سبب سے آپ نے فرمایا اُس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کھڑے رہو، وہ دونوں آپ کے ساتھ رہے پھر ایک انصار کے

احادیث

(۱/۶۴۴) اہلبیتؓ نے دو دن متواتر سیر ہو کر نہیں کھایا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے دو دن متواتر جَو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ (ب۔م)

(۲/۶۴۷) دو دو مہینے حضورؐ کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی

حضرت عُروہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں خدا کی قسم اے میرے بھانجے ہم چاند کو دیکھتے تھے، ایک چاند، پھر دوسرا چاند، پھر تیسرا تین چاند دو مہینے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے کہا اے خالہ پھر آپ کیسے زندگی گزارتی تھیں فرمایا۔ دو چیزوں پر، کھجور اور پانی پر۔ بعض انصار رسول اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی تھے، ان کے پاس دودھ دینے والے جانور ہوتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ بھیجتے تو ہم لوگ بھی پیتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳/۶۴۸) حضرت ابو ہریرہؓ کا حضورؐ کا خیال کر کے دعوت کو رد کر دینا

حضرت سعید المقبریؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، اُن کے پاس بُھنی ہوئی بکری تھی انھوں نے ان کو بلایا، انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے وفات پاگئے اور جو تک کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔ (بخاری مسلم)

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ

.. ..

.. ..

.. ..

(سورۂ قصص۔ ع ۸)

(اور شان) سے اپنی برادری کے سامنے نکلا جو لوگ اس کی برادری میں دُنیا کے طالب تھے کہنے لگے کیا خوب کہ ہم کو بھی وہ ساز و سامان ملتا جیسا قارون کو دیا گیا ہے واقعی وہ بڑا صاحب نصیب ہے اور جن لوگوں کو دین کی فہم عطا ہوئی تھی وہ (ان حریصوں سے) کہنے لگے کہ ارے تمہارا ستیاناس ہو تم اس دنیا پر کیا للچاتے ہو، اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب اس دنیاوی کر و فر سے ہزار درجہ بہتر ہے اُس شخص کے لئے جو ایمان لائے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

پھر اور بات سنو کہ اُس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۲)

جو شخص دنیا (کے نفع) کی نیت رکھے گا ہم ایسے شخص کو دنیا میں جتنا چاہیں گے جس کے واسطے چاہیں گے فی الحال دے ہی دیں گے پھر اس کے لئے جہنم تجویز کریں گے وہ اس میں بدحال راندۂ درگاہ ہو کر داخل ہوگا۔

روک دئے گئے تھے اور دوزخ والوں کو دوزخ کی طرف حکم دیدیا گیا تھا۔ (ب۔م)

(۴۵۴) اللہ کے سوا ہر چیز بے حقیقت ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھی بات جو ایک شاعر کی زبان سے ادا ہوئی ہے (یہ مصرع ہے) جو لبید (شاعر) نے کہا ہو سُن لو اللہ کے سوا ہر چیز باطل (بے حقیقت) ہے۔ (بخاری۔مسلم)

فاقہ، تنگی اور قناعت کی فضیلت اور نفسِ پرستی کی بُرائی

آیات

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ (سورہ مریم۔ ع ۴)

پھر ان کے بعد (بعضے) ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور نفسانی خواہشوں کی پیروی کی، سو یہ لوگ عنقریب آخرت میں خرابی دیکھیں گے ہاں مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا سو یہ لوگ جنت میں جائینگے اور انکا ذرا نقصان کیا جائیگا۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِي زِيْنَتِهٖ ۝

(پھر ایک بار ایسا اتفاق ہوا) کہ وہ اپنی آرائش

دولت وعزت کی حرص خطرناک ہوتی ہے۔ (ترمذی)

(۴۴۳) ۲۵ **حضورؐ کا دنیا کو سرائے فانی سمجھنا**

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹائی پر آرام فرمایا، اس سے آپ کے پہلوؤں پر نشان پڑ گئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے لئے کوئی نرم بستر نہ تیار کر دیں، آپ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا مطلب میں دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سایہ لے پھر چلا جائے اور اس کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

(۴۴۴) ۲۶ **فقراء امراء سے بہت پہلے جنت میں داخل ہوں گے**

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء اُمراء سے پانچسو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ اور عمرانؓ بن الحُصَین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت کا معائنہ کیا تو دیکھا کہ اکثر اس میں فقراء ہیں اور دوزخ کو دیکھا تو زیادہ تر عورتیں دیکھیں(۱)۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا تو اس میں اکثر مساکین تھے اور دولت مند

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ایک مجمع میں وجہ بیان فرمائی کہ تم ناشکری بہت کرتی ہو، اگر کوئی کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ذرا سی کمی اس سے ہو جائے تو وہ عورت ساری عمر کے احسانات اور سلوک پر پانی پھیر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ آج تک تم نے کوئی بھلائی نہیں کی ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے لئے تین چیزوں کے سوا کچھ حق نہیں ہے رہنے کے لئے گھر، بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑا، کھانے کے لئے روٹی اور پانی۔ (ترمذی)

(۲۲/۴۴۰) **اپنے مال میں انسان کا اصلی حصہ** حضرت عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ تلاوت فرما رہے تھے فرمایا آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ اے آدم کے بیٹے تیرے مال سے اس کے سوا کیا ہے۔ جو تو نے کھایا فنا کیا جو پہنا پُرانا کیا یا صدقہ کیا تو اس کو آخرت کیلئے ذخیرہ بنا لیا۔ (مسلم)

(۲۳/۴۴۱) **آنحضرتؐ سے محبت کرنا فقر کے لئے تیار ہونا ہے** حضرت عبداللہ بن مُغَفّل سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا دیکھو کیا کہتے ہو۔ اُس نے کہا خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں (تین مرتبہ کہا) آپ نے فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو فقر کے لئے تیار ہو جاؤ، بیشک جو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر اس کے پاس سیلاب سے بھی زیادہ تیز پہنچتا ہے۔ (ترمذی)

(۲۴/۴۴۲) **بھوکے بھیڑیے سے زیادہ آدمی کیلئے مال کی حرص خطرناک ہے** حضرت کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے گلہ میں چھوڑ دئے جائیں اور ان کا ستیاناس کریں تو وہ اتنے خطرناک نہیں جتنی آدمی کے دین کے لئے

جو اس سے متعلق ہو اور سوائے علم سکھانے اور سیکھنے والے کے۔[1] (ترمذی)

(۲۴۴) **حضور کا جائداد بنانے سے صحابہؓ کو منع کرنا** حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جائداد نہ بناؤ تم کو دنیا کی رغبت ہو جائے گی۔[2] (ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم اپنے ایک چھپر کی مرمت کر رہے تھے آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ موت اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۲۴۵) **مال فتنہ ہے** حضرت کعبؓ بن عیاض سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے ہر امت کے لئے ایک فتنہ تھا، اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔ (ترمذی)

(۲۴۶) **زندگی کی اصلی ضرورتیں** حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ

(۱) دراصل جس چیز کی نسبت اللہ سے نہیں ہو وہ مردار ہے اور اللہ کی رحمت سے دور ہو بالکل جیسے کوئی جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور جس چیز کی نسبت اور علاقہ اللہ سے ہو جائے اسکی رضا کی نیت ہو وہ سراسر عبادت اور رحمت ہو۔ دنیا کی تمام چیزوں کو اس پر قیاس کر لو، اگر محض پیٹ بھرنا، تن ڈھانکنا، عیش و آرام، فخر و غرور، جاہ و اعزاز مقصود ہو تو وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو، اگر اللہ کے حکم کی تعمیل، بیوی بچوں کے حقوق کی ادائی اور طاعت و عبادت کی قوت حاصل کرنا مقصود ہے تو یہ عین طاعت و عبادت ہے۔ غرض دنیا کی جس چیز میں نور اور روح پیدا ہوتی ہے، وہ اللہ سے تعلق اور نسبت کی بنا پر، ورنہ ہر چیز بے نور و بے روح ہے ۱۲

(۲) ایسی چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو روکا ہے جس سے وہ دنیا میں پھنس جائیں اور جہاد و قربانی ان کے لئے مشکل ہو جائے۔ جائداد و جاگیر کی یہی خاصیت ہے ۱۲

ساتھ اللہ کے لئے ہجرت کی، پر بعض تو ایسے تھے کہ انھوں نے اپنی نیکی کا کوئی پھل (دنیا میں) نہ پایا وہ مصعب بن عمیر تھے، جب اُحد کے دن شہید ہوئے تو ایک کمبل چھوڑا تھا، جب ہم ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھانکتے تو سر کھل جاتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ ہم ان کے سر کو چھپا دیں اور پاؤں پر اذخر(۱) رکھ دیں(۲) اور اب ہم میں سے بعض ایسے ہیں جو ان محنتوں کے پکے ہوئے پھل مزے سے کھا رہے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

(۳۵) **اللہ کے نزدیک دنیا کی حقیقت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں**

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حقیقت رکھتی تو کافر کو اُس سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتا۔ (ترمذی)

(۳۶) **خالص دنیا اللہ کی رحمت سے دور ہے**

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، دنیا اللہ کی رحمت سے دُور ہے اور اس کی ہر چیز اللہ کی رحمت سے دور ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور

(۱) یہ ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے ۱۲

(۲) یہ مصعبؓ بن عمیر اپنی ماں کے بڑے لاڈلے تھے جس وقت مکہ میں سوار ہو کر نکلتے تو آگے پیچھے غلام ہوتے تھے اور جسم پر دو سو کی پوشاک ہوتی، اسلام لائے تو اس سب عیش و آرام کو لات ماری اور اس خاک پر جان دی کہ فراغت سے کفن بھی نہ ملا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ۱۲۔

زہد اختیار کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس کی طمع نہ کرو بے فکر اور غنی ہو جاؤ، لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (ابن ماجہ)

(۳۲ ۱۴ھ) **بھوک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت** حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے ایک روز لوگوں کی دولت اور فارغ البالی کا ذکر کیا، پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک سے جھکے جاتے اور دُہرے ہو جاتے تھے، خراب کھجور بھی پیٹ بھرنے کے لئے نہ ملتی تھی (مسلم)

(۳۳ ۱۴ھ) **حضور نے وفات کے وقت کیا چھوڑا** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں کوئی چیز نہ تھی کہ اس کو کوئی جاندار کھالے، سوائے تھوڑے سے جو کے جو دیوار گیری پر پڑے ہوئے تھے میں اس کو کھاتی رہی اور زیادہ دن تک کھاتی رہی۔ مگر جب میں نے اس کو ناپا تو وہ ختم ہو گئے۔ (ترمذی)

حضرت ام المومنین جویریہؓ کے بھائی عمرؓ بن الحارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت درہم دینار، لونڈی غلام کچھ نہیں چھوڑے مگر ایک سفید خچر جس پر آپ سوار ہوتے تھے اور ہتھیار اور ایک زمین جس کو مسافروں کے لئے صدقہ کر دیا تھا۔ (بخاری)

(۳۴ ۱۶ھ) **حضرت مصعبؓ بن عمیر کو پورا کفن بھی میسر نہ ہوا۔** حضرت خبابؓ بن الارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

میں نے اہلِ صفہ کے ستر آدمیوں کو دیکھا۔ ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ اس کے پاس اوڑھنے باندھنے کے لئے پورا کپڑا ہوتا، کسی کے پاس صرف چادر ہوتی تھی کسی کے پاس صرف تہہ بند جس کو وہ اپنی گردنوں میں باندھ لیتے تھے وہ کسی کے نصف پنڈلی تک پہنچتا اور بعض کے ٹخنوں تک، وہ اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتے تھے کہ کوئی برہنہ نہ دیکھے۔ (بخاری)

(۱۱۴۹) دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے اور کافر کے لئے باغ و بہار ہے۔ (مسلم)

(۱۱۵۰) دنیا میں مسافروں کی سی زندگی گزارو

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہو جیسے ایک مسافر یا راہ گیر اور حضرت ابن عمرؓ اکثر فرماتے کہ شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ مرض سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔ (بخاری)

(۱۱۵۱) خدا اور مخلوق کی محبوبیت کا نسخہ

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتلایئے جس کو اختیار کر لوں تو اللہ تعالےٰ محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں آپ نے فرمایا دنیا کے بارے میں

میں ٹھہر گیا، تھوڑی دیر میں آپ تشریف لے آئے، عرض کیا کہ میں نے ایک آواز سُنی تھی جس سے میں ڈر گیا تھا اور پورا قصہ کہہ سُنایا، آپ نے فرمایا تم نے سُنا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا وہ جبرئیلؑ تھے۔ مجھے خبر دی ہو کہ تمھاری اُمّت میں اگر کوئی اس حال پر مر جائے کہ اس نے شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا اگرچہ وہ بدکار رہا اور چور رہا ہو۔ فرمایا اگرچہ وہ بدکار ہو یا چور رہا ہو۔ (ب)

حضرت اَبُوہُرَیرہؓ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میں اس حالت پر تین راتیں گزارنا پسند نہیں کرتا، ہاں صرف اتنا کہ قرض کے کام آسکے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳۴۶) آدمی اپنے سے کم کو دیکھے | حضرت اَبُوہُرَیرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سے کم درجہ والوں کو دیکھو۔ بڑے درجہ والوں کو نہ دیکھو، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے[۱] (مسلم)

(۳۴۷) روپیہ پیسہ کا بندہ | حضرت اَبُوہُرَیرہؓ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار و درہم کا بندہ اور شال دوشالہ کا پرستار ہلاک ہو، اگر اس کو یہ چیزیں دیدی جائیں تو راضی ہوتا ہے ورنہ ناراض ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

(۳۴۸) اہلِ صفہ کی حالت | حضرت اَبُوہُرَیرہؓ سے روایت ہے کہ

(۱) اس زمانہ میں عمل اس کے بالکل خلاف ہے، دولت اور اعزاز کے معاملہ میں اپنے سامنے بلند ہو، رکھا جاتا ہے اور اس کی ریس کی جاتی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنی حالت خواہ کتنی ترقی کر جائے حقیر ہی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت ہمیشہ کڑھتی ہی رہتی ہے۔ ۱۲

ہوتی تو عیب دار ہوتی، یہ تو مری ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم جتنی حقیر تمہاری نظر میں یہ ہے۔ خدا کی نظر میں دنیا اس سے کہیں زیادہ حقیر ہے۔ (مسلم)

دولت کے ساتھ سلوک

(۲۵۸) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی جگہ میں چل رہا تھا، اُحد پہاڑ سامنے آیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو اور مجھ پر تین دن گزر جائیں اور میرے پاس اس سے ایک دینار بھی بچ رہے، ہاں بس اتنا کہ میں قرض کے لئے روک لوں یا یہ کہ اس کو اللہ کے بندوں میں تقسیم کروں اس طرح اس طرح اور اس طرح اپنے دائیں بائیں اور پیچھے اشارہ فرمایا،⁽¹⁾ پھر آگے چلے اور فرمایا آج جو بڑے دولت مند ہیں کل قیامت کے دن بے بضاعت ہوں گے مگر وہی جو مال کو اس طرح تقسیم کریں پھر اپنے دائیں بائیں اور پیچھے اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ ایسے لوگ بہت کم ہیں، پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم اسی جگہ رہنا جب تک میں نہ آجاؤں یہاں سے نہ ہٹنا، پھر آپ رات کی تاریکی میں کہیں تشریف لے گئے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے، اتنے میں میں نے ایک بلند آواز سنی، مجھے خوف ہوا کہ کوئی نئی بات تو نہیں پیش آئی، میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کر لیا، مگر آپ کی بات یاد آگئی کہ یہاں سے نہ ہٹنا، اس خیال کے آتے ہی

(۱) یعنی دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کے داہنے بائیں آگے اور پیچھے لٹاؤں۔ ۱۲

فرمایا قیامت کے دن دنیا کے سب سے زیادہ آرام پانے والے کو لایا جائے گا جو دوزخی ہوگا، اس کو آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا کہ اے ابنِ آدم کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی، کیا کسی بھلائی کا تیرے پاس کبھی گزر ہوا، وہ کہے گا اے میرے پروردگار کبھی نہیں، پھر دنیا کے سب سے زیادہ مصیبت زدہ کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا اس کو جنت میں ایک غوطہ دے کر کہا جائے گا، کیا تجھ پر کبھی تکلیف کی کوئی ساعت گزری، وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی اور نہ کسی مصیبت سے دوچار ہوا۔ مسلم۔

(۲۴۵) آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی بے حقیقتی

حضرت مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو ایسی ہی نسبت ہے جیسے سمندر میں کوئی اپنی انگلی ڈالے اور دیکھے کہ اس پر کیا تری لگی رہ گئی۔ مسلم۔

(۲۴۶) اللہ کے نزدیک دنیا کی حقیقت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بازار سے گزر ہوا اور لوگ آپ کے دونوں جانب تھے، ایک مری ہوئی کنکٹی بکری کے پاس سے گزرے تو اس کے کان پکڑ کے اٹھایا اور فرمایا کہ اس کو ایک درہم کے بدلے لینا چاہتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا ہم اس کو کسی چیز کے بدلہ لینا نہیں چاہتے، ہم اس کو لیکر کیا کریں گے، آپ نے فرمایا کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ تم کو مل جائے، انھوں نے عرض کیا اگر یہ زندہ بھی

گئی تھی تو جیسے اُن کو ہلاک کیا[1] تم کو بھی کہیں نہ ہلاک کر دے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے اور ہم سب آپ کے گرد بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا مجھے یہ ڈر رہتا ہے کہ کہیں میرے بعد تم پر دنیا کی آرائش اور اُس کی زینت کھول نہ دی جائے۔ (ب، م)

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ تم کو اس میں جانشین بنائے گا، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیا کرتے ہو۔ تو دنیا اور عورتوں سے ڈرنا۔ (مسلم)

(۴۲۰) آنحضرتؐ کی دعا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اصلی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے (بخاری، مسلم)

(۴۲۱) میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اس کا مال، اُس کے گھر والے اور اُس کے اعمال۔ دو چیزیں پلٹ آتی ہیں (۱) گھر والے اور (۲) مال پلٹ آتے ہیں (۳) عمل باقی رہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۴۲۲) دوزخ جنت کا منظر دیکھ کر دنیا کی مصیبت و راحت بھول جانا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

(۱) یہ اندیشہ صحیح نکلا مسلمانوں کی بربادی فقر و تنگدستی سے نہیں ہوئی بلکہ دنیا کی محبت دولت کی ہوس اور زندگی میں عیش و آرام اور خود فراموشی کی وجہ سے ہر زمانہ میں مسلمانوں کا اصلی مرض یہی ہے۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝ (سورۃ تکاثر ع ۱)

یقینی طور پر اس بات کو جان لیتے، واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے، واللہ تم اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ یقین ہے پھر اور بات سنو اس روز تم سے سب نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ (عنکبوت - ع ۷)

اور یہ دنیوی زندگی (فی نفسہ) بجز لہو ولعب کے اور کچھ نہیں اصل زندگی عالم آخرت ہے اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے۔

احادیث

(۹۱۳) حضور کا اپنی امت کے لئے دنیا کی زیب و زینت سے ڈرنا

حضرت عمرو بن عوفؓ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کو جزیہ لینے کے لئے بحرین بھیجا، وہ بحرین سے مال لے کر آئے، انصار نے سنا کہ حضرت ابو عبیدہؓ آ گئے، تو وہ صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گئے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ سامنے آئے، آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا، ابو عبیدہؓ بحرین سے کچھ لائے ہیں۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا مبارک ہو اور خوشی کی امید رکھو، خدا کی قسم میں تمہارے لئے فقر کو نہیں ڈرتا لیکن مجھے خوف ہے کہ تمہارے لئے بھی دنیا اسی طرح نہ پھیلا دی جائے جیسے تم سے اگلوں کیلئے پھیلائی

وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا
مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (حدید - ع ۳)

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ
النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ
الْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَ
الْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (اٰل عمران - ع ۲)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝
(سورۃ فاطر - ع ۱)

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى
زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ
تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝

اور خدا کی طرف مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیوی زندگی تو محض دھوکے کا اسباب ہے۔

اکثر لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں سے ہے مثلاً عورتیں، بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر اور نمبر لگے ہوئے گھوڑے یا دوسرے مویشی اور زراعت لیکن یہ سب استعمالی چیزیں دنیا کی زندگی کی ہیں اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

اے ایمان والو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکے میں ڈالے۔

دنیاوی ساز و سامان پر فخر کرنا تم کو آخرت سے غافل کئے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو ہرگز نہیں تم کو بہت جلد قبر میں جاتے ہی معلوم ہو جائے گا پھر دوبارہ تم کو متنبہ کیا جاتا ہے ہرگز تمہاری یہ حالت ٹھیک نہیں، اگر تم

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ
الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اَلْمَالُ
وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ
(پ۱۵ کہف - ع ۶)
اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ
بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ
وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ
الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ
ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

ان لوگوں سے دنیوی زندگی کی حالت بیان کردو کہ وہ ایسی ہو جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا، پھر اسکے ذریعہ سے زمین کی نباتات خوب گنجان ہوگئی ہوں پھر وہ ریزہ ریزہ ہوجائے کہ اسکو ہوا اُڑائے لئے پھرتی ہو، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہو، مال و اولاد دنیا کی رونق ہو اور جو اعمال باقی رہنے والے ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں۔

تم خوب جان لو کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی محض لہو و لعب ہے اور ایک ظاہری زینت اور ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال اولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ بتلانا ہے جیسے مینھ برستا ہو اس کی پیداوار کاشتکاروں کو اچھی لگتی ہو۔ پھر وہ خشک ہوجاتی ہو پھر اسکو تم زرد دیکھتے ہو، پھر وہ چورا چورا ہوجاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے

دو نشان۔ دو قطروں میں سے ایک وہ قطرہ جو اللہ کے ڈر سے گرے اور دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے اور ایک نشان قدم وہ جو اللہ کے راستہ میں ہو اور دوسرا وہ جو اللہ کے فرائض میں سے کسی ایک فرض کے سلسلہ میں لگے (ت)

فقر و زہد

آیات

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ
مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ
حَتّٰٓى إِذَآ أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ
قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ أَتٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا
أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ
تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْأٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○
(سورۂ یونس۔ ع ۳)

بس دنیوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس (پانی) سے زمین کی نباتات جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں خوب گنجان ہو کر نکلے یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اس کی خوب زیبائش ہوگئی اور اس زمین کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو چکے تو ایسی حالت میں دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حادثہ آپڑا جیسے بالا خشکی یا اور کچھ پھر ہم اسی طرح صاف صاف بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت جب زور پکڑ گئی اور آپ سے نماز پڑھانے کے لئے عرض کیا گیا، آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ابوبکرؓ بڑے نرم دل ہیں قرآن پڑھنے سے ان کا دل بے قابو ہو جائے گا، آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے کہا کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کی آواز بھی رونے کی وجہ سے نہ سن سکیں گے (ب۔م)

(۱۴۷) **حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا کھانا دیکھ کر رونا اور دنیا کی دولت سے ڈرنا**

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے سامنے کھانا رکھا گیا وہ روزے سے تھے کہنے لگے مصعبؓ بن عمیر شہید ہو گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے اتنا کپڑا نہیں تھا کہ وہ اس میں کفنائے جائیں ایک چادر تھی اگر سر ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے، اور پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کھل جاتا، اس کے بعد دنیا کی دولت کی وہ فراوانی ہوئی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں اور وہ کچھ ہمیں ملا کہ ہم ہی جانتے ہیں، ہمیں یہ ڈر ہے کہ کہیں بھلائی کی سب چیزیں ہمیں دنیا میں نہ دیدی گئی ہوں (اور آخرت کے لئے کچھ نہ رہا ہو) پھر اتنا روئے کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (بخاری)

(۱۴۸) **اللہ کی محبوب ترین چیز**

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز اتنی محبوب نہیں جتنے دو قطرے اور

میں تھے اور آپ کے پیٹ سے رونے کی وجہ سے ہانڈی کی طرح آواز نکل رہی تھی۔
(ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو (لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا) پڑھ کر سناؤں عرض کیا خدا تعالیٰ نے میرا نام لیکر فرمایا، بخاری میں یہ بھی الفاظ ہیں اُذْکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترجمہ) کیا رب العالمین کے دربار میں مجھ جیسے حقیر بندے کا ذکر آیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ تو اُبَیّ بن کعب رو دئیے۔

ایک روایت میں ہے کہ اُبَیّ بن کعب رونے لگے۔

(۵۱۴۵) ام ایمن اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ وحی کے بند ہو جانے پر رونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) کہا کہ چلو حضرت ام ایمن سے ملاقات کریں جیسے حضور کرتے تھے، جب یہ دونوں حضرات وہاں پہنچے تو وہ رونے لگیں، دونوں نے عرض کیا آپ کیوں روتی ہیں کیا آپ کو علم نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر ہے۔ وہ بولیں میں اس لئے نہیں روتی، میں جانتی ہوں کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر ہے، میں تو اس لئے روتی ہوں کہ وحی آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا، یہ سن کر وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔ (مسلم)

(۱۴۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رقیق القلبی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈر کے رونے والے کا دوزخ میں جانا اس طرح مشکل ہے جس طرح دوھے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا اور اللہ کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہ ہونگے (۱)

(۳۳) تنہائی میں اللہ کی یاد میں رونے والے پر سایہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن خدا کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا اس دن سات آدمیوں پر خدا اپنا سایہ فرمائے گا (۱) منصف بادشاہ پر (۲) اس نوجوان پر جس نے اللہ کی عبادت میں نشوونما پائی (۳) اس آدمی پر جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت کریں، الگ ہوں تو خدا کے لئے اور ملیں تو خدا کے لئے (۵) وہ جس کو کوئی اعزاز اور حسن والی عورت بلائے تو وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۲) (۶) وہ آدمی جو اتنا چھپا کے صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ تک کو خبر نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا دیا (۷) وہ آدمی جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہوں۔ (بخاری، مسلم)

(۳۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رونا

حضرت عبداللہ ابن شخیرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز

(۱) یعنی جس نے اللہ کے راستہ کا غبار اٹھایا اور جہاد و تبلیغ اسلام کے راستہ میں اس کے پاؤں گرد آلود ہوئے اور اللہ کی ... ہوگئی تو اس کو جہنم کا دھواں نہیں پہونچ سکتا۔ ۱۲

(۲) یعنی مثلاً اسی میں حضرت یوسف کی مثال پیش کرے۔

فَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَ تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ (سورۂ نجم۔ ع ۳)	سو کیا (ایسی باتیں سن کر بھی) تم اس کلام (الٰہی) سے تعجب کرتے ہو ہنستے ہو اور (خوف عذاب سے) روتے نہیں ہو۔

احادیث

(۱۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سُننا اور گریہ فرمانا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن پڑھو، میں نے کہا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں آپ پر تو اتارا گیا ہے، آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں تو میں نے سورۂ نساء پڑھی اور جب اس آیت پر پہنچا: فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (۱) آپ نے فرمایا اب بس کرو، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۱۲) دل کی سختی اور آنکھوں کی خشکی کا سبب بے خبری اور ناواقفیت ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ فرمایا کہ میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا، فرمایا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو کم ہنسو اور زیادہ رو۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور وہ سسکی لے رہے تھے۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں اور تمہیں ان سب پر گواہ بنائیں گے (سورۂ نساء، ع ۶)

نے فرمایا اگر مومن اللہ کے عذاب کو جان لے تو کبھی کوئی جنت کی امید نہ کرے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کو جان لے تو کوئی جنت سے مایوس نہ ہو۔(۱) (مسلم)

(۲/۹۰۴) **اچھے اور برے مُردے کی خواہش**

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اس کو اُٹھاتے ہیں، اگر مرنے والا نیک ہے تو کہتا ہے آگے بڑھاؤ آگے بڑھاؤ، اور اگر بُرا ہے تو کہتا ہے خرابی ہو ہمیں کہاں لئے جاتے ہو۔ انسان کے سوا سب اسکی آواز سنتے ہیں اگر وہ سُنے تو بیہوش ہو جائے۔ (بخاری)

(۳/۱۰۴) **جنت و دوزخ انسان سے بہت زیادہ قریب ہیں**

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح۔ (بخاری)

اللہ کے خوف اور اُسکے شوق میں رونا

آیات

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ٥ (بنی اسرائیل ع ۱۲)

اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے۔

(۱) یعنی دونوں اپنی جگہ پر اتنی ہی زیادہ ہیں۔ اگر ایک پہلو کو دیکھا جائے تو دوسرا نظر ہی نہ آئے لیکن مسلمانوں کو دونوں رُخ دکھائے گئے ہیں نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم ٥ وان عذابی هو العذاب الالیم ٥ اس لئے اس کا دل خوف ورجا کے بیچ میں رہتا ہے۔

اَلْخٰسِرُوْنَ ۝ (اعراف - ع ۱۲)
جن کی شامت ہی آگئی ہو کوئی بیفکر نہیں ہوتا۔

لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (یوسف - ع ۱۰)
بیشک اللہ کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ج (آل عمران - ع ۱۱)
اس روز بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔

اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (انعام - ع ۲۰)
یقیناً تمہارا رب جلد سزا دینے والا ہے اور وہی بڑی مغفرت و مہربانی کرنے والا بھی ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ (انفطار - ع ۱)
بیشک نیک لوگ آسائش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر) دوزخ میں ہوں گے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَ مَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ (القارعة - ع ۱)
پھر وزن اعمال کے بعد جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا وہ خاطر خواہ آرام میں ہوگا اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور تم جانتے ہو ہاویہ کیا چیز ہے وہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

احادیث

(۴۰۰) اللہ کی رحمت اور عذاب کو جان لینے پر مسلمان امیدوار اور کافر ناامید نہیں ہوتا
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، جو میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۶۳) **اللہ سے حُسن ظن رکھنا**

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے حُسن ظن رکھتے ہوئے مرو۔ (مسلم)

(۲۶۴) **اللہ کو پکارنے والا اور بخشش چاہنے والا محروم نہیں رہ سکتا**

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم اگر تو مجھے پکارے اور مجھ سے جو امید رکھے میں تجھ کو بخشش دوں گا خواہ تیرا کیسا ہی عمل ہو مجھے پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہونچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں بخشش دوں گا، اے ابن آدم اگر تو زمین بھر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے اور میرا شریک نہ ٹھہرائے تو میں اسکے برابر مغفرت کے ساتھ آؤں گا۔ (ترمذی)

خوف و اُمید

آیات

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ	سو (سمجھ رکھو) خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بجز ان کے

اس کو ملاحظہ فرماتے ہیں، ان کی آنکھیں ان کی ہلاکت سے ٹھنڈی کرتا ہو اس لئے کہ انھوں نے جھٹلایا اور ان کے حکم کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

اللہ سے اُمید

آیات

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ۝ (مومن۔ع ۵)	میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ سب بندوں کا نگراں ہے۔
فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا (مومن۔ع ۵)	پھر خدا تعالیٰ نے اسی (مومن) کو ان کی مضر تدبیروں سے بچالیا۔

احادیث

(۵۱/۱) خدا تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی کھوئی ہوئی چیز پاکر خوش ہو۔

حضرت اَبُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزّ وجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں وہ مجھے یاد کرتا ہے اور خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنے کھوئے ہوئے اونٹ کو کسی میدان میں پالے اور فرماتا ہے جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اُس سے

پڑھتا ہو اُس میں اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کرتا ہے اور ایسی بزرگی جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف یکسو کر دیتا ہے تو وہ اپنی خطاؤں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے لڑکا پیدائش کے دن۔ عمرؓو بن عبسہ نے یہ حدیث ابو امامہ سے بیان کی (ابو امامہ صحابی تھے) تو انھوں نے ان سے کہا دیکھو کیا کہتے ہو۔ ایک جگہ پر اتنا مرتبہ آدمی کو دیا جائے گا۔ عمرؓو نے کہا اے ابو امامہ سمجھ کر کہ میری عمر بڑی ہو گئی اور میری ہڈی کمزور ہو گئی، موت میرے قریب آ گئی، مجھے ضرورت نہیں کہ میں اللہ اور اُس کے رسول پر جھوٹ بولوں، اگر میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سُنا ہوتا ایک مرتبہ، دو مرتبہ، تین مرتبہ (یہاں تک سات تک گن گئے) تو میں کبھی نہ کہتا لیکن میں نے اس سے زیادہ اس کو سُنا ہے (م)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی اُمت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے نبی کو ان سے پہلے اپنے پاس بلا لیتا ہے اور ان کو اس اُمت کا پیش رو بنا دیتا ہے اور جب کسی اُمت پر ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اُن پر اُن کے نبی کی زندگی میں عذاب بھیجتا ہے اور وہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۱) سے چل کر جانا، اس کو آنکھ اُٹھا کر دیکھنا ناجائز، باجے کو سننا ناجائز، خوشبو سونگھنا یہ سب ان اعضاء کے گناہ ہیں جو وضو کے پانی کے ساتھ دھلتے اور جھڑتے جاتے ہیں، البتہ اس کا یقین ہونا چاہیے کہ وضو میں یہ خاصیت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا کہ وضو میں یہ خاصہ ہے برحق ہے اور وضو کرتے وقت اسکا شوق اور لالچ ہونا چاہیے کہ یہ صغائر جو صبح سے شام تک بے خبری میں ہوتے رہتے ہیں وضو میں دُھل جائیں اور ان گناہوں سے ہم وضو کر کے پاک و صاف ہو کر اُٹھیں، اس نیت خیال اور دھیان کے ساتھ وضو ہونا چاہیے۔ اس طرح وضو میں خاص نورانیت اور روحانیت پیدا ہو جائے گی۔ ۱۲

پھر ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور بلند ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اس وقت کافر اس کو سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھو اس لئے کہ نماز کے وقت رحمت کے فرشتے موجود رہتے ہیں، پھر ٹھہر جاؤ۔ جب سایہ نیزے کے برابر ہو جائے تو رک جاؤ اس لئے کہ اس وقت دوزخ دھکائی جاتی ہے پھر جب سایہ بڑھنے لگے (زوال ہو جائے) تو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت بھی رحمت کے فرشتے موجود رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ تم عصر پڑھو، پھر سورج کے غروب تک ٹھہر جاؤ، اس وقت شیطان دو سینگوں کے درمیان چھپتا ہے اسوقت کافر اس کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے کہا یا نبی اللہ وضو کے متعلق بھی بتلا دیجئے، آپ نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کا ارادہ کرتا ہے تو کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، پھر ناک صاف کرتا ہے تو اس کے چہرے منہ اور بانسوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے اس کے چہرے کی خطائیں پانی کے ساتھ اسکی داڑھی کے کناروں سے نکل جاتی ہیں پھر اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اسکے ہاتھ کی خطائیں پانی کے ساتھ اسکی انگلیوں سے نکل جاتی ہیں، پھر اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے کناروں سے نکل جاتی ہیں پھر وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی خطائیں پانی کے ساتھ اسکی انگلیوں سے نکل جاتی ہیں(۱)۔ پھر وہ نماز

---

(۱) ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان، ناک سب سے گناہ ہوسکتے ہیں۔ ناجائز چیز کی طرف ہاتھ بڑھانا اس کی طرف پاؤں

(باقی حاشیہ ۲۵۳ پر)

دیے ہیں، میں اپنی سواری پر بیٹھ کر اُن کے پاس آیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ رہتے ہیں اور آپ کی قوم بڑی گستاخ ہے، میں نے چھپے چوری آپ سے ملنے کی تدبیر کی یہاں تک کہ میں آپ کے پاس پہونچ گیا، میں نے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نبی ہوں، میں نے کہا نبی کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ نے بھیجا ہے، میں نے عرض کیا کس چیز کے ساتھ۔ فرمایا مجھ کو اس پیغام کے ساتھ بھیجا ہے کہ رشتوں کو جوڑا جائے اور بتوں کو توڑا جائے اور اللہ کو ایک سمجھا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ میں نے کہا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا آزاد اور غلام، اور اس دن آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ تھے۔ میں نے کہا میں آپ کی پیروی کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا اس وقت ایسا کرنا تمہارے لئے بہت مشکل ہے۔ کیا تم کو میرے اور لوگوں کے حال کی خبر نہیں؟ جب سنا کہ میں غالب آگیا تو میرے پاس آنا، میں اپنے گھر چلا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے، جب آپ مدینہ پہنچ گئے تو میں لوگوں سے خبریں معلوم کرنے لگا، پھر مدینہ کے کچھ لوگ آئے، میں نے اُن سے کہا جو صاحب مدینہ تشریف لے گئے ہیں اُن کا کیا حال ہے؟ انھوں نے جواب دیا لوگ اُن پر ٹوٹے پڑتے ہیں، اُن کی قوم نے اُن کے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر کچھ نہ کرسکے، یہ سن کر میں مدینہ آیا اور حاضر خدمت ہوا۔ میں نے عرض کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ فرمایا تم وہی ہو جو مکہ میں مجھ سے ملے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلایا ہے مجھے سکھلایئے میں اس سے ناواقف ہوں [illegible] مجھے نماز کے متعلق بھی بتا دیجئے، آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو

ہوں، آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، اتنے میں نماز کا وقت آگیا، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب نماز پوری ہوگئی تو عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک جرم کا مرتکب ہوا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حکم میرے بارے میں نافذ کیجئے، آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی، عرض کیا ہاں۔ فرمایا بس تم بخشدئے گئے[۱] (ب۔م)

(۲۰/۲ ۱۰۴) **کھانے اور پینے پر اللہ کی تعریف**

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے اتنی ہی بات پر خوش ہو جاتا ہے جو کھانا کھائے تو اللہ کی تعریف اور شکر ادا کرے اور پانی پیئے تو اسکی تعریف اور شکر ادا کرے۔ (مسلم)

(۲۱/۳ ۱۰۴) **اللہ تعالیٰ کا مومن بندے کی توبہ کو چاہنا**

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے[۲] (م)

(۲۲/۴ ۱۰۴) **وضو اور نماز کی خاصیت**

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ میں جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں، ان کے پاس کچھ بھی حق و ہدایت نہیں ہے اور وہ بتوں کو پوجتے ہیں، پھر میں نے سنا کہ مکہ میں ایک صاحب آسمانی خبریں

(۱) یہ کوئی ایسا ہی گناہ تھا جیسا پچھلی حدیث میں سائل نے خیال کیا۔ سمجھتا تھا کہ اس پر حد شرعی قائم ہوگی وہ نماز سے معاف ہوگیا ہے۔

(۲) یعنی دن رات اُس کے لئے دراجابت یعنی اسکے عفو کا دامن ہر وقت پھیلا رہتا ہے۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے دن مومن اللہ تعالیٰ سے قریب کیا جائے گا اور وہ اس پر اپنی رحمت کا سایہ کرے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار لیگا، فرمائے گا کیا تم اس گناہ کو جانتے ہو۔ وہ کہے گا اے ہمارے پروردگار ہم اس کو جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تمہاری ستر پوشی کی اور آج بھی میں تم کو بخشے دیتا ہوں، پھر نیکی کا اعمال نامہ اسکو دیگا۔ (بخاری مسلم)

(۱۸۳) نماز گناہوں کا کفارہ ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک گناہ کرکے اپنے دل میں بہت نادم ہوا، وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس گناہ کا ذکر کیا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئٰتِ۔ (هود۔ ع ۱۰)	نماز کو قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور ایک کچھ حصوں میں بیشک نیک کام بُرے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔

اس آدمی نے کہا کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں میری ساری اُمت کے لئے ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۸۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے سے گناہ معاف ہوگیا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک جرم کا مرتکب ہوگیا

(۳۹۷)[۵] چالیس موحد مسلمانوں کی شفاعت مُردے کے حق میں قبول ہو گی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ کوئی مسلمان آدمی مر جائے اور اُس کے جنازے پر ایسے چالیس آدمی ہوں جو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریب چالیس اشخاص کے ایک خیمہ میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ چوتھائی جنت والوں میں ہو۔ ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تہائی جنتی ہونا پسند ہے؟ ہم نے کہا ہاں، تو فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے بیشک میں امید کرتا ہوں کہ تم نصف جنتی ہو، کیونکہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے اور تمھاری نسبت اہل شرک میں ایسی ہی ہے جیسے ایک سفید بال بیل کی کالی کھال میں یا ایک کالا بال بیل کی سُرخ کھال میں (ب۔م)

(۳۹۸)[۶] بخشش ایزدی

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرمائے گا کہ یہ تمھارا آگ سے فدیہ ہے اور فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان پہاڑ جیسے گناہوں میں لدے پھندے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ انکو بخشدیگا۔

(۳۹۹)[۷] اللہ تعالیٰ سے عفو و کرم کی نظر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں یہی معنی اس ارشاد کے ہیں :-

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۔

اللہ ایمان والوں کو مضبوط کرتا ہے پکی بات کے ساتھ دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی میں۔ (۱) (تب ۴)

(۳۵۹ [۱۳]) مومن کو نیک کاموں کا اجر دنیا اور آخرت میں ملے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر جب کوئی بھلائی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں اس کا کچھ نہ کچھ انعام مل جاتا ہے اور مومن کی بھلائیوں کا ذخیرہ اس کو آخرت میں ملے گا اور دنیا میں بھی اس کو طاعت پر رزق ملتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کے ساتھ بھلائی کے معاملہ میں کوئی کمی نہیں فرماتا دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی بدلہ دیگا لیکن کافر جب کوئی بھلائی اللہ کے لئے کرے گا تو اس کو دنیا میں اس کا پھل مل جائے گا اور آخرت میں اس کے لئے کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا بدلہ دیا جائے۔ (مسلم)

(۳۶۰ [۱۴]) نمازوں کی مثال

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وقت کی نمازوں کی مثال رواں اور لبالب نہر کی مثال ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر ہو وہ اس نہر سے ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو (مسلم)

(۱) یعنی جن لوگوں نے سچے دل سے دنیا میں کلمہ پڑھا اور ایمان لائے اور اس کلمہ نے ان کے دل میں جڑ پکڑ لی تو ایسے نازک وقت پر بھی کہ خود ان کے حواس بجا نہ ہوں گے، اللہ ان کی مدد فرمائے گا اور انکی زبان سے کلمہ حق ثابت نکلوائے گا۔ ۱۲

پھر آپ نے ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اُمَّتِی اُمَّتِی (۱) اور یہ فرما کر رو دئیے
اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل سے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور پوچھو
کہ آپ کیوں روئے، حالانکہ تمہارا رب خوب واقف ہے، جبریل علیہ السلام آئے اور
پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ کو اپنے رنج کا سبب بتلایا
اللہ تعالیٰ تو جانتا ہی تھا، فرمایا اے جبریلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ
اور کہو کہ عنقریب تمہاری امت کے بارے میں ہم خوش کر دیں گے اور تمہیں رنج نہ دیں گے (م)

(۱۲۴) **اللہ کا حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ پر**

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میں گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا اے معاذ کیا تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، فرمایا کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جس نے اس کا شریک نہ ٹھہرایا ہو اس پر عذاب نہ کرے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو خوشخبری دیدوں، فرمایا نہیں ورنہ بھروسہ کر لیں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے جب قبر میں پوچھا جاتا ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

(۱) اے اللہ میری اُمت، میری اُمت۔ ۱۲

ہمارے پاس سے اُٹھ کر کہیں تشریف لے گئے، دیر ہوگئی اور تشریف نہیں لائے ہم ڈرے کہ نصیب دشمناں کہیں کوئی خطرہ تو پیش نہیں آیا۔ ہم سب گھبرائے اور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے میں ہی گھبرایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا۔ تلاش کرتے کرتے انصار کے ایک باغ کی طرف آیا (آگے انھوں نے پوری تفصیل سناتے ہوئے کہا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ جو تمھیں باغ کے پار ملے اور سچے دل کے ساتھ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کو جنت کی بشارت دو۔ (مسلم)

(۲۶۰) آنحضرتؐ کا اُمت کیلئے بے قرار ہونا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا دہرایا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نقل فرمایا ہے۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ۔ (ابراهيم۔ ع ۶)

اے پروردگار بیشک معبودانِ باطل نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا۔ پس جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے۔

پھر حضرت عیسیٰ کا قول پڑھا:۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اگر تو ان پر عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہیں تجھے ہر طرح اختیار ہے اور اگر تو ان کو بخش دے تو بیشک تو زبردست حکمت والا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور پکڑتا بھی ہے۔ پھر وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ درگزر فرما۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس کو علم ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو غلطی سے چشم پوشی بھی فرماتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے تو میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا جو چاہے کرے۔ (بخاری مسلم)

(۹۱۳) بخشش چاہنا بندگی کی علامت ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تم کو اٹھا لے گا اور ایک ایسی قوم کو لائے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ سے بخشش چاہیں گے تو اللہ ان کو بخشش دے گا۔ مسلم۔

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو گناہ کرے گی اور اللہ ان کو بخشش دے گا۔ (مسلم)

(۲۹۲) سچے دل کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والوں کو جنت کی بشارت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور ہم چند آدمی حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) جو چاہے کرے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے میں اس کو بخش دوں گا کیونکہ توبہ گزشتہ عمل کو دھو دیتا ہے۔ ۱۲

سُنا ہو کہ اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں، ننانوے حصّے اپنے پاس رکھے اور ایک حصّہ دنیا میں اُتارا، اس ایک حصّہ کی بدولت مخلوق آپس میں محبت کرتی ہو۔ یہاں تک کہ جانور اپنے بچہ سے اپنا کُھر اس ڈر سے اُٹھالیتا ہے کہ کہیں اس کے لگ نہ جائے۔

ایک روایت میں ہو کہ اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں اُس میں سے ایک حصّہ جن و انسان، جانوروں اور کیڑوں میں اُتارا گیا، اسی کے سبب ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں، ایک دوسرے کا لحاظ کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے جانور اپنے بچوں پر نرمی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ننانوے حصّے قیامت کے لئے رکھے ہیں، قیامت میں اپنے بندوں پر اسکے ذریعہ رحم کریگا (مسلم)

ایک روایت میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا، اسی دن رحمت کو بھی پیدا کیا، ان میں ایک رحمت زمین میں ہے جس کے سبب ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے اور جانور وغیرہ ایک دوسرے پر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ ایک دنیا کی رحمت بھی ننانوے رحمت میں ملاکر پوری سو کرے گا۔

(۳۰۹) **توبہ گناہ کا کفّارہ ہے** حضرت ابُوہُریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ میرا گناہ بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو میرے بندے نے گناہ کیا اور اسکو یقین ہو کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش بھی دیتا ہو اور پکڑتا بھی ہے، پھر وہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے رب معاف کردے

رسول سے کوئی محبت نہیں، آپ نے فرمایا یہ نہ کہو کیا تم اس کو نہیں دیکھتے ہو کہ یہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ کی رضا چاہتا ہے۔ کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں لیکن ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اسکی دوستی و محبت اور سارا بولنا چالنا منافقوں سے ہے، آپ نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا اللہ نے اس پر دوزخ حرام کی۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳۸۸) اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ شفیق ہے

حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں ایک عورت کو دیکھا کہ جس بچہ کو دیکھتی ہے تو دوڑتی ہے اور اس کو اٹھا کر چمٹا لیتی ہے، آپ نے فرمایا بھلا ایسی چاہنے والی عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈالنے کی روادار ہو سکتی ہے۔ ہم نے عرض کیا خدا کی قسم نہیں، آپ نے فرمایا اللہ کو اپنے بندوں پر اس سے زیادہ شفقت ہے جتنی اس عورت کو اپنے بچہ سے ہے

(۳۸۹) اللہ کی رحمت اس کے غصہ پر غالب ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ دیا بیشک میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میرے غصہ پر سبقت لے گئی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

شک کرنے والا نہ ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ (مسلم)

حضرت عتبانؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا، میرے اور اُن کے درمیان ایک نالہ تھا، جب بارش ہوتی تھی تو اس کو پار کرکے مسجد پہنچنا بہت مشکل معلوم ہوتا تھا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسولَ اللہ میری بصارت کم ہوگئی، میرے اور میری قوم کے درمیان ایک نالہ ہے جو بہتا ہے، جب بارش آتی ہے تو مجھے اس کے پار کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لاکر ایک جگہ نماز پڑھائیں، پھر میں اُسی کو اپنی نماز کی جگہ بنالوں، آپ نے فرمایا اچھا میں انشاء اللہ آؤں گا، دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ خوب دن چڑھے تشریف لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے عرض کیا تشریف لائیے، آپ تشریف لائے اور بیٹھنے سے پہلے پوچھا، اپنے گھر میں نماز کے لئے کونسی جگہ تجویز کی ہے؟ میں نے جس جگہ نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تھا اسی کی طرف اشارہ کیا، آپ کھڑے ہوگئے اور تکبیر کہی، ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں، آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا۔ میں نے آپ کے لئے حریرہ تیار کرایا تھا، اس لئے میں نے آپ کو تشریف رکھنے کی زحمت دی۔ جب محلہ والوں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف رکھتے ہیں تو لوگ آنے لگے اس طرح بہت لوگ جمع ہوگئے، ایک آدمی نے کہا کہ مالک[1] کو کیا ہوا میں ان کو یہاں نہیں دیکھتا، دوسرے صاحب بولے وہ تو منافق ہے اس کو اللہ اور اسکے

(۱) ایک صحابی کا نام ۱۲

عرض کیا یا رسولَ اللہ کیا میں اسکی خبر لوگوں کو دیدوں جس سے وہ خوش ہوجائیں۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ بھروسہ کرنے لگیں گے تو حضرت معاذؓ خاموش ہوگئے لیکن اپنی وفات کے وقت علم چھپانے کے گناہ سے ڈر کر لوگوں کو خبر دیدی۔

(۲۰۵) صدقِ دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کہنا جنت میں داخل کرے گا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ غزوۂ تبوک کے دن لوگوں کو فاقوں کی نوبت آگئی، لوگوں نے عرض کیا یا رسولَ اللہ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کرکے کھائیں اور ان کی چربی لگائیں، آپ نے اجازت دیدی۔ حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا یا رسولَ اللہ اگر آپ نے ایسا کیا تو سواری کی کمی ہوجائے گی، آپ یہ کیجئے کہ اُن کے زائد سامانوں کو منگوائیے اور اس میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے شاید اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا ہاں، آپ نے ایک چمڑا منگایا، اور اس کو بچھا دیا، پھر ان کے سامانوں کو منگوایا، کوئی ایک مٹھی جوار لایا، کوئی ایک مٹھی کھجور اور کوئی ایک ٹکڑا لایا۔ اُس چمڑے پر تھوڑا بہت جمع ہوگیا، پھر آپ نے برکت کی دعا کی اور فرمایا اپنے برتنوں کو بھرو، لوگوں نے بھرنا شروع کیا، یہاں تک کہ پورے لشکر نے اپنے اپنے برتن بھر لئے اور اتنا کھایا کہ سیر ہوگئے اور پھر بھی کچھ بچ رہا۔ آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اسکا رسول ہوں، جو اللہ کا بندہ ان دونوں کے ساتھ اللہ سے اس حالت پر ملے گا کہ

اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں
اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو
میری طرف چل کر آتا ہے میں اسکی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھ سے زمین بھر
گناہوں کے ساتھ ملے لیکن میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں اس سے اتنی ہی بخشش
کے ساتھ ملوں گا۔ (مسلم)

(۳۸۵/۳) اللہ کا شریک نہ ٹھہرانے والوں پر جنت واجب ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کون سی دو چیزیں[1] واجب کرنے والی ہیں آپ نے فرمایا جو اس حال میں مر گیا کہ اللہ کے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اس حال پر مرا کہ اللہ کا شریک ٹھہرایا اس پر دوزخ واجب ہوگی

(۳۸۶/۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوشخبری دینا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار تھے اور حضرت معاذؓ آپکے پیچھے تھے آپ نے فرمایا اے معاذ! عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ فرمایا اے معاذ! عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ فرمایا اے معاذ! عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا کوئی بندہ سچے دل کے ساتھ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں تو اللہ نے اس پر دوزخ حرام کی معاذ

(۱) اس شخص کو یہ تو معلوم تھا کہ دو خصلتیں جنت و دوزخ کو واجب کرنے والی ہیں مگر یہ نہ معلوم تھا کہ وہ خصلتیں کون کون سی ہیں ۱۲۔

وَهَلْ نُجَازِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ ٥ (سبا۔ ع ۲)
کیا ہم بدلہ دیں گے مگر ناشکروں کو۔

قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَا اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ٥ (طٰہٰ۔ ع ۲)
ہماری طرف وحی کی گئی کہ اس شخص پر عذاب ہے جس نے جھٹلایا اور منھ موڑا

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (اعراف ع ۱۹)
میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

احادیث

(۲۴۳) صدق دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا اور تمام نبیوں اور جنت دوزخ کو برحق سمجھنا جنت کے دروازے کی کنجی ہے۔

حضرت عُبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے رسول اور اس کا کلمہ ہیں، اس کو مریم کی طرف ڈال دیا اور اسکی روح ہیں اور جنت دوزخ حق ہے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کریگا، چاہے اس نے جو عمل کئے ہوں (ب۔م)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اللہ نے اس پر دوزخ حرام کی۔

(۲۴۴) اللہ عز وجل کا انعام

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز وجل کا ارشاد ہے کہ جو بھلائی کریگا اس کو دس گونہ ثواب ملے گا یا اس سے زیادہ۔ اور جو برائی کریگا تو اسکی جزا اس کے مثل ہو گی، یا میں بخش دوں گا۔

(۱۴/۲۳) **قیامت کا کھٹکا** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو کھٹکا لگا وہ رات ہی رات نکل جائے گا اور جو نکل گیا وہ منزل کو پہنچ جائے گا، سن لو اللہ کا سودا بہت گراں ہے سن لو اللہ کا سودا جنت ہے(۱) (ترمذی)

(۱۵/۳۸۲) **میدان حشر** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ لوگ قیامت میں ننگے پاؤں اور ننگے بدن جمع کیے جائیں گے، میں نے کہا یا رسول اللہ مرد عورت سب ان میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے، آپ نے فرمایا معاملہ ایسا سخت ہوگا کہ کسی کو اس کی فکر نہ ہوگی۔ (بخاری، مسلم)

امید و رجا

آیات

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○

(زمر ۔ ع ۶)

کہہ دو اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر (کفر و شرک کرکے) زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا بیشک وہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

(۱) یہ سودا راحت طلبی اور تن آسانی کے ساتھ نہیں ہوسکتا، اس کے لئے جد و جہد اور بعض اوقات خون پسینہ ایک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ؎ متاع وصل جاناں بس گراں ست
گر ایں سودا بجاں بودے چہ بودے

کم ہنسو اور زیادہ رو، اور تم کو اپنے گھروں میں بستروں پر مزا نہ آئے، تم چیختے اور چلاتے ہوئے میدان میں نکل جاؤ۔ (ترمذی)

(۱۱) **قیامت میں چار سوال** حضرت ابو برزہؓ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کے قدم نہ ہٹیں گے جب تک کہ چار باتوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے گا (۱) اس کی عمر کے متعلق کہ کس میں فنا کی (۲) عمل کے متعلق کہ کیا کام کئے (۳) مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (۴) جسم کے متعلق کہ کس میں پرانا کیا۔ (ترمذی)

(۱۲) **زمین کی گواہی** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا(۱) فرمایا جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں۔ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ ہر بندے اور بندی پر گواہی دیگی جو کچھ اس کی پشت پر کیا ہے کہے گی کہ فلاں دن ایسا ہوا فلاں روز ایسا ہوا یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی)

(۱۳) **قرب قیامت** حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے عیش کروں، صور پھونکنے والا منہ میں صور لئے ہے اور اجازت پر کان لگائے ہے کب پھونکنے کی اجازت ہو کہ پھونکے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو بھاری معلوم ہوئی آپ نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ کہو۔

(۱) اس دن وہ خبریں دے گی ۱۲

دن لوگ پسینہ پسینہ ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ جائے گا اور منہ تک آجائے گا یہاں تک کہ کانوں تک پہنچ جائے گا (بخاری۔ مسلم)

(۵۰۳) **جہنم کی گہرائی** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے ایک دھماکا سُنا، فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اُس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو دوزخ میں ستر سال سے پھینکا گیا تھا، اب جاکر وہ آگ میں گرا ہے، یہاں تک کہ اس کے پیندے میں پہونچ گیا جس کا تم نے دھماکا سُنا۔ (مسلم)

(۵۰۴) **صدقہ جہنم سے بچا سکتا ہے** حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک سے اللہ بات کرے گا اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا، جب وہ اپنی سیدھی جانب دیکھے گا تو وہی نظر آئے گا جو آگے بھیجا ہے اور بائیں طرف دیکھے گا تو وہی نظر آئے گا جو آگے بھیج چکا اور جب اپنے آگے دیکھے گا تو اُس کے منہ کے سامنے آگ ہوگی پس آگ سے بچو، اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۰۵) **خوف خدا کے اسباب** حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم نہیں دیکھتے وہ میں دیکھتا ہوں، آسمان چرچراتا ہے اور اس کو چرچرانے کا حق ہے اس میں چار انگل کی بھی جگہ نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اپنی پیشانی اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کی حالت میں رکھے ہے اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو

آپ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو[1] تو کم ہنسو اور زیادہ رو۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ انھوں نے اپنے چہروں کو چھپا لیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اصحاب کے متعلق کسی بات کی خبر پہنچی آپ نے خطبہ فرمایا۔ فرمایا کہ مجھ پر جنت و دوزخ پیش کی گئی، میں نے اس دن کی طرح برائی بھلائی نہیں دیکھی، اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر اس سے زیادہ سخت دن نہیں گزرا، اپنے چہروں کو چھپا لیا اور رونے سے آواز نکلتی تھی۔

سورج کا قرب

(ص ۲۷، ج ۲) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے ایک میل[2] کے فاصلہ پر ہوگا، لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ہوں گے، ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا۔ کچھ ایسے ہوں گے جن کے گھٹنوں تک ہوگا، بعض ایسے ہوں گے جن کے منہ تک آ جائیگا پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے

(۱) موت کی سختیوں، قبر کی تکلیفوں، قیامت کے ہولناک منظر [illegible] دوزخ کی مصیبتوں کی طرف اشارہ ہے۔

(۲) میل [illegible] کی مسافت آپ کی کیا مراد ہے [illegible]

ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچتے ہوں گے۔ (مسلم)

(۳/۷ ب) **سب سے ہلکا عذاب** حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے کمتر عذاب اس کو ہوگا جس کے پاؤں کے تلووں پر دو انگارے رکھے جائیں گے ان دو انگاروں سے اس کا دماغ پکے گا۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ دوزخ والوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کے دو جوتے اور دو تسمے آگ کے ہوں گے جن سے اس کا دماغ اس طرح پکے گا جیسے ہانڈی اُبلتی ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہوگا کہ مجھ سے زیادہ سخت کسی پر عذاب نہیں حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۴/۷ ب) **جہنم کے عذاب کے درجے** حضرت سمرۃؓ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ ان میں سے کسی کے ٹخنوں کو پکڑے گی اور کسی کے گھٹنوں کو اور کسی کے کمر تک ہوگی اور کسی کی ہنسلی کو پکڑے گی۔ (مسلم)

(۵/۷ ب) **قیامت کا پسینہ** حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ رب العالمین کے پاس کھڑے ہوں گے ان میں سے بعض اپنے پسینہ میں آدھے کانوں تک ڈوب جائیں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۶/۷ ب) **اگر حقیقت حال معلوم ہو جائے** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ فرمایا کہ اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنا۔

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝ (طور - ع ۱)	(یعنی دنیا میں) اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے وہ رحمت والا مہربان ہے۔

احادیث

(۲۰۹) **انجام کی کسی کو خبر نہیں** حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ سچے اور آپ سے زیادہ کون سچا ہے کہ انسان چالیس دن اپنی ماں کے پیٹ میں نطفہ رہتا ہے، پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بنتا ہے، پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بنجاتا ہے، پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے، پھر چار باتوں کے لکھنے کا اس کو حکم ہوتا ہے، اس کے (۱) رزق (۲) عمر (۳) عمل کے متعلق اور یہ کہ (۴) وہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جنت میں اور اس میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اللہ کا لکھا غالب آجاتا ہے اور وہ جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے اور جہنم میں داخل ہوتا ہے اور ایک آدمی دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے: اس وقت اللہ کا لکھا غالب آتا ہے وہ جنت کے عمل کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۲/۲۱۰) **جہنم کا منظر** حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لایا جائے گا اور ہر لگام کے ساتھ

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ (عبس - ع ۱)

جس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اپنی ماں سے اپنے باپ سے اپنے دوستوں اور اپنے بیٹوں سے۔ ہر ایک کے لیے ایسی حالت ہوگی جو اُس کو بے پروا کر دے گی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُم بِسُكَارَى وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ (حج - ع ۱)

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کی بھونچال بڑی چیز ہے اُس دن تم اُن کو دیکھو گے عورت اپنی گود کے بچہ کو بھول جائیگی اور بچہ والی کا بچہ پیدا ہو جائیگا تم دیکھو گے لوگوں کو بے ہوش مگر وہ بیہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ (رحمٰن - ع ۳)

اور جو اپنے رب کی جگہ سے ڈرا اُس کیلئے دو باغیں ہیں۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ

اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم پوچھیں گے کہیں گے ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے تھے سو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو لُو کے عذاب سے بچا لیا ہم اس سے پہلے

خوف خدا

آیات

وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ (بقرہ-ع ۵)

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ (بروج-ع ۱)

وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ۝

(هود-ع ۹)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ ۝ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ ۝ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۝ (هود-ع ۹)

وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۝ (آل عمران [illegible])

اور مجھ ہی سے ڈرو۔

بیشک تمہارے رب کی پکڑ سخت ہے

اور اسی طرح تمہارے رب کی پکڑ ہے جب بستیوں کو پکڑتا ہے اور وہاں کے رہنے والے ظالم ہوتے ہیں بیشک تمہارے رب کی پکڑ دردناک ہے۔

اس میں ان لوگوں کی نشانیاں ہیں جو آخرت کے عذاب سے ڈرتے ہیں اس دن کہ لوگ جمع کئے جائیں گے اور وہ سب کی حاضری کا دن ہوگا اور ہم اس کو صرف تھوڑی مدت کے لئے (بعض مصلحتوں سے) ملتوی کئے ہوئے ہیں اور اس دن کوئی شخص بغیر خدا کی اجازت کے بات نہ کر سکے گا [illegible]

[illegible] تم کو اللہ اپنے [illegible]

میں نے اس پر تلوار اُٹھائی تو اس نے تلوار دیکھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کو قتل کیا۔ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ کہا یا رسول اللہ میرے لئے بخشش چاہیئے۔ آپ نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے ساتھ کیا کرو گے جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ قیامت کے دن آئے گا، آپ نے اسکے سوا کچھ بھی نہیں فرمایا یہی فرماتے رہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے ساتھ کیا کرو گے جب قیامت کے دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ آئے گا۔ (مسلم)

(۲۴۶) ظاہری حالت پر فیصلہ

حضرت عبداللہؓ بن عتبہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کے عیب و صواب کا اندازہ وحی کے ذریعے ہوتا تھا اسی کے مطابق جزا و سزا کا مستوجب ہوتا تھا لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اب ہم تمہارے ظاہری اعمال پر تم کو پکڑیں گے جس شخص سے بھلائی ظاہر ہوگی اس سے ہم مطمئن ہوں گے اور اس کو اپنے قریب کریں گے اور اس کے دلی بھیدوں کو ہم کیا جانیں، اللہ ان کے بھیدوں کا حساب کرے گا اور جس سے بُرائی ظاہر ہوگی ہم اس سے مطمئن نہ ہوں گے اور نہ اس کو سچا سمجھیں گے اگرچہ وہ کہے کہ میرا باطن اچھا ہے۔

(بخاری)

تمنا کی کہ اے کاش میں اس واقعہ کے بعد اسلام لایا ہوتا۔[1]

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس کو کہتے رہے کیا کروگے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے ساتھ جب قیامت میں لا الٰہ الا اللہ آئیگا (ب م)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے لَآ اِلٰہَ کہنے کے بعد اس کو قتل کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسولَ اللہ اُس نے تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا، آپ نے فرمایا کیا تم نے اُس کے دل کو چیر کر نیت دیکھی تھی، آپ برابر اُس کو دُہراتے رہے، یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ میں اس سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا۔

حضرت جُندُب بن عبداللہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی ایک فوج مشرکین سے مقابلہ کے لئے بھیجی، مشرکین میں ایک آدمی تھا جو کسی مسلمان کے قتل کا ارادہ کرتا تو فوراً اس کو قتل کر دیتا، ایک مسلمان اسکی غفلت کی تاک میں رہا۔ ہم اس کے متعلق گفتگو کرتے تھے کہ وہ غالبؒ اُسامہ بن زید ہیں جب انھوں نے اس پر تلوار اُٹھائی تو اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھا مگر اس کو قتل کر دیا خبر رساں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور حالات بتلائے اور یہ بھی خبر دی کہ اسامہ نے اس طرح قتل کیا، آپ نے ان کو بُلایا اور پوچھا کہ کس لئے تم نے قتل کیا، انھوں نے کہا یا رسولَ اللہ وہ مسلمانوں کو بہت زیادہ تکلیف دیتا تھا اور فلاں فلاں کو قتل کیا تھا اس طرح ایک جماعت کا نام انھوں نے گنا دیا

(۱) یعنی اس واقعہ کے بعد اسلام لایا ہوتا تو میرے پچھلے بڑے سے بڑے گناہ معاف ہو جاتے اسمیں یہ گناہ بھی معاف ہو جاتا

کوئی ان کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (مسلم)

(۴۶۵) **کلمہ پڑھنے کا اعتبار** حضرت مقدام بن اسودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اگر میں کفار کے کسی آدمی سے ملوں اور وہ مجھ سے جنگ کرے اور میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے، پھر ایک درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ چاہے اور کہے کہ میں اللہ کے لئے اسلام لایا تو کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اُس نے میرا ہاتھ کاٹ لیا۔ پھر یہ بات کہی آپؐ نے فرمایا قتل مت کرو۔ اگر تم اس کو قتل کرو گے تو جو مرتبہ تمہارا پہلے تھا اس مرتبہ کو وہ پہنچ جائے گا اور وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے جیسا تھا ویسے تم ہو جاؤ گے۔ (ب۔م)

(۴۶۶) **کلمہ کے بعد قتل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی** حضرت اُسامہؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حُرقہ کی طرف بھیجا جو جہینہ کے قبیلہ سے تھا۔ ہم نے لوگوں کے پانی پر صبح کی، میں اور ایک انصاری، ان کے ایک آدمی سے ملے، جب ہم نے اس کو اپنی تلواروں سے ڈھانپ لیا تو اُس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا بس انصاری رُک گئے اور میں نے اپنے نیزے سے اس کو قتل کیا، جب ہم واپس ہوئے اور یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا اے اُسامہ کیا تم نے اس کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو پناہ چاہتا تھا آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اس کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا، اور آپ اس کو برابر دُھراتے رہے، یہاں تک کہ میں نے

ظاہری حالت پر احکام کا اجرا اور بھیدوں کا اللہ کے حوالہ کرنا

آیت

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۚ (توبہ - ع ۱)

اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو۔

احادیث

(۲۴۶) کلمہ اور نماز و زکوٰۃ سے جانوں اور مالوں کا تحفظ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (۱) کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، اگر انھوں نے ایسا کیا تو اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ (۲) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت طارق بن اشیم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جنھوں نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اس چیز سے انکار کیا جس کو وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے تو ان کا خون اور ان کا مال دوسروں پر حرام ہے

(۱) سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں ۱۲۔
(۲) مثلاً قصاص اور حدود میں ان کی جان لی جاسکتی ہے ۱۲۔

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (ضحیٰ) | یتیم کو مت ڈانٹو اور سائل کو مت جھڑکو۔

احادیث

(۱/۲۶۱) اللہ کا اپنے دوستوں کے دشمنوں سے اعلان جنگ

یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست کے ساتھ دشمنی کی اُس سے میری طرف سے لڑائی کا اعلان ہے۔

(۲/۲۶۲) غریب مسلمانوں کی آزردگی ہے اللہ کی ناراضی

حضرت سعد بن ابی وقاص کی یہ حدیث بھی گزر چکی ہے کہ حضور نے فرمایا اے ابوبکر شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا۔

(۳/۲۶۳) اللہ جس کو اپنی امان میں لے اس کو تکلیف دینا خدا کا مجرم بننا ہے

حضرت جُندُب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ اور اُس کی امان میں ہو جاتا ہے۔(۱) سو ایسا نہ ہو کہ تم کسی نمازی کو دُکھ دو اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنے امان والے نمازی کے متعلق باز پُرس کرے، اللہ تعالیٰ جس سے اپنے ذمی کے متعلق باز پرس کریگا تو اُس کو پا ہی لے گا پھر اسکو اوندھے منہ دوزخ میں گرا دیگا۔ (مسلم)

(۱) جب صبح کی نماز پڑھنے والے کا اس قدر احترام ہے تو پنجگانہ نماز کا کتنا ادب ہوگا ۱۲۔

ڈال دی جاتی ہے۔

(۳۶۰) سورۂ اخلاص سے ایک صحابی کی محبت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سریہ[1] پر بھیجا جب وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر نماز کو قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد پر ختم کرتے تھے جب لوگ سریہ سے پلٹے تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا ان سے پوچھو کہ کس لئے ایسا کرتے تھے، جب ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا اسمیں رحمٰن کی صفت ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو پڑھا ہی کروں، آپ نے فرمایا ان کو خبر دو کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

مسلمانوں، نیک بختوں، کمزوروں اور مسکینوں کو تکلیف دینے پر وعید

(آیات)

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا۔ (احزاب ۔ ع ۷)	وہ لوگ جو مسلمان مرد اور عورتوں کو بغیر کسی جرم کے تکلیف پہنچاتے ہیں وہ ایک بڑا بہتان اٹھاتے ہیں اور کھلا ہوا گناہ کرتے ہیں۔

(۱) سریہ وہ جنگی مہم جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف نہ لے جائیں

محبت کرتا ہے تو حضرت جبریلؑ پکارتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اُس سے محبت کرو تو آسمان والے اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین پر اسکی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔(۱) (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریلؑ سے فرماتا ہے مجھے فلاں آدمی سے محبت ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبریلؑ اُس سے محبت کرتے ہیں پھر حضرت جبریلؑ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر اسکی محبت زمین والوں کے دلوں میں رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو حضرت جبریلؑ کو پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں آدمی سے میں نفرت کرتا ہوں تم بھی اس سے نفرت کرو۔ پس حضرت جبریلؑ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہے تم بھی اس سے نفرت کرو پس وہ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں، پھر اسکی نفرت زمین والوں کے دلوں میں

(۱) اس مقبولیت کے آثار لوگوں کے برتاؤ میں اخلاق میں فوراً ظاہر ہوتے ہیں جن کو معمولی حس کا آدمی سمجھ لیتا ہے۔ لوگوں کی نگاہیں، تیور، انداز سب بدل جاتے ہیں اور دنیا اس کے لئے وہ دنیا نہیں رہتی جو پہلے سے تھی، ایک عارف کا قول ہے کہ مجھے خدا کی محبت و ناراضگی کا اندازہ اپنی سواری، جانوروں اور ملازمین کے طرز اور معاملے سے ہو جاتا ہے، جب خدا خوش ہوتا ہے اور میرا معاملہ اس سے درست ہوتا ہے تو سب میرے تابعدار اور سعادت مند ہوتے ہیں ورنہ سب کی نگاہ اور تیور بدلے ہوئے ہوتے ہیں۔

اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (مائدہ ع ۸)

مومنوں پر نرمی کریں گے اور کافروں پر سخت ہونگے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اللہ بڑی وسعت علم والا ہے

احادیث

(۳۵۸) اللہ کی محبوبیت کے علامات اور نتائج

حضرت ابُوہُریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو میرے دوست سے دشمنی رکھے گا میں نے اُس سے لڑائی کا اعلان کردیا اور میرے بندوں کا میرے فرائض سے نزدیکی حاصل کرنا جس قدر مجھ کو محبوب ہے اس قدر کسی نیکی کی نزدیکی مجھ کو محبوب نہیں اور میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ساتھ برابر قریب ہوتا ہے، یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ بنجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بنجاتا ہوں جس سے وہ حملہ کرتا ہے اور اس کے پاؤں بنجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے مدد چاہتا ہے تو میں اسکی مدد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیتا ہوں۔ (ب)

(۳۵۹) اللہ کی محبوبیت سے دنیا میں محبوبیت

حضرت ابُوہُریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ اپنے کسی بندے سے

حُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔ کہہ لیا کرو ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی

(۴) محبّت کی اطلاع حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے، دوسرے صاحب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ان سے محبت ہے، آپ نے فرمایا ان سے بتلا بھی دیا۔ بولے نہیں، آپ نے فرمایا بتلا دو۔ انھوں نے اُن صاحب سے کہا میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں وہ بولے آپ جس کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ آپ سے بھی محبت کرے (ابوداؤد)

اللہ کی محبوبیت کے اختیار کرنے کی ترغیب

اور اُس کی علامات

آیات

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آل عمران ع)

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا وہ بخشنے والا رحمت والا ہے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اے ایمان والو جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ سے محبت کریں گے اور اللہ ان سے محبت کریگا

محبت کرتا ہوں، انھوں نے کہا سچ، میں نے کہا سچ، بولے سچ سچ، میں نے کہا سچ۔ تو انھوں نے میری چادر کا کونا پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کھینچ لیا، پھر فرمایا خوش ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں، اور میرے واسطے ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والوں، اور میری ہی رضا کے لئے ایک دوسرے کی ملاقات کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی۔[1] (مالک)

(۳۵۵) مسلمان بھائی کو اپنی محبت کی خبر دے دینی چاہیئے

حضرت مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اسے بتا دے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔[2] (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۳۵۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت معاذ کو محبت کی اطلاع اور دعا کی تعلیم

حضرت معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ! مجھے تم سے محبت ہے اور فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنی ہر نماز کے پیچھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَ[3]

---

(۱) یہ بڑی قدر و شوق کی چیز ہے وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ (اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں) (۲) اس کا کھلا ہوا نفسیاتی اثر ہوتا ہے اگر آدمی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اور میرا خیال کرتا ہے تو دل اُس کی طرف کھنچنے لگتا ہے۔ (۳) اے اللہ میری مدد کر اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی بھلی عبادت پر۔

(۳۵۲/۵) انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں فرمایا کہ ان سے محبت کرنے والا مومن(۱) ہوگا اور بغض رکھنے والا منافق ہوگا، جو ان سے محبت کریگا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ (بخاری، مسلم)

(۳۵۳/۶) اللہ کے لئے محبت رکھنے والوں کا قیامت میں اعزاز

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو میری عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت رکھیں ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ (ترمذی)

(۳۵۴/۷) اللہ کے لئے محبت کرنے والا اللہ کا محبوب ہے

حضرت ابوادریس الخولانیؒ سے روایت ہے کہ دمشق کی مسجد میں میرا گزر ہوا، میں نے ایک چمکدار دانتوں والے نوجوان کو دیکھا کہ ان کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، جب کسی بات پر اختلاف ہوتا تو ان کی طرف رجوع ہوتے اور انھیں کی رائے پر فیصلہ کرتے، میں نے ان کے متعلق دریافت کیا، معلوم ہوا کہ یہ معاذ بن جبلؓ ہیں، دوسرے دن میں دوپہر کو بہت سویرے آیا اور میں نے ان کو اپنے سے پہلے آیا ہوا پایا، وہ نماز پڑھ رہے تھے میں نے انتظار کیا۔ جب اُنھوں نے نماز پوری کی تو میں نے اُن کے سامنے آکر سلام کیا، پھر عرض کیا خدا کی قسم میں آپ سے

(۱) انسان کی سچی محبت اور شیفتگی کا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اور انکی شرافت و مروت اور خدمت دین کا تقاضا ہو ۱۲

(۴۹ / ۳) **للّٰہی محبت رکھنے والوں پر اللہ کا سایہ** حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی وجہ سے جو آپس میں محبت کرتے تھے وہ کہاں ہیں آج میں ان پر اپنا سایہ کروں گا اور آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم)

(۵۰ / ۴) **باہمی محبت اور اسکی ترکیب** حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں نہ جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کروگے مومن نہ ہوگے، پس تم کو ایسی بات نہ بتلا دوں کہ تم عمل کرو تو آپس میں محبت ہو جائے، اپنے درمیان سلام پھیلاؤ۔

(۵۱ / ۵) **مسلمان سے خدا کے لئے محبت کی فضیلت** حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے کسی دوسری بستی جا رہا تھا، اللہ نے اسکے راستہ پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا، جب وہ فرشتہ کے قریب ہوا تو فرشتہ بولا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو اس نے جواب دیا کہ فلاں بھائی سے فلاں جگہ ملنے جاتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا کیا تم پر اس کا کوئی احسان ہے جس کو تم نبھا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ اس سے میری کوئی غرض نہیں ہاں مجھے اس سے للّٰہی محبت ہے۔ فرشتے نے کہا کہ میں اللہ کا قاصد ہوں۔ اللہ نے تم سے محبت کی جیسے تم نے اسکی وجہ سے اس سے محبت کی۔ (مسلم)

تَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ (حشر-۱۴)	بنالی اور اُن سے پہلے ایمان لائے اور اُن کو چاہتے ہیں جو انکی طرف ہجرت کرتے ہیں۔

احادیث

(۲۴۷/۱) **ایمان کی حلاوت** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں گی اس کو ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی (۱) اللہ اور اس کا رسول ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (۲) کسی سے محبت کرے تو للّٰہی محبت کرے۔ (۳) کفر کی طرف واپس ہوجانا جس سے اللہ نے اس کو بچایا ہے اتنا بُرا سمجھے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو بُرا سمجھتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۴۴/۲) **سات آدمی جو قیامت میں اللہ کے سایۂ رحمت میں ہوں گے** حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ کرے گا جس دن بجز خدا کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا اور وہ سات یہ ہیں (۱) منصف حاکم (۲) وہ جوان جس نے اللہ عزّ وجل ہی کی عبادت میں نشو و نما پائی (۳) وہ جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت کریں، ملیں تو اسی کے لئے اور الگ ہوں تو اُسی کے لئے (۵) وہ جس کو کوئی صاحبِ جمال عورت بلائے تو کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ سیدھا ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے (۷) جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کے آنسو بہنے لگیں (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو قبا میں سوار اور پیدل تشریف لیجاتے ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

اللہ کیلئے محبت اور اُسکے احکام

آیات

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ
فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ
مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ
مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (فتح - ع ۴)
وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو اُن کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں تم رکوع اور سجدہ کرتے دیکھتے ہو وہ اللہ کا فضل اور اسکی رضا چاہتے ہیں ان کے چہروں پر سجدوں کی نشانی ہو یہ وہی ہیں کہ ان کی صفت تورات اور انجیل میں ہو جیسے کھیتی بالی نکالے اور اس کو قوی کرے اور اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھی بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ اُن سے کافروں کو جلائے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے بخشش اور بڑے ثواب کا۔

وہ لوگ جنھوں نے مدینہ میں پہلے سے جگہ

میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے، حضرت اُوَیس رض نے فرمایا تم ابھی ابھی ایک اچھے سفر سے آرہے ہو تم خود میرے لئے بخشش کی دعا کرو، پھر فرمایا کیا تم حضرت عمر رض سے مل کر آرہے ہو، بولے ہاں۔ پس اُن کے لئے بخشش کی دعا کی، پھر ان کو معلوم ہوا کہ لوگ ہم کو کچھ سمجھنے لگے ہیں تو وہ سر اُٹھائے ہوئے چل دیئے۔ (مسلم)

حضرت عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ بہترین تابعین میں سے ایک صاحب ہیں، ان کا نام اُوَیس ہے، ان کی ماں ہیں اور اُن کے سفید داغ ہے، جب ان سے ملو تو اپنے لئے بخشش کی دعا کراؤ۔

(۱۲/۴۸۴) مسلمان سے دعا کی درخواست

حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی اجازت چاہی، آپ نے اجازت دی اور فرمایا ہمارے بھائی اپنی دعاؤں میں ہم کو نہ بھولنا۔(۱) حضرت عمر رض کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بات ایسی کہی کہ اگر مجھے پوری دنیا اس کے عوض میں ملتی تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

ایک روایت میں ہے کہ میرے بھائی اپنی دعاؤں میں ہم کو بھی شریک کرنا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۱۳/۴۸۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبا میں تشریف لے جانا

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں سوار اور پیدل تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

---

(۱) معلوم ہوا کہ دعا کیلئے کہنے والے دعا کرنے والے کا اس شخص سے افضل ہونا ضروری نہیں جسکے لئے دعا کیجائے۔

حضرت عمرؓ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو کہ تمہارے پاس اویسؓ بن عامر اہل یمن کے قبائل والوں کے ساتھ آئیں گے، قرن کے قبیلہ سے ہونگے ان کے سفید داغ ہوگا پھر وہ اچھا ہو جائے گا، ایک درہم کے برابر باقی رہ جائے گا اور اُن کی ماں ہوں گی جن کے وہ بڑے فرمانبردار ہوں گے، اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم پوری کریگا، تم اگر کرسکو تو اُن سے اپنے لئے بخشش کی دعا کرانا، تو آپ میرے لئے اللہ سے بخشش چاہیں، انھوں نے ان کیلئے بخشش کی دعا کی، پھر حضرت عمرؓ نے کہا اب آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں فرمایا کوفہ کا۔ کہا میں آپ کے لئے اس کے حاکم کو لکھ دوں۔ فرمایا مجھے غریبوں میں رہنا زیادہ پسند ہے۔

دوسرے سال کوفہ کے شرفا میں سے ایک آدمی حج کے لئے آیا، حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی، حضرت عمرؓ نے اویسؓ کے متعلق دریافت کیا، اُنھوں نے کہا میں نے ان کو ایسی حالت پر چھوڑا ہے کہ گھر بوسیدہ ہے اور سامان تھوڑا ہی حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو کہ تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کے قبائل والوں کے ساتھ آئیں گے، قرن کے قبیلہ سے ہوں گے ان کے سفید داغ ہوگا اس سے وہ اچھے ہو جائیں گے، صرف ایک درہم کے برابر باقی رہ جائے گا، ان کی ماں ہوں گی جن کے وہ فرمانبردار ہوں گے، وہ اللہ پر قسم کھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کردے گا، اگر تم کرسکو تو اپنے لئے بخشش کی دعا کرانا، سو تم بھی اُن سے دعا کراؤ، پھر وہ اُویسؓ کے پاس آئے اور عرض کیا

کی ہیں، تو یہاں بھی ان سے مانوس ہوں گی اور جو وہاں انجان تھیں تو یہاں بھی الگ الگ رہیں گی[1] (مسلم)

(۴۴/۱۱) نیک اور مقبول بندوں سے دُعا کرانا

حضرت اُسَیرؓ بن عَمرو یا حضرت ابن جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب یمن کے قبائل کے لوگ آتے تھے تو وہ اُن سے پوچھتے کہ کیا تم میں اُویس بن عامر ہیں، یہاں تک کہ حضرت اُویسؓ آئے حضرت عمرؓ نے کہا آپ اُویسؓ بن عامر ہیں۔

حضرت اُویسؓ ہاں۔

حضرت عمرؓ آپ مراد کے گھرانے میں قرن کے قبیلہ سے ہیں؟

حضرت اویسؓ ہاں۔

حضرت عمرؓ آپ کے سفید داغ تھا اب اچھا ہو گیا، صرف ایک درہم کے برابر باقی ہے؟

حضرت اویسؓ ہاں۔

حضرت عمرؓ آپ کی والدہ زندہ ہیں؟

حضرت اُویسؓ ہاں۔

(۱) عالم ارواح کی اس ملاقات کا اثر اس عالم اجسام پر معلوم ہوتا ہے اور اسی کے بہت سے واقعات اور باتوں کی آسانی سے توجیہ ہو سکتی ہے ایک شخص بغیر کسی رشتہ اور سابقہ معرفت کے ایک ملاقات میں گھل مل جاتا ہے اور طبیعتیں ایسی مل جاتی ہیں جیسے ہمیشہ کی ملاقات اور مجبت تھی اور دو آدمی اور بعض اوقات دو بھائی برسوں ساتھ رہنے کے باوجود ایک دوسرے سے مانوس نہیں ہوتے اور ان میں الفت و محبت پیدا نہیں ہوتی ۱۲

دیکھ لینا چاہیئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

(۹۴۲) جو جس کو چاہتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا | حضرت ابو موسیٰؓ اشعری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اسکے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ ان کے مرتبہ کا نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا جو جس کو چاہتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تم نے اس کے لئے کیا سامان کیا ہے اس نے کہا میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے اس کے لئے کوئی سامان نہیں کیا نہ زیادہ روزے نہ نماز نہ صدقہ لیکن مجھے اللہ اور اُس کے رسول سے محبت ہے۔

(۹۴۳) عالم ارواح میں ملاقات | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ کانیں ہیں جیسے سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہ اسلام میں بھی شریف ہیں لیکن جب وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور روحیں چھاؤنی والی فوجیں ہیں، اگر عالم بالا میں ایک نے دوسرے سے ملاقات

(۲۳۸) **عورت کی دینداری سب سے بڑی خصوصیت ہے** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے چار خصوصیت کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال، نسب، خوبصورتی یا دین کی وجہ سے پس تم دیندار عورت پسند کرو۔ خاک آلود ہوں تمہارے ہاتھ (۱)

(۲۳۹) **جبریل علیہ السلام سے ملاقات کی خواہش** حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا ہم سے جتنا ملتے ہو اس سے زیادہ ملنے میں کون سی چیز مانع ہے تو یہ آیت اُتری :۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا (مریم۔ ع ۴)

ہم نہیں اُترتے مگر تمہارے رب کے حکم سے اسی کے لئے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔

(۲۴۰) **تمہارا کھانا پرہیزگار آدمی کھائے** حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ رہو تو مومن کے رہو اور تمہارا کھانا پرہیزگار ہی کھائے (۲)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۲۴۱) **دوست کا انتخاب** حضرت اَبُوہُرَیرَہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین (۳) پر ہوتا ہے بس آدمی کو

(۱) محبت و پیار کے طور پر فرمایا عرب کا محاورہ ہے ۱۲

(۲) اس پر کتنے آدمیوں کا عمل ہے؟

(۳) یعنی اس کا طور طریق، اخلاق و عادات حتیٰ کہ عقیدہ و مذہب اختیار کر لیتا ہے اس لئے دوستوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ۱۲۔

راستہ پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا، جب اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے کہا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو۔ اس نے جواب دیا میں فلاں بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جاتا ہوں، فرشتے نے کہا کیا اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے جو اس کو نبھاتے ہو، اس نے کہا نہیں مجھ کو اس سے للّٰہی محبت ہے، فرشتہ بولا میں اللہ کا قاصد ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے محبت کی، جیسے تم نے اس سے اللہ کے لئے محبت کی۔ (مسلم)

(۲۴۳) مریض کی عیادت اور مسلمان کی زیارت کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی خوشی کی خاطر کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے چلتا ہے[1] تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے تو مبارک ہے تیرا چلنا مبارک ہے تو نے جنت میں ایک جگہ بنالی۔ (ترمذی)

(۲۴۴) اچھا ہمنشین اور برا ہمنشین

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اٹھانے والے اور دھونکنی پھونکنے والے کی۔ مشک اٹھانے والا یا تم کو کچھ دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا اس کی خوشبو ہی پاؤ گے اور دھونکنی پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلائے گا یا اس سے بری بو پاؤ گے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱) اس دولت اور اس اجر و ثواب سے لوگ بہت غافل ہیں، اللہ کے لئے محبت کرنے محض اللہ کی خوشی کے لئے کسی مسلمان کی ملاقات کے لئے چل کر جانے کا رواج روز بروز کم ہوتا جارہا ہے، اغراض و خواہش نفس یا مادی فوائد کے لئے ملنا جلنا، ہنسنا بولنا، چلنا پھرنا رہ گیا ہے۔ ۱۲

. . . .

(سورۂ کہف ع ۹)

کہا میں تمہاری پیروی کروں گا اس شرط پر کہ تم مجھ کو سکھلادو جو تم کو سکھایا گیا ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (کہف ع)

اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ روکو جو اپنے رب کو صبح و شام اُن کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔

احادیث

(۲۴۳) اُمِ ایمنؓ کی ملاقات کے لئے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا جانا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ سے کہا آؤ اُم ایمنؓ کی ملاقات کو چلیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کرنے جایا کرتے تھے، جب وہ دونوں پہونچے تو وہ رونے لگیں، دونوں حضرات نے کہا آپ کیوں روتی ہیں، کیا آپ نہیں جانتیں کہ اللہ کے پاس جو چیز ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے، وہ بولیں اس لئے نہیں روتی میں یہ جانتی ہوں کہ جو اللہ کے یہاں ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر ہے لیکن مجھے اس لئے رونا آتا ہے کہ وحی کا سلسلہ بند ہوگیا، اس بات کو سُنکر دونوں کا بھی دل بھر آیا اور دونوں ان کے ساتھ رونے لگے۔ (مسلم)

(۲۴۵) مسلمان بھائی سے ملاقات کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے دوسری بستی روانہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کے

اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ٥
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ٥
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا
غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا
هٰذَا نَصَبًا ٥ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ
اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ
الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ
اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ٥ قَالَ ذٰلِكَ
مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا
قَصَصًا ٥ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ
اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ
عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ٥ قَالَ
لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ
عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا
عُلِّمْتَ رُشْدًا ٥

سفر میں) برابر چلا جاؤں گا جب تک کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا سالہا سال تک چلتا رہوں جب دونوں دریا کے جمع ہونے کے موقع پر پہونچے اپنی مچھلی دونوں بھول گئے اُس نے دریا میں اپنی راہ لی اور چل دی، جب دونوں آگے بڑھے تو خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ دو البتہ اس سفر میں ہم کو بہت تکلیف سے واسطہ پڑا کہا لیجئے دیکھئے جب ہم اس پتھر پر ٹھہرے تھے تو وہاں مچھلی بھول آئے اور مجھ کو شیطان نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کرتا اور اس نے دریا کے بیچ میں رستہ اختیار کیا کہا یہی موقع ہے جس کی ہم تلاش میں تھے پھر وہ دونوں نقش قدم کو دیکھتے ہوئے اُلٹے پاؤں پھرے تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنی خاص رحمت (یعنی مقبولیت) دی تھی اور ہم نے ان کو اپنی طرف سے خاص علم سکھایا تھا موسیٰ نے ان سے

جب وہ آئے تو کہنے لگے اے ابن خطاب تم ہم کو کچھ نہیں دیتے اور ہمارے درمیان عدل نہیں کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ کو غصہ آگیا قریب تھا کہ ہاتھ اُٹھائیں حرؓ نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (۱) اے امیر المومنین یہ جاہلوں میں ہیں خدا کی قسم جب انھوں نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمرؓ فوراً رُک گئے اور ایک تل کے برابر بھی نہیں بڑھے اور وہ کتاب اللہ کے سامنے ہمیشہ گردن جھکا دیتے تھے۔

(۲۴۳) **بڑوں کا لحاظ** حضرت سمرۃؓ بن جندب سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لڑکا تھا مجھے آپ کی باتیں یاد ہو جاتی تھیں مگر میں اس لئے نہیں کہنا چاہتا کہ یہاں مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۴۴) **بوڑھے کی عزت کی وجہ سے بڑھاپے میں عزت** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جوان کسی بوڑھے کی عزت اس کے سن کے لحاظ سے کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے بھی کسی شخص کو مقرر کریگا کہ جو اسکے بڑھاپے کے وقت اسکی بھی عزت کرے (ترمذی)

نیک لوگوں کی ملاقات صحبت اور ان سے محبت

آیات

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ	اور جب موسیٰ نے اپنے ملازم سے کہا میں دا

(۱) معافی اختیار کرو، نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو ۱۲

اللہ کے حدوں کے اندر ہو اور منصف بادشاہ کی عزت کی جائے۔ (ابوداؤد)

(۲۲۹) چھوٹوں پر شفقت بڑوں کی عزت

حضرت عمرؓ بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم سے نہیں ہے جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور اپنے بڑوں کی عزت نہ کرے۔(۱) (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۲۳۰) لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق سلوک

حضرت میمونؓ بن شعیب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک آدمی آیا، اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دیا اور ایک آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے آیا تو اس کو بٹھایا اور کھانا کھلایا لوگوں نے اس کے بارے میں سوال کیا، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لوگوں کو ان کے مرتبے کے مطابق اُتارو۔ (ابوداؤد)

(۲۳۱) حضرت عمرؓ کی مرتبہ شناسی اور بردباری

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عُیینہ بن حُصین اپنے بھتیجے حُر بن قیس کے یہاں آئے، حضرت حُر بن قیس اُن لوگوں میں تھے جو حضرت عمرؓ کے نزدیک رہتے تھے اور حضرت عمرؓ کے ہمنشین اور مشورہ دینے والے پڑھے لکھے لوگ ہوتے تھے، ادھیڑ ہوں یا جوان عینیہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ امیرالمومنین کی مجلس میں تمہاری عزت ہے تم میرے لئے اجازت طلب کرو، انھوں نے اجازت چاہی حضرت عمرؓ نے ان کو اجازت دیدی

(۱) اگر کسی جماعت میں اس اصول پر عمل ہو تو کیسا نظام اور کیسا امن اور محبت ہو۔

ہے کہ عبداللہؓ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر(۱) گئے وہاں پہنچ کر دونوں الگ الگ ہو گئے، جب محیصہ عبداللہ بن سہل کے پاس آئے تو ان کو خون میں لت پت قتل کیا ہوا پایا، ان کو دفن کر کے مدینہ آئے۔ عبدالرحمٰن سہل محیصہ اور حویصہ (یہ دونوں مسعود کے بیٹے تھے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور قتل کا مقدمہ پیش کیا، عبدالرحمٰن بن سہل (مقتول کے بھائی) نے گفتگو شروع کی، وہ چھوٹے تھے، آپ نے فرمایا پہلے بڑا گفتگو کرے، پہلے بڑا گفتگو کرے۔

(۴/۴۲۶) زیادہ قرآن کا یاد رکھنے والا مقدم ہے | حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد میں ایک قبر میں دو شہیدوں کو رکھتے تھے، آپ فرماتے ان میں کون قرآن زیادہ حاصل کرنے والا تھا، جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ اس کو لحد میں مقدم رکھتے تھے (بخاری)

(۵/۴۲۷) زیادہ عمر والا مقدم ہے | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا میں ایک مسواک کر رہا ہوں، میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک بڑا تھا میں نے چھوٹے کو مسواک دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو مسواک دو تو میں نے بڑے کو دی۔ (مسلم)

(۶/۴۲۸) تین شخصوں کی عزت | حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عزت یہ بھی ہے کہ بوڑھے مسلمان اور حامل قرآن جو

(۱) خیبر میں یہود رہا کرتے تھے اور وہ اس وقت فتح ہو گیا تھا ۱۲۔

کرے اور کوئی کسی امام کے اثر کی جگہ امامت نہ کرے(۱) اور اس کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھے، جب تک وہ حکم نہ دے۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جو اسلام میں سابق ہو وہ امامت کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کی امامت اس کو کرنا چاہیئے جو اللہ کی کتاب سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو اگر قراءت میں برابر ہیں تو جو ہجرت میں مقدم ہے اُس کو امامت کرنا چاہیئے، اگر ہجرت میں برابر ہیں تو جس کی عمر بڑی ہو وہ امامت کرے۔

(۲۴) **اہلِ عقل کو ترجیح** حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شانوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر رہو آگے پیچھے رہو گے تو تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور جو تم میں عقل والے ہیں وہ میرے قریب رہیں(۲) پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں عقل والے ہیں وہ میرے قریب رہیں پھر جو ان کے قریب ہیں، آپ نے تین مرتبہ فرمایا تم بازاروں کے شور و شر سے بچو۔

(۲۵) **زیادہ عمر والا مقدم ہے** حضرت ابو یحییٰؓ اور سہل بن ابو حثمہ سے روایت

(۱) مثلاً کسی سلطان حاکم یا قاضی کے یہاں اس کے دار الامارۃ یا دار القضاء میں جائے تو امامت کیلئے پیش قدمی نہ کرے کیونکہ اس میں اس حاکم یا قاضی کی حق تلفی اور اس کے منصب کی ایک طرح کی تحقیر ہے ۱۲

(۲) فہیم اور صاحب عقل لوگ قریب ہوں گے تو وہ بات سمجھ سکیں گے اور جو کچھ دیکھیں گے اسکو صحیح طور پر دوسروں تک پہنچا سکیں گے ۱۲۔

علما اور بڑوں اور بزرگوں کی توقیر

آیت

قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ؕ (زمر ع ۱)

کہہ دو جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں، بیشک نصیحت حاصل کرتے ہیں عقلمند۔

احادیث

(۴۴۳) امامت کے لئے کیا ترتیب ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی کتاب زیادہ پڑھنے والا ہو وہ لوگوں کی امامت کرے، اگر قرارت میں سب برابر ہوں تو سنت کا زیادہ جاننے والا امامت کرے۔ اگر سنت میں سب برابر ہوں تو جو ہجرت میں مقدم ہو۔ اور اگر ہجرت (۱) میں بھی برابر ہوں تو پھر جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت

(حاشیہ صفحہ ۲۰۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ کے حقوق کی ادائگی کے خیال سے اجر و ثواب کی طمع میں اہل بیت کا اکرام دینی و روحانی برکات کا سبب ہے۔ ۱۲

(۱) ہجرت کرنے والا مسلمان غیر مہاجر سے علم دین، ایمان، فہم و تفقہ اور فضیلت میں بہت بڑھا ہوا تھا، جس شخص نے خالص دینی و روحانی ماحول اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور جلیل القدر صحابہ کی شب و روز کی صحبت میں زیادہ زمانہ گزارا اور یقیناً اس سے افضل اور امامت کا زیادہ مستحق ہے جو دار الحرب اور دار الکفر سے تازہ وارد ہے۔ ۱۲

نام خم ہے (مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) ہمارے درمیان کھڑے خطبہ فرماتے تھے اللہ کی تعریف اور ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو میں بھی ایک آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کو قبول کروں میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں ان میں اول اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے اور نور ہے، بس تم اللہ کی کتاب لو اور اس کو مضبوط پکڑو پھر اللہ کی کتاب کی ترغیب دی اور رغبت دلائی اور فرمایا دوسری چیز میرے گھر والے ہیں۔ تم کو یاد دلاتا ہوں ان کے بارے میں اللہ کو۔ تم کو یاد دلاتا ہوں ان کے بارے میں اللہ کو۔ حصینؒ نے ان سے کہا اے زید آپ کے گھر والے کون ہیں کیا آپ کی بیویاں آپ کے گھر والوں میں نہیں ہیں؟ حضرت زید نے کہا آپ کی بیویاں آپ کے گھر والوں میں ہیں لیکن یہاں وہ گھر والے مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے کہا وہ کون ہیں؟ حضرت زید نے کہا وہ آل علیؓ ہیں، آل عقیلؓ ہیں، آل جعفرؓ اور آل عباسؓ ہیں۔ (حصین نے پوچھا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ کہا ہاں (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ خبردار رہو میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں ان میں ایک اللہ کی کتاب ہے، وہ اللہ کی رسّی ہے جو اس کو پکڑے گا وہ ہدایت پر ہے جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے گھر والوں کے بارے میں لحاظ رکھو۔ (۱) (بخاری)

(حاشیہ صفحہ ۲۰۳ پر ملاحظہ کیجئے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کا اکرام

آیات

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (احزاب ع ۴)

بیشک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے اور تمہارے گھر والوں سے ناپاکی دور کرے اور تم کو پاک کرے۔

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝ (حج - ع ۴)

جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کریگا بیشک یہ دلوں ادب ہے

احادیث

(۱) اہل بیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

حضرت یزید بن حیان سے روایت ہے کہ میں اور حصین بن سبرۃ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس آئے جب ہم اُن کے پاس بیٹھے تو اُن سے حصین بن سبرہ نے کہا اے زید تم نے بڑی دولت پائی ہے، تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی باتیں سنیں آپ کی معیت میں لڑے، آپ کے پیچھے نماز پڑھی اے زید تم نے بڑی دولت پائی اے زید تم نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ہم سے بیان کرو حضرت زید نے کہا اے بھتیجے خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا اور میرا زمانہ پرانا ہو گیا پس جو کچھ میں تم سے کہوں اس کو قبول کرو اور جو نہ کہہ سکوں اس پر مجبور نہ کرو، پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس تالاب پر جس کا

مگر حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو نہ بھیجتے اور میں آپ سے اکثر کہتی کہ کیا آپ کی دنیا میں کوئی بیوی نہیں سوا حضرت خدیجہؓ کے، تو آپ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، مجھے اللہ نے انھیں سے اولاد دی۔ (بخاری۔ مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو اتنا ہدیہ بھیجتے جو اُن کو کافی ہوتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے کہ حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ نے آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہی، آپ نے آواز سُنی تو سمجھے حضرت خدیجہؓ اجازت مانگ رہی ہیں۔ آپ خوش ہوئے پھر فرمایا اوہو یہ ہالہ بنت خویلدؓ ہیں۔

(۱۱۵) انصار کی خدمت حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ایک سفر میں جریرؓ بن عبداللہ اور میں ساتھ تھا وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے اُن کو روکا تو وہ کہنے لگے، میں نے انصار کو دیکھا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے، تو میں نے قسم کھائی کہ جب ان میں کسی کے ساتھ رہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا۔

(بخاری۔ مسلم)

جس گدھے پر وہ سوار ہوتے تھے اس پر اس کو سوار کیا اور اپنا وہ عمامہ دیا جس کو اپنے سر پر باندھا کرتے تھے، میں نے کہا اللہ تمہارا بھلا کرے، یہ ایک دیہاتی آدمی ہے تھوڑی بات سے خوش ہونے والا ہے، عبد اللہ ابن عمرؓ نے کہا اس کے والد میرے والد عمرؓ بن الخطاب کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھے سلوک کرے۔

(۲۱۹) والدین کے انتقال کے بعد حسنِ سلوک

حضرت مالکؓ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا کچھ نیکی باقی ہے کہ میں اپنے والدین کے مرنے کے بعد کروں، آپ نے فرمایا ہاں ان کے لئے دعا کرنا استغفار کرنا اور ان کے بعد ان کے عہد کو پورا کرنا اور اُن کے رشتوں کو جوڑنا جو ان کے بغیر نہیں جوڑے جاتے[۱] اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (ابو داؤد)

(۲۲۰) بیوی کے انتقال کے بعد اس کی یاد اور محبت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر رشک نہیں کیا۔ سوا حضرت خدیجہؓ کے میں نے ان کو نہیں دیکھا تھا مگر آپ ان کا کثرت سے ذکر فرماتے تھے اور جب کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کا کوئی

(۱) یعنی جو ان کے ذریعہ اور واسطہ سے رشتہ ہیں مثلاً چچا ماموں ان کی اولاد وغیرہ ۱۲۔

آدمی کسی کے باپ پر لعنت کریگا تو وہ اُسکے باپ پر لعنت کریگا وہ اُس کی ماں پر لعنت کریگا تو وہ اُسکی ماں پر لعنت کریگا

(۴/۲۱۵) **رشتہ توڑنے والا جنت میں نہ جائیگا** حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... توڑنے والا جنت میں نہ داخل ہوگا۔ حضرت سفیان نے اپنی روایت میں کہا ہے رشتہ کا توڑنے والا۔ (بخاری)

(۵/۲۱۶) **ممنوع و ناپسندیدہ باتیں** حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر تمہاری ماں کی نافرمانی حرام ہے اور بخل کرنا اور سوال کرنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور تمہارے لئے قیل و قال کو اور کثرتِ سوال کو اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

باپ کے دوستوں اور بیوی کے عزیزوں سے سلوک

احادیث

(۱/۲۱۷) **باپ کے دوست کے ساتھ سلوک** حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ سلوک کرے۔

(۲/۲۱۸) **حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا حضرت عمرؓ کے دوست کے ساتھ سلوک** حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی آدمی ملا، انھوں نے اس کو سلام کیا اور

یا رسولَ اللہ۔ فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا سُن لو جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا اور آپ برابر اس کو دُہراتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے کہا اے کاش آپ خاموش ہو جاتے[1]۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۴۳۲) والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے یہ ہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور خودکشی کرنا اور جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹی بات کہنا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۴۳۳) والدین کو گالی دلانا گالی دینا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اپنے ماں باپ کو کون گالی دے سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا آدمی کسی کے باپ کو گالی دیگا تو وہ اُس کے باپ کو دیگا، وہ اسکی ماں کو دیگا تو وہ اسکی ماں کو گالی دے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ یہ بات بڑے گناہ کی ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے، لوگوں نے کہا کون اپنے باپ پر لعنت کر سکتا ہے، آپ نے فرمایا

(۱) آپ کو تکلیف ہو رہی ہے ۱۲

أَبْصَارَهُمْ ۝ (محمد - ع ۳)

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ (رعد - ع ۳)

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل - ع ۲)

اور اندھا کیا۔

اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں اسکی مضبوطی کے بعد اور کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے۔

اور تمہارے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو اگر تمہارے سامنے ان میں کا ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان کے سامنے اُف نہ کرو اور ان کو مت جھڑکو اور ان سے اچھی بات کہو اور اپنے بازو نرمی اور رحم کے ساتھ اُن کے لئے جھکا دو اور کہو اے پروردگار ان پر رحم کر جیسا انھوں نے بچپن میں ہمیں پالا ہے۔

احادیث

(۴۱۲) تین بڑے گناہ

حضرت نفیع بن الحارث سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو تین بڑے گناہوں کی خبر دوں۔ ہم نے عرض کیا ہاں

میری ماں مجھے حکم دیتی ہے کہ اس کو طلاق دو۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ باپ جنت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے چاہئے اس دروازے کو ضائع کردو یا اس کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

(۲۴/۱۱۰) **خالہ ماں کے مرتبہ میں ہے** حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالہ ماں کے مرتبہ میں ہے۔ (ترمذی)

(۲۵/۱۱۱) **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم** حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبوت کے زمانہ میں مکہ آیا۔ میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں پیغمبر ہوں۔ میں نے کہا پیغمبری کیا؟ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا کس چیز کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے؟ فرمایا مجھے بھیجا ہے رشتہ جوڑنے کے لئے اور بتوں کے توڑنے کے لئے اور یہ کہ اللہ کو ایک سمجھا جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

نافرمانی اور رشتہ توڑنا

آیات

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ	کیا یہ ممکن ہے کہ جب تم کو حکومت ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور رشتوں کو توڑو یہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو

دوست نہیں ہے، میرا دوست اللہ ہے اور نیک مسلمان لیکن ان کا رشتہ ہے میں اسکی حفاظت کروں گا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۰) **رشتہ جوڑنے کی فضیلت** حضرت خالدؓ بن زید انصاری سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دور رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم رکھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ جوڑو (ب م)

(۲۱) **دہری فضیلت** حضرت سلمانؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ افطار کرو تو کھجور سے کرو اس میں برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے کھولو، پانی پاک کرنے والا ہے اور صدقہ مسکین پر صدقہ ہے اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے میں دو فضیلتیں ہیں صدقہ اور رشتہ جوڑنا (ترمذی)

(۲۲) **باپ کے حکم سے بیوی کو طلاق** حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی بیوی کو بہت چاہتا تھا حضرت عمرؓ اس کو ناپسند کرتے تھے انھوں نے مجھ سے کہا کہ اس کو طلاق دیدو، میں نے انکار کیا، حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا ذکر کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو طلاق دیدو۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

(۲۳) **ماں کے حکم سے بیوی کو طلاق** حضرت ابو دردا‌ءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا میری بیوی ہے اور

تو تم اُس کے رہنے والوں کے ساتھ بھلائی کرنا یہ اس لئے کہ ان کا تعلق اور رشتہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم اس کو فتح کرو تو اُس کے رہنے والوں کے ساتھ احسان کرو اس لئے کہ ان کا تعلق اور رشتہ ہے اور فرمایا کہ سسرالی رشتہ ہے۔(۱) (مسلم)

(۱۸۴/۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہلِ خاندان سے خطاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اُتری وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ(۲) تک الْاَقْرَبِیْنَ ○ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا، جب وہ جمع ہوئے تو عام و خاص سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا اے بنی عبد شمس اے بنی کعب بن لوی اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اے بنی مرۃ بن کعب اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد مناف اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی ہاشم اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی جان کو آگ سے بچاؤ۔ بیشک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں سوا اس کے کہ تمہارا رشتہ ہے جس کی حفاظت کروں۔ (مسلم)

(۱۹۵) رشتہ کا خیال

حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پکار کر بغیر پوشیدگی کے فرماتے تھے کہ فلاں کی اولاد میری

---

(۱) رشتہ داری سے مراد یہ ہے کہ حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ اور حضرت ماریہ ابراہیم ابن رسول اللہ کی والدہ مصر ہی کی تھیں ۱۲ (۲) اپنے قرابت داروں کو ڈراؤ ۱۲۔

تمہارا دینا کافی ہو تو خیر ورنہ دوسروں کو دیدوں حضرت عبداللہؓ نے کہا تم ہی جاؤ۔ تو میں گئی، دیکھا کہ ایک انصار کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑی ہیں اور یہی غرض اُن کو بھی لائی ہے۔ بلالؓ آئے تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو کہ دو عورتیں دروازے پر کھڑی ہیں اور پوچھتی ہیں کہ کیا ہم اپنے شوہروں کو صدقہ دے سکتے ہیں، مگر یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں حضرت بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا وہ کون ہیں، کہا ایک انصار کی بیوی ہیں اور ایک زینبؓ۔ آپ نے فرمایا کون سی زینب ہ، کہا عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ آپ نے فرمایا ان کے لئے دُہرا اجر ہو ایک قرابت داری کا اور ایک صدقہ کا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

حضرت ابوسفیانؓ سے روایت ہو کہ ہرقل نے مجھ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں ایک اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو تمہارے باپ دادا کہتے ہیں وہ چھوڑ دو اور نماز کا صدقہ کا پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں (ب۔م)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق و رشتہ کی بنا پر سلوک

حضرت اَبُوذرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تم ایک زمین فتح کروگے اسمیں قیراط کا نام لیا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہو کہ مصر کو فتح کروگے اس زمین میں قیراط کا نام لیا جائیگا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ عرش سے معلّق ہے اور کہتا ہے جو شخص مجھے جوڑے گا اللہ اس کو جوڑے گا اور جو مجھ کو کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا۔ (بخاری مسلم)

(۱۳/۳۰۰) **ننھیال والوں کی مدد** | حضرت اُمّ المومنین میمونہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر اجازت ایک لونڈی آزاد کی جب میری باری کا دن آیا اور آپ تشریف لائے تو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ایک لونڈی آزاد کی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے ایسا کیا ہے۔ میں نے کہا ہاں، فرمایا اگر تم اس کو اپنے ننھیال والوں کو دیدیتیں تو تمہارے لئے بڑا اجر ملتا۔ (ب م)

(۱۴/۳۰۰) **مشرک ماں کے ساتھ سلوک** | حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میری ماں مشرکہ میرے گھر آئیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایمان نہیں لائی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ لیا میری ماں آئی ہیں اور وہ مجھ سے حسن سلوک کی خواہشمند ہیں، کیا میں اُن کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں، آپ نے فرمایا ہاں تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہو۔ (ب م)

(۱۵/۳۰۱) **شوہر کے دینے میں دہرا اجر** | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتو صدقہ کرو چاہے تمہارے زیور ہی سہی حضرت زینبؓ کہتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم دیتے ہیں اور تم نادار آدمی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر دریافت کرو اگر مجھے

مرضی ہو پھر اس کو حضرت ابو طلحہؓ نے اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (ب۔م)

والدین کی خدمت رفاقت میں جہاد کا ثواب

حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا اور کہا میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرنا چاہتا ہوں اور اللہ سے اس کے اجر کی خواہش رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا تمہارے والدین میں کوئی زندہ ہیں، کہا ہاں دونوں زندہ ہیں۔ فرمایا تم اللہ سے اجر چاہتے ہو؟ کہا ہاں۔ فرمایا پس تم اپنے والدین کی طرف پلٹ جاؤ اور اُن سے اچھے برتاؤ کرو۔

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جہاد کی اجازت چاہی، آپ نے فرمایا تیرے والدین زندہ ہیں، کہا ہاں فرمایا انہیں کے بارے میں کوشش کرو۔ (۱)

بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے

حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے، صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اسکے ساتھ قطع رحمی کی جائے اور وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

جو رشتہ کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

(۱) بوڑھے ماں باپ کی خدمت اس وقت تمہارے لئے جہاد پر مقدم اور چونکہ جہاد کی نیت تھی اور معذوری تھی اس لئے اس کا ثواب بھی ملے گا۔

اُن کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں، میں بُردباری کرتا ہوں وہ مجھ سے سختی برتتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جیسا تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے تو تم ان کے منہ میں خاک ڈالتے ہو اور اللہ کی مدد تمہارے ساتھ برابر رہے گی جب تک تم اس پر قائم رہو گے۔ (مسلم)

(۲۹۴) **صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں برکت** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے رزق میں کشائش چاہتا ہو اور اپنی عمر میں ترقی چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے (ب۔م)

(۲۹۵) **قرابت داروں پر وقف اور بیرحا** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؓ انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کو اپنے مال میں بیرحا بہت مرغوب تھا، وہ مسجد کے سامنے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تشریف بھی لاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے جب یہ آیت اُتری لَنْ(۱) تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ تو عرض کیا حضور مجھے سب سے زیادہ بیرحا پسند ہے سو میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اور اس کے نیکی اور ذخیرہ کی اللہ کے یہاں امید رکھتا ہوں اور آپ اس کو جہاں اللہ چاہے وقف کر دیجئے، آپ نے فرمایا اے یہ مال تو بہت نفع والا ہے، جو کچھ تم نے کہا میں نے سنا، میری رائے یہ ہے کہ اس کو اپنے قرابت والوں پر وقف کر دو۔ حضرت ابو طلحہؓ نے کہا جو آپ کی

(۱) اس وقت تک تم نیکی کو نہ پہنچو گے جب تک اپنی کوئی پسندیدہ چیز نہ خرچ کرو۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو تجھے جوڑیگا اس کو میں جوڑوں گا اور جو تجھے کاٹے گا اس کو میں کاٹوں گا۔

(۵/۲۹۱) **ماں کا حق اور فضیلت** حضرت ابُو ہُریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے برتاؤ کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔ آپ نے فرمایا تمہاری ماں۔ کہا پھر؟ فرمایا تمہاری ماں۔ کہا پھر؟ فرمایا تمہاری ماں۔ کہا پھر؟ فرمایا تمہارے باپ۔ (ب۔م)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ میرے اچھے برتاؤ کا کون زیادہ مستحق ہے۔ آپ نے فرمایا تیری ماں، کہا پھر؟ فرمایا تیری ماں، کہا پھر فرمایا۔ جو سب سے زیادہ قریب ہو، جو سب سے زیادہ قریب تر ہو۔

(۶/۲۹۲) **ماں باپ کی بڑھاپے میں خدمت** حضرت ابُو ہُریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کی ناک خاک آلودہ ہو اُس کی ناک خاک آلودہ ہو جس نے اپنے ماں باپ کے بڑھاپے کو پایا اور جنت میں نہ داخل ہوا۔(۱) (مسلم)

(۷/۲۹۳) **قطع رحمی کا بدلہ صلہ رحمی** حضرت ابُو ہُریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے قرابت دار ہیں، میں اُن سے صلہ رحمی کرتا ہوں، وہ قطع رحمی کرتے ہیں میں

---

(۱) یعنی اُن کی خدمت و فرمانبرداری کر کے جنت کا مستحق نہ ہوا ۱۲

(۲۸۴) **والدین کے احسان کا صلہ** | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے باپ کو بدلہ نہیں دے سکتا مگر اس طرح کہ باپ کو کسی کی غلامی میں پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے (مسلم)

(۲۸۵) **رشتہ داری کا خیال** | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جس کا ایمان اللہ اور آخرت پر ہو وہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے، وہ بولے تو اچھی بات بولے ورنہ خاموش رہے (بخاری، مسلم)

(۲۸۶) **صلہ رحمی اور قطع رحمی** | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہوا تو رشتہ نے عرض کیا قطع رحمی سے پناہ مانگنے کی یہ جگہ ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں کیا تم راضی ہو کہ جو تجھے جوڑے اسے میں جوڑوں اور جو تجھ کو کاٹے میں اس کو کاٹوں۔ رشتہ نے کہا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس یہ تیرے لئے ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو:۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ (محمد - ع ۳)

کیا یہ ممکن ہے کہ جب تم کو حکومت اور قوت ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور قطع رحمی کرو وہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان پر لعنت کی اور ان کو بہرا کیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کیا۔ (بخاری، مسلم)

عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا
فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا
وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ
لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي
صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ (بنی اسرائیل - ع ٢)

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ
وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ
أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ
.. ..
(لقمان - ع ٢)

بھلائی کرو اگر ان میں ایک یا دونوں بڑھے ہو جائیں تو اُن کو اُف نہ کہو اور اُن کو مت جھڑکو اور ان سے اچھی بات کہو اور اپنے نرمی کے بازو ان کے لیے رحم کے ساتھ جھکا دو اور کہو اے پروردگار ان پر رحم کر جیسا انھوں نے بچپن میں ہمیں پالا ہے۔

اور ہم نے انسان کو نیکی کرنے کی وصیت کی اس کے والدین کے بارے میں اس کی ماں نے اس کے بوجھ کو کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اُٹھایا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹا یہ اس لئے کہ میرا شکر کرو اور اپنے والدین کے شکر گزار رہو۔

احادیث

(٢٨٦) محبوب ترین عمل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے کہا پھر؟ فرمایا والدین کے ساتھ بھلائی کرنا۔ میں نے کہا پھر؟ اس کے بعد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری مسلم)

والدین کے ساتھ سلوک

آیات

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (نساء ع ۶)

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو
اور قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور قریب
کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور رفیق و شریک زندگی اور
مسافروں کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ
الْاَرْحَامَ (نساء ع ۱)

اللہ سے ڈرو جس کے نام کا واسطہ دیتے ہو اور
رشتوں کا لحاظ رکھو۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ
اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ
سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿ (رعد ع ۳)

جو لوگ جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے
حکم دیا اور اپنے پروردگار سے اور حساب کی
برائی سے ڈرتے ہیں۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حُسْنًا (عنکبوت ع ۲)

اور ہم نے انسان کو نیکی کرنے کی وصیت کی
اس کے والدین کے بارے میں۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ

تمہارے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے سوا
کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ

(۲۸۲) دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکنا چاہیئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے پڑوسی کو دیوار میں لکڑی وغیرہ گاڑنے سے نہ روکے، پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کیا بات ہے کہ تم اس سے اعراض کرتے ہو خدا کی قسم میں تمہارے شانوں کے درمیان اس کو پھینک دوں گا۔(۱) (بخاری۔ مسلم)

(۲۸۳) ہمسائے کو تکلیف نہ دے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے جس کا ایمان اللہ اور روزِ آخرت پر ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔ جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائے وہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (ب۔م)

(۲۸۴) قریب تر پڑوسی زیادہ مستحق ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں کس کو تحفہ بھیجوں، آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)

(۲۸۵) اللہ کے نزدیک افضل کون ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے یہاں وہ لوگ بہتر ہیں جو اپنے ساتھیوں کے لئے بہتر ہیں اور اللہ کے یہاں وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہے۔ (ترمذی)

(۱) یعنی تم کو جتا کر کہوں گا اور یہ حکم پہنچا دوں گا۔ ۱۲

(۲۷۹) سالن زیادہ کر کے پڑوسی کی مدد

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تم کوئی سالن پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر دیا کرو اور اپنے ہمسائے کا خیال رکھو۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ ابوذرؓ نے کہا میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت کی کہ جب میں کوئی سالن پکاؤں تو شوربہ زیادہ کر دوں پھر اپنے ہمسائے کے گھر کی خبر لوں۔(۱)

(۲۸۰) ایمان کی شرط

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم اس میں ایمان نہیں، خدا کی قسم وہ صاحب ایمان نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون؟ فرمایا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جنت میں وہ داخل ہو گا جس کے شر سے اسکے ہمسایہ کو امن نہ ہو۔

(۲۸۱) کسی تحفہ کو حقیر نہ سمجھو

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان عورتو پڑوسن اپنی پڑوسن کیلئے کسی تحفہ کو حقیر نہ سمجھے(۲) اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱) کیا اخلاق کی تعلیم ہے اس سے بڑھکر کیا غمخواری، ہمدردی اور اعانت ہو سکتی ہے۔

(۲) [illegible]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچے سات برس کے ہوں تو نماز کی تاکید کرو اور جب دسؔ برس کے ہوں تو ان کو مار مار کر نماز پر لگاؤ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

پڑوسی کا حق

آیت

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ (نساء ۔ ع ۲)

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور رفیق و شریک زندگی کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو۔

احادیث

(۱) **حضرت جبریل کی تاکید** حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ مجھ برابر ہمسایہ کے بارے میں وصیت کرتے رہتے۔ یہاں تک کہ مجھ کو خیال ہوا کہ کہیں اس کو وارث نہ بنا دیں۔ (بخاری و مسلم)

ہاتھ سے کھایا اور اپنے سامنے سے کھایا، اس کے بعد میں اسی طرح کھانے لگا۔ (ب۔م)

(۴۴) ہر شخص اپنے متعلقین کا ذمہ دار ہے اور خدا کے سامنے جواب دہ ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے تم سب اپنی اپنی جگہ پر ذمہ دار ہو۔ خلیفہ ذمہ دار ہے اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اس کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے، اس کے بارے میں پوچھی جائے گی، خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے، وہ اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تم سب ذمہ دار ہو۔ اپنی رعیت کے متعلق پوچھے جاؤ گے (ب۔م)

(۴۵) بچوں کو نماز کی تاکید اور تنبیہ

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اولاد جب سات برس کی ہو تو نماز کی تاکید کرو اور جب دس برس کی ہو تو مار کر نماز پڑھاؤ[1] اور ان کے بستر الگ کر دو۔ (ابوداؤد)

---

(۱) اس میں مسلمانوں نے بڑا تساہل کر رکھا ہے۔ تعلیم کی خاطر مکتب کی معمولی کامیابی کے لیے بچے میں زدوکوب، زجر و توبیخ سب روا ہے لیکن نماز کے لیے اشارہ کرنا بھی گراں ہے۔ بچہ ایک دن اسکول نہ جائے تو سخت باز پرس ہو اور نماز فرض ہونے کے بعد بھی برسوں نماز نہ پڑھے تو پیشانی پر شکن تک نہ آئے اور کبھی اس کو ٹوکا نہ جائے۔ اکثر والدین نماز پڑھتے ہیں لیکن اولاد سے نماز کے لیے کہنا ضروری نہیں سمجھتے اور ان کے نماز نہ پڑھنے پر کوئی ناراضگی اور گرانی بھی نہیں ہوتی ۱۲۔

اپنے گھر والوں کو نیکی کا حکم

آیات

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ ع)
اپنے گھر والوں کو نیکی کا حکم دو اور اس پر قائم رہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (تحریم۔ ع ۱)
اے ایمان والو اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

احادیث

(۱/۲۷۴) **چھوٹے بچے کی نگرانی اور احتیاط** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حسنؓ بن علیؓ نے ایک کھجور اٹھا لیا اور اپنے منہ میں رکھ لیا، آپ نے فرمایا ارے ارے اس کو پھینکو، کیا تم نہیں جانتے کہ صدقہ کا مال ہم نہیں کھاتے۔ (بخاری۔ مسلم)

اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا صدقہ ہمارے لئے جائز نہیں (۱)

(۲/۲۷۵) **بچے کو تربیت اور آداب کی تعلیم** حضرت عمر بن ابو سلمہؓ سے (جو ام سلمہ کے صاحبزادے اور آنحضرتؐ کی پرورش میں تھے) روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور پیالہ میں ادھر اُدھر سے کھایا کرتا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لیکر سیدھے

(۱) یہی شفقت و محبت نہیں ہے کہ بچہ کو اچھا کھلائے پہنائے بڑی محبت یہ ہے کرنا جائز مشتبہ چیز سے بچائے ۱۲

تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ٥ (بقرہ ع ۳۷) | یں خاص طور سے خراب ہی چیز نہ خرچ کرو۔

احادیث

(۱/۲۷۲) ایک صحابی کا سب سے زیادہ پسندیدہ مال راہ خدا میں دینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ مالدار تھے اور اُن کے مال میں اُن کو بیرحا بہت پسند تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس میں تشریف لیجاتے اور اس کا پانی پیتے جو بہت شیریں تھا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اُتری لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ٥ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ٥ اور مجھے اپنے مال میں بیرحا بہت مرغوب ہے میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اور اس کے ذخیرہ اور نیکی کی امید اللہ سے رکھتا ہوں پس آپ اس کو جہاں اللہ کا حکم ہو وقف کر دیجئے، آپ نے فرمایا او ہو یہ مال تو بہت نفع کا ہے یہ مال تو بہت نفع کا ہے جو کچھ تم نے کہا میں نے سُنا: میری رائے یہ ہے کہ اس کو اپنے قرابت داروں کے لئے وقف کر دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کی مرضی ہو، پھر اسکو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

(بخاری۔ مسلم)

فرمایا انسان کا گناہ یہی کافی ہے کہ جس کا کفیل ہو اُس کی کفالت سے ہاتھ اٹھا لیے۔ [illegible]

خرچ کرنے والے کے لئے نعم البدل کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیلوں کو نقصان اور تباہی دے (بخاری، مسلم)

متعلقین سے ابتدا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا اُن لوگوں سے کرو جن کی تم پرورش کرتے ہو اور بہترین صدقہ وہ ہے جو بچ کر دولت بچا کر کیا جائے اور جو متعاطر رہنا چاہے گا اللہ اس کو متعاطر رکھے گا جو استغنا چاہے گا اللہ اس کو غنی کرے گا۔ (بخاری)

محبوب چیز کا خرچ کرنا

آیات

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ (آل عمران - ۹۲)

اُس وقت تک نیکی کو نہ پہنچو گے جب تک کوئی محبوب چیز خرچ نہ کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا

اے ایمان والو اُن پاک چیزوں کو خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور جو ہم نے زمین سے نکالی

حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ترین وہ دینار ہے جس کو آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرے اور اُن جانوروں پر خرچ کیا جائے، جو اللہ کے راستے میں کام آئیں اور وہ دینار جو اللہ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کیا جائے۔

(۲۶۷) **اولاد پر خرچ کرنے کا ثواب** حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میری وہ اولاد جو پہلے شوہر سے ہے اُنپر خرچ کرنے میں اجر ہے، میں ان کو بُری حالت میں چھوڑنا نہیں چاہتی اور وہ میری ہی تو اولاد ہیں آپ نے فرمایا ہاں جو کچھ بھی تم خرچ کروگی تمہیں اجر ملے گا۔ (بخاری۔مسلم)

(۲۶۸) **بیوی کو کھلانے کا ثواب** حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کی خوشی چاہتے ہوئے جو کچھ بھی خرچ کروگے اللہ اِس کا اجر دیگا، چاہے اپنی بیوی کے منھ میں ایک لقمہ رکھو۔ (ب-م)

(۲۶۹) **گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرنا** حضرت ابو مسعود البدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد اپنے گھر والوں پر اجر طلب کرتے ہوئے خرچ کرے تو یہ صدقہ ہے۔ (ب م)

(۲۷۰) **اپنے متعلقین کی مدد نہ کرنا بڑا گناہ ہے** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

گھر والوں پر خرچ

آیات

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ (بقرہ-ع ۳۰)

جس کا بچہ ہے اُس پر لازم ہو (دودھ پلانے والی عورتوں کا) کھانا اور کپڑا بھلائی کے ساتھ۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۚ (طلاق-ع ۱)

اور اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے جس کو گنجائش ہو اور جس پر خرچ تنگ ہو گیا ہو تو اسکو چاہیے کہ اس چیز کو خرچ کرے جو اس کو اللہ نے دیا اور اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسکی وسعت کے مطابق۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ (سبا-ع ۵)

تم نے کسی چیز سے جو کچھ خرچ کیا اس کا نعم البدل عطا ہو گا۔

احادیث

(۲۶۶) گھر والوں پر خرچ کرنے کا اجر سب سے زیادہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار تم نے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا، ایک دینار گردن کے آزاد کرنے میں، ایک دینار مسکینوں پر صدقہ کیا، اور ایک دینار گھر والوں پر خرچ کیا، سو جو دینار گھر والوں پر خرچ کیا اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔ (مسلم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کا ہر ایک ذمہ دار ہے۔ ہر ایک اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں پر ذمہ دار ہے، عورت اپنے شوہر کی اور اُس کے لڑکوں کی ذمہ دار ہے۔ تم سب سے انکی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا (بخاری)

(۲۶۳) **شوہر کی اطاعت** حضرت طلق بن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد اپنی بیوی کو بلائے تو وہ آئے اگرچہ تنور پر بیٹھی ہو (ترمذی۔ نسائی)

(۲۶۴) **شوہروں کی تعظیم کی انتہا** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ (ترمذی)

(۲۶۵) **شوہر کی رضامندی کا نتیجہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت مر جائے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی)

(۲۶۶) **شوہر کو تکلیف دینا** حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوی جب اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو فراخ چشم حوروں میں سے جو اسکی بیوی ہوگی وہ کہتی ہے کہ تیرا بُرا ہو وہ تیرا مہمان ہے، تو اس کو تکلیف نہ دے۔ قریب ہے کہ اللہ تجھ سے جدا کرکے اسے ہماری طرف کردے۔ (ترمذی)

(۲۶۷) **عورتوں کا فتنہ** حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں کیلئے عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑا۔ (بخاری۔ مسلم)

حافظاتٌ لِّلغَیبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ (نساء ع ۶)	نیک بخت عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں اور شوہر کی غیر موجودگی میں نگہبانی کرتی ہیں اللہ کی حفاظت سے

احادیث

(۱) شوہر کی ناراضگی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شوہر اپنی بیوی کو بلائے اور وہ نہ آئے اس کا شوہر رات کو اس سے ناراض رہے تو فرشتے اس پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (ریاض ج ۱)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے جب عورت اپنے شوہر سے بگڑ کر رات گزارتی ہے تو فرشتے اس پر صبح تک لعنت کرتے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو مرد اپنی بیوی کو اپنے پاس بلائے اور عورت آنے سے انکار کرے تو آسمان والے سب اس پر ناراض ہوں گے، یہاں تک کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو۔

(۲) شوہر کی اجازت حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو جائز نہیں کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ اس کی بغیر اجازت نفل کے روزے رکھے اور اس کی بغیر اجازت دوسروں کو اس کے گھر میں بلائے۔ (بخاری مسلم)

(۳) تم میں کا ہر ایک ذمہ دار حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

میں اور اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو۔ (ترمذی)

(۰، ۵ہ) بد سلوک شوہر

حضرت ایاس رضؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی بندیوں کو نہ مارو، حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسولَ اللہ عورتیں اپنے شوہروں پر بہت دلیر ہوگئیں تو آپ نے ان کو مارنے کی اجازت دی، پس عورتیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے گرد پھرنے لگیں اور اپنے شوہروں کی شکایت کرنے لگیں آپنے فرمایا کہ محمدؐ کے گھر والوں کو بہت سی عورتوں نے گھیر لیا جو اپنے شوہروں کی شاکی ہیں ان کے شوہر اچھے لوگ نہیں ہیں۔ (ابوداؤد)

(۸۵۲) دنیا کی بہترین دولت

حضرت عبداللہ رضؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ایک پونجی ہے اور اُس کی بہترین دولت نیک بخت بیوی ہے۔ (مسلم)

بیوی پر شوہر کا حق

آیت

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ	مرد عورتوں کے منتظم اور نگراں ہیں کیونکہ اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے بعض کو بعض پر وہ اس لئے کہ وہ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں پس

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد مومنہ عورت سے نفرت نہ کرے اگر اسکی ایک عادت ناپسند ہے تو دوسری عادت اُس کو خوش کر سکتی ہے۔ (مسلم)

(۲۵۴) **عورتوں کے حقوق** حضرت عَمرو بن الاَحوص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی اور فرمایا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو وہ تمھارے یہاں بطور قیدی کے ہیں اُس کے سوا تم اُن کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔ اگر وہ غلطی کریں تو اُن سے الگ رہو اور اُن کو ایسا مارو کہ اُن کو تکلیف نہ ہو۔ پس اگر وہ مان لیں تو ان پر کوئی تکلیف نہ ڈالو اور سُن لو کہ تمھاری بیویوں پر تمھارا حق ہے اور تمھاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔ تمھارا ان پر یہ حق ہے کہ تمھارے بستروں پر اُن کو نہ بٹھائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور تمھارے گھروں میں ان کو نہ بلائیں جن کا آنا تمھیں ناپسند ہو اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ ان کے کھلانے پہنانے میں بھلائی کرو۔ (ترمذی)

(۲۵۵) حضرت معاویہ بن حَیدَہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہماری بیویوں کا ہم لوگوں پر کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو ان کو بھی کھلاؤ اور جب پہنو تو ان کو بھی پہناؤ اور ان کے منھ پر نہ مارو اور نہ انھیں گالیاں دو اور ان کو نہ چھوڑو مگر گھر میں۔ (ابوداؤد)

(۲۵۶) **کامل ترین مومن کی تعریف** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل مومن وہ ہے جو خلاق

ہیں سب سے زیادہ اوپر کا حصہ ٹیڑھا ہے اور اس کو سیدھا کرو گے تو ٹوٹ جائیگی(۱) اور اگر اس کو چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲/۵۲) عورت شریک زندگی ہے اُس سے لونڈی غلام کا سا سلوک اچھا نہیں

حضرت عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ناقہ ثمود کا اور جس نے اسکی کونچیں کاٹ دی تھیں اس کا ذکر فرمایا۔ آپ نے اِذِ انۡبَعَثَ اَشۡقَاھَا (جب کہ قوم کا سب سے بدبخت آدمی اس اونٹنی کو ذبح کرنے کے لئے آمادہ ہوا) کی تفسیر فرماتے ہوئے فرمایا کہ ایک زبردست آدمی جو اپنے خاندان کی قوت و حمایت کی وجہ سے مضبوط و محفوظ تھا اس کام کے لئے تیار ہوا۔

پھر عورتوں کا ذکر فرمایا اور ان کے بارے میں بہت نصیحتیں کیں۔ فرمایا کیا بات ہے کہ ایک وقت مرد اپنی بیوی کو غلام کی طرح پیٹے، پھر ممکن ہے اسی دن رات کو اس کے ساتھ رہے، پھر ریاح خارج ہونے پر ہنسنے کے متعلق نصیحت فرمائی کہ آدمی دوسرے کے اس فعل پر کیوں ہنستا ہے جب کہ اس سے خود بھی ایسی حرکت ہوتی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳/۵۲) مومن مرد مومنہ عورت سے نفرت نہ کرے

حضرت ابوہریرہؓ سے

(۱) یعنی فطرت نسوانی کو تبدیل کرنے کی اگر کوشش کرو گے تو ... اسکی فطرت مسخ ہوجائے گی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھاری جو مدد کی جاتی ہے اور تم کو جو رزق دیا جاتا ہے وہ تمھارے ضعیفوں ہی کی بدولت۔ (بخاری)

حضرت ابو درداءؓ عویمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ مجھے کمزوروں میں تلاش کرو، کمزوروں کی وجہ سے تم کو رزق ملتا ہے اور انھیں کی وجہ سے تمھاری مدد کی جاتی ہے۔ (ابو داؤد)

عورتوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک

آیات

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (نساء۔ ع ۳)

عورتوں سے بھلائی کے ساتھ میل جول رکھو۔

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (نساء۔ ع ۱۹)

عورتوں کے درمیان ہرگز تم پورا عدل نہ کر سکو گے اگرچہ تم کو حرص ہو۔ پس ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کر لو اور ڈرو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

احادیث

(۱۵۲) عورت کی فطرت بدلنے کے درپے نہ ہونا چاہیے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی

کچھ نہ کھایا اور چلی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا، آپ نے فرمایا جو لڑکیوں میں کسی چیز کے ساتھ آزمایا جائے[1] اور اُن کے ساتھ اچھے سلوک کرے تو وہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے پردہ بنجائیں گی۔ (بخاری مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اسکی دو لڑکیاں تھیں، اس نے مجھ سے کھانا مانگا، میں نے اُس کو تین کھجوریں دیں عورت نے ایک ایک کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کو دیا اور ایک کھجور کھانے کی نیت سے اپنے منھ تک لیجانے لگی تھی کہ لڑکیوں نے پھر مانگا، عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کرکے ایک ایک دونوں کو دیدیا اور چلی گئی، مجھ کو اسکی حالت پر تعجب ہوا، میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں لڑکیوں کے ذریعہ اس پر جنت واجب کی اور دوزخ سے آزاد کیا۔ (مسلم)

(۲۴۹) یتیموں، ضعیفوں اور عورتوں کا حق

حضرت خُوَیلدؓ بن عَمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں یتیموں ضعیفوں اور عورتوں کے حق سے ڈراتا ہوں۔[2] (نسائی)

(۲۵۰) ضعیفوں کی برکت سے رزق

حضرت مُصعبؓ بن سَعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ سعد کو خیال پیدا ہوا کہ لوگوں پر ان کو فضیلت حاصل ہے

(۱) یعنی ان کی پرورش اس کے ذمہ ہو۔ ۱۲۔

(۲) یعنی میں حجت تمام کر دیتا ہوں، اب بھی جو نہ ڈرے وہ خود ذمہ دار ہے ۱۲

طرح جو سُست نہ پڑے یا ایسے روزہ دار کی طرح جو افطار نہ کرے۔ (ب۔م)

(۷ ۶/۲۴۷) **بُری دعوت** حضرت اَبُوہُرَیرَہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُرا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے کہ اُن لوگوں کو روکا جائے جو خود سے آئیں، اور اُن کو بُلایا جائے جو انکار کریں[1] اور جو دعوت قبول نہ کرے گا وہ اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کریگا، اور مسلم بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمائی کہ بدترین ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو بُلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۴۸) **لڑکیوں کی پرورش** حضرت اَنَسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو لڑکیوں کی پرورش اُسوقت تک کرے کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن وہ آئے گا میں اور وہ اس طرح ہونگے[2] اور آپنے اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔ (م)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اُس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں، اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ بھی نہیں تھا، وہی میں نے اسکو دیدیا۔ اس نے اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا خود

(۱) یعنی کھاتے پیتے آسودہ لوگوں اور اُمراء کو بُلایا جائے اور ضرورت مند غریبوں کو روکا جائے جیسا عام طور پر ہوتا ہے۔

(۲) لڑکیوں کا پرورش کرنا بڑا مشکل کام ہے اور یوں بھی عرب کے لوگ زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، اب جو ان کی پرورش کرے گا وہ اللہ کی خوشی کے لئے کرے گا، پھر لڑکیوں سے اُن مالی و دنیاوی فوائد کی توقع بھی نہیں جو لڑکوں سے ہوتی ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے
کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں کچھ فرق رکھ کر بتایا کہ اس طرح[1]۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ اس کا ہو یا دوسرے کا ہو، وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے، راوی نے کلمہ کی انگلی ملا کر بتایا کہ اس طرح۔ اور وہ راوی مالک بن انسؓ تھے۔

(۵) مسکین کی تعریف

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک لقمہ یا دو لقمے ایک کھجور یا دو کھجوریں اس کو پھرا دیں[2]۔ مسکین وہ ہے جو محتاط رہے[3]۔ (بخاری، مسلم)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس آتا جائے اور ایک یا دو لقمہ، ایک کھجور یا دو کھجوریں اس کو پھرا دیں۔ مسکین وہ ہے کہ ایسی دولت نہ پائے جو اس کے لئے کافی ہو اور نہ کسی کو اس کی مفلسی کا احساس ہو اور نہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر پھرے۔

(۶) بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور مسکین کی خبر لینے والا اللہ کے راستہ میں لڑنے والے کی طرح ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا ایسے عابد کی

(۱) [illegible] ۱۲ (۲) [illegible] ۱۲ (۳) یعنی سوال وغیرہ سے بچے ۱۲

ساتھ تھے، قریش نے ہم لوگوں کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ان لوگوں کو نکال دیجئے تاکہ یہ ہم پر جرأت نہ کریں۔ اس بات کا آپ کے دل میں کچھ خیال گزرا۔(۱) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری ہے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۰ (انعام ع ۶)	ان لوگوں کو نہ نکالو جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں (مسلم)

(۳۴۳) غریبوں کی دل شکنی

حضرت عائذ بن عمرو مزنیؓ سے روایت ہے (یہ اُن لوگوں میں سے تھے جنھوں نے بیعت رضوان کی تھی) کہ سلمانؓ، صہیبؓ اور بلالؓ اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو سفیان اُدھر سے گزرے تو ان لوگوں نے کہا ابھی تک اللہ کی تلواروں(۲) نے اللہ کے دشمنوں میں اپنا اثر نہیں کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا تم قریش کے سردار اور بزرگ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی کہی ہوئی بات کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر تم نے شاید ان کو ناراض کر دیا ہے تو البتہ تم نے اپنے رب کو ناراض کیا۔ حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہا اے بھائیو کیا میری بات نے تم کو ناراض کر دیا۔ اُنھوں نے کہا نہیں۔ اللہ تم کو بخشے اے میرے بھائی۔(۳) (مسلم)

(۳۴۴) یتیم کی کفالت

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

(۱) کہ شاید اس طرح یہ اللہ کے دین کی طرف متوجہ ہوں اور یہ لوگ میرے ہی گھر میں پھر آ جائیں گے۔ ۱۲

(۲) مطلب یہ کہ ابو سفیان اب تک زندہ ہیں اللہ کی تلوار دشمنانِ خدا کا کام تمام نہیں کیا ۱۲

(۳) صحابہ کرام میں کیا محبت و الفت تھی کہ کوئی کسی کی بات سے بُرا نہیں مانتا تھا ۱۲

مظلومہ تھی، اس لئے میں نے اس کے درجہ کی تمنا کی۔ (بخاری۔ مسلم)

یتیموں مسکینوں اور لڑکیوں کے ساتھ نرمی

آیات

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ٥ (حجر ع ٦)
اپنے بازو مسلمانوں کے لئے جھکا دو۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (کہف۔ ع ۴)
اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ رو کو جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں ان سے نہ پھریں کہ تم دنیا کی زندگی زینت چاہو۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ (ضحیٰ۔ ع ۱)
یتیم پر زبردستی مت کرو اور سائل کو مت جھڑکو۔

اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ٥ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ٥ (ماعون۔ ع ۱)
کیا تم نے دیکھا جو دین کو جھٹلاتے ہیں یہ وہی ہیں جو یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو کھانے پر رغبت نہیں دلاتے۔

احادیث

(۲۲۴) غریب مسلمانوں کی فضیلت

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم اور ابن مسعودؓ اور ہذیل کا ایک آدمی اور بلالؓ ان کے علاوہ دو آدمی اور جن کا نام میں بھول گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور تبرکاً ان پر ہاتھ پھیرنے لگے اور کہنے لگے ہم تمھاری عبادت گاہ سونے کی تعمیر کریں گے، وہ بولے نہیں جیسے پہلے تھی ویسی ہی بنا دو۔

تیسرا بچہ جو گود میں بولا ایک عورت کا بچہ تھا، ماں بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار بڑے تزک و احتشام کے ساتھ اُدھر سے گزرا، ماں نے اس کو دیکھ کر دعا کی کہ خدایا میرا بچہ بھی اسی شان و شوکت کا ہو، بچہ دودھ چھوڑ کر سوار کو دیکھنے لگا اور کہنے لگا کہ اے پروردگار مجھ کو اس جیسا نہ ہونے دینا یہ کہہ کر بچہ پھر دودھ پینے لگا، کچھ دیر کے بعد منظر سامنے آیا کہ لوگ ایک لونڈی کو طرح طرح کے جرائم کا الزام دیتے ہوئے اور اس کو بلاوجہ مارتے ہوئے اُدھر سے گزرے لونڈی صرف حَسْبِیَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَکِیْل کہتی رہی اور رضا بالقضا پر اس کا عمل تھا بچے کی ماں نے یہ دیکھ کر دعا کی کہ پروردگار میرا بچہ ایسا نہ ہو۔ بچہ دودھ چھوڑ کر اس کو بھی دیکھنے لگا اور کہنے لگا کہ اے اللہ مجھ کو اسی لونڈی کی طرح بنانا، اب ماں بیٹوں میں اس امر میں سوال جواب شروع ہوا۔ ماں نے کہا کہ میں نے سوار اور اُس کی شان کو دیکھ کر جب دعا کی کہ میرا بچہ ایسا ہی ہو تو تو نے کہا کہ خدا مجھ کو اس جیسا نہ بنائے اور اس لونڈی کو جو ذلیل و رسوا کی جا رہی تھی میں نے دیکھ کر جب کہا کہ خدا مجھ کو ایسی حالت میں نہ مبتلا کرے تو تو نے کہا کہ خدا مجھ کو ایسا ہی کرے، بچے نے جواب دیا کہ اے ماں سوار ایک نہایت ہی متکبر اور ظالم شخص تھا اس لئے میں نے اُس کی حالت اپنے لئے ناپسند کی اور وہ لونڈی جس کو تم ذلیل سمجھی تھیں حقیقت میں

آدمی تھے، انھوں نے ایک عبادت گاہ بنا رکھی تھی، اس میں رہا کرتے تھے، ایک دن اُن کی ماں آئیں، وہ نماز پڑھ رہے تھے، انھوں نے ان کو آواز دی، جُریج نے کہا اے پروردگار کیا کروں، ماں کو جواب دوں کہ نماز پڑھوں، وہ نماز پڑھتے رہے، ماں چلی گئیں۔ دوسرے روز پھر آئیں اور آواز دی، وہ پھر نماز میں تھے انھوں نے کہا اے پروردگار ماں اور نماز کا مقابلہ ہے، وہ پھر نماز پڑھتے رہے ماں نے کہا اے اللہ اس وقت تک اس کو نہ مار جب تک یہ بُری عورتوں کا منھ نہ دیکھ لے۔ ایک دن بنی اسرائیل جُریج اور انکی عبادت کا ذکر کر رہے تھے ایک عورت نے کہا (جس کی خوبصورتی ضرب المثل تھی) کہ اگر تم کہو تو میں ان کو فتنہ میں ڈال دوں، وہ ان کے پاس آئی، اُنھوں نے التفات نہ کیا، وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو جُریج کی عبادت گاہ میں رات کو رہا کرتا تھا وہ ملوث ہوا، جب اس کے لڑکا ہوا تو کہا یہ جُریج کا لڑکا ہے۔ لوگ جُریج کے پاس آئے اور اُن کو اس عبادت گاہ پر سے اُتار اور اس کو منہدم کر دیا اور ان کو مارنا شروع کیا، انھوں نے کہا آخر کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا تم نے گناہ کیا۔ انھوں نے کہا بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے، اُنھوں نے کہا اچھا مجھے نماز پڑھ لینے دو، انھوں نے نماز پڑھی نماز پڑھنے کے بعد بچے کے پاس آئے اور اس کے پیٹ میں اُنگلی ماری اور کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ بچے نے کہا فلاں چرواہا ہے۔ بس پھر کیا تھا لوگوں نے جُریج کے ہاتھ پاؤں چومنے شروع کیے

ترٹنگا آدمی آئے گا اور اس کا وزن اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر نہ ہوگا۔

کتب ۲۰

(۵/۳۴۲) **ایک غریب جنتی کا خیال** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک حبشی عورت مسجد کی صفائی میں رہتی تھی یا جوان مرد تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا تو لوگوں سے اس کے متعلق سوال کیا، لوگوں نے کہا اس کا انتقال ہوگیا، آپ نے فرمایا تم نے مجھے خبر کیوں نہ کی، گویا انھوں نے اس کو حقیر سمجھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اسکی قبر بتلاؤ۔ لوگوں نے پتہ دیا تو آپ نے اس پر نماز پڑھی، پھر فرمایا یہ قبریں اپنے رہنے والوں پر تاریکی سے بھری رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو میری نماز کی وجہ سے روشن کر دیتا ہے۔ (بخاری مسلم)

(۶/۲۴۳) **اکثر جنتی** حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا اس میں اکثر داخل ہونے والے مسکین تھے اور دولت مند روک دئیے گئے تھے لیکن دوزخ والوں کو آگ کا حکم دیا گیا میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا، تو اکثر اس میں داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔ (بخاری مسلم)

(۷/۲۴۴) **تین بچوں نے ماں کی گود میں گفتگو کی** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوارہ میں تین ہی نے گفتگو کی۔ حضرت عیسیٰؑ بن مریم نے اور اس بچے نے جس کو جریج کی طرف منسوب کرتے تھے اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد

(۲/۱۴۳) غریب مسلمان کی فضیلت | حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، آپ نے لوگوں سے فرمایا اس آدمی کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ لوگوں نے کہا یہ آدمی سردار ہے واللہ اگر یہ پیام دے تو اس کا نکاح ہو جائے، اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول کی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر دوسرا آدمی آیا، آپ نے فرمایا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، کہا یا رسول اللہ یہ مسلمانوں کے فقراء میں ہے۔ اگر یہ پیام دے تو رد کر دیا جائے، سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور بات کہے تو سُنی نہ جائے آپ نے فرمایا پہلے جیسے زمین بھر سے بہتر ہے[۱]۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳/۱۴۴) جنت دوزخ کی آبادی | حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا مجھ میں سرکش اور مغرور ہیں۔ جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیا۔ فرمایا جنت تو میری رحمت ہے تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمہ ہے۔ (م)

(۴/۱۴۵) دنیا میں وزنی اللہ کے یہاں بے وزن | حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن موٹا، لانبا

---

(۱) یہ پیغمبرانہ شان کی بات ہے کہ پہلے کے متعلق کچھ نہ فرمایا ۱۲

تالیاں بجانے لگے، یہاں تو عورتوں کے لئے ہیں۔ کوئی چیز اگر نماز میں حارج ہو تو سُبحان اللہ کہو، جب سُبحان اللہ کہو گے جو سُنے گا متوجہ ہو جائے گا اور اے ابوبکرؓ تم نے نماز کیوں نہ پڑھائی جب کہ ہم نے تمہاری طرف اشارہ بھی کیا، انھوں نے کہا ابوقحافہ کے بیٹے کو روا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھائے۔ (زبابم)

کمزور و غریب مسلمانوں کی فضیلت

آیت

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ (کہف۔ع ۴)

اپنے نفس لوگوں کے ساتھ روکو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسکی رضا چاہتے ہیں اور تمھاری آنکھیں اُن سے نہ پھریں۔

احادیث

(۲۳۵) دوزخ اور جنت کے لوگوں کا فرق

حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کیا میں تم کو جنت والوں کی خبر دوں ہر کمزور جو کمزور سمجھا جاتا ہے اگر اللہ پر قسم کھائے (۱) تو اللہ تعالیٰ اسکی قسم پوری کرتا ہے اور کیا میں تم کو دوزخ والوں کی خبر دوں۔ ہر متکبر اور بخیل شخص۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱) یعنی اگر یوں کہہ دے کہ خدا کی قسم یونہی ہوگا تو اللہ اسکی زبان کی لاج رکھے گا۔۱۲

میں ہوں یا رسول اللہ۔ جو یہ چاہے وہ اس کے لئے ہے[1]۔ (بخاری۔ مسلم)

(۴۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قبیلہ میں مصالحت کرانے کیلئے تشریف لیجانا

حضرت سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہے تو آپ اُن لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے ارادے سے تشریف لائے اور آپ کے ساتھ کچھ اور بھی لوگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ نماز کا وقت آگیا۔ حضرت بلال رضؓ حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر رضؓ کیا تم لوگوں کی امامت کر سکتے ہو ابوبکر رضؓ نے فرمایا ہاں۔ حضرت بلال رضؓ کھڑے ہو گئے، حضرت ابوبکر رضؓ نے آگے بڑھ کے تکبیر کہی، پھر لوگوں نے بھی کہی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صف میں کھڑے ہو گئے، لوگ تالیاں بجانے لگے حضرت ابوبکر رضؓ نماز کی حالت میں دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، لوگوں نے جب زیادہ تالیاں بجائیں تب متوجہ ہوئے تو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، آپ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو نماز قائم رکھنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اللہ کی تعریف کی اور پیچھے پلٹ کے صف میں کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم کو کیا ہوا، جب کوئی نئی چیز نماز میں پیش آئی تم

---

(۱) وہ سمجھ گئے کہ حضورؐ کا منشا یہ ہو کہ اس کے لئے آسانی کر دی جائے انھوں نے فوراً قبول کر لیا۔ ۱۲۔

احادیث

(۲۳۱) صدقہ کی قسمیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے، آدمی کی مدد جانور کے بارے میں کرو، اس کو سوار کردو یا اس کے سامان کو اسکی سواری پر لاد دو صدقہ ہے۔ اچھی بات کہو صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کے لئے اُٹھاؤ صدقہ ہے اور راستہ سے کانٹا وغیرہ ہٹا دو صدقہ ہے۔ (ب۔م)

(۲۳۲) لوگوں کے درمیان مصالحت کرانے میں جھوٹ نہیں ہوتا

حضرت اُمّ کلثومؓ بنت عقبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سُنا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح قائم کرنے کے لئے جھوٹ بولے۔ اس کو بھلی بات پہنچائے اور اس سے بھلی بات کہے۔ (ب۔م)

(۲۳۳) ایک مقروض کا قرض کم کرانا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سُنی، ان کی آوازیں تیز تھیں، ان میں سے ایک اپنے قرض کو کم کراتا تھا اور نرمی چاہتا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں کم نہ کروں گا۔ آپ نکلے اور فرمایا کہاں ہے اللہ پر قسم کھانے والا کہ میں نیکی نہ کروں گا، اس نے کہا

(۱) یعنی دو شخصوں میں اگر نا موافقت ہوگئی ہو اور تیسرا آدمی ان میں سے ایک کے پاس جائے اور کہے کہ تمہارے مخالف تمہاری تعریف کی یا تمہارا مداح ہے اور دوسرے کے پاس جاکر بھی یوں کہے تو وہ جھوٹا کہے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بَرِیرہؓ (۱) سے فرمایا۔ اپنے شوہر کی طرف پلٹ جاؤ۔ اُنھوں نے کہا یارسول اللہ کیا آپ ہم کو حکم دیتے ہیں، آپ نے فرمایا نہیں میں تو سفارش کرتا ہوں (۲) بولیں مجھ کو اسکی حاجت نہیں (۳)۔ (بخاری)

لوگوں کے درمیان مصالحت

آیات

لَاخَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ، (نساء - ع ۱۷)	ان کی بہت سی سرگوشیوں میں بھلائی نہیں مگر جو صدقہ کا حکم دے یا بھلائی کا اور لوگوں کے درمیان اصلاح کا۔
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ، (نساء - ع ۱۹)	اور صلح بہتر ہے۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ، (انفال ع ۱)	اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح قائم کرو۔
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ، (حجرات - ع ۱)	بیشک سب مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح قائم رکھو۔

(۱) حضرت بریرہ کو حضرت عائشہؓ نے آزاد کیا حضرت بریرہ کے شوہر غلامی کی حالت میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو نکاح باقی رکھنے اور فسخ کرنے کا اختیار دیا تھا، پس وہ اپنے شوہر سے الگ ہوگئی تھیں۔ ۱۲

(۲) حضور نے سفارش اس وجہ سے کی تھی کہ حضرت بریرہؓ کے شوہر بریرہؓ کے غم میں روتے پھرتے تھے تو حضور کو ترس آتا تھا۔ ۱۲

(۳) معلوم ہوا حکم ٹالا نہیں جاسکتا۔ سفارش کے بارے میں اختیار ہے۔ ۱۲

راستہ آسان فرمائے گا، اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر یعنی مسجد میں جمع ہوں گے اور اللہ کی کتاب پڑھیں گے اور آپس میں سنائیں گے تو اُن کے دلوں پر تسکین اُترے گی اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیگی اور فرشتے اُنکو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس والوں میں ان کا ذکر فرمائے گا اور جو اپنے عمل میں سستی کریگا تو اس کو اس کا نسب نہیں بڑھا سکتا۔[1] (مسلم)

سفارش

آیت

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا۔ (نساء۔ ع ۱۱)	جس نے کسی کے لئے اچھی سفارش کی تو اس کو اس کا اجر ملے گا۔

احادیث

(۲۲۹/۱) **سفارش کی ترغیب** حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی حاجتمند آتا تو آپ اپنے ہمنشینوں سے فرماتے کہ سفارش کرو۔ اس کا اجر ملے گا۔ اور فیصلہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جیسا چاہے کرے گا۔[2] (بخاری۔مسلم)

(۲۳۰/۲) **سفارش کا قبول کرنا ضروری نہیں** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

(۱) یعنی عمل کی کوتاہی کی تلافی نسب سے نہیں ہوسکتی اور نسب عمل کا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ ۱۲
(۲) یعنی تم سفارش کے ثواب سے کیوں محروم رہو۔ ۱۲

مسلمانوں کی حاجت روائی

آیت

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥ (حج-ع-١٠) | بھلائی کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔

احادیث

(۲۴۴/۱) **مسلمانوں کی مدد کی فضیلت اور نفع**

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی بھائی ہیں نہ ان پر ظلم کرے اور نہ بے یار و مددگار چھوڑے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کریگا اللہ اسکی حاجت پوری کریگا اور جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کریگا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دور فرمائیگا اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی ستر پوشی فرمائیگا (ب م)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ نبی صلعم نے فرمایا جو کسی مومن کی دنیاوی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اسکی آخرت کی مصیبتوں میں ایک مصیبت کو دور کریگا اور جو کسی مشکل والے کی مشکل آسان کریگا اللہ تعالیٰ اسکی مشکل دنیا اور آخرت میں آسان کرے گا اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کریگا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسکی ستر پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کی مدد میں ہوگا اللہ اسکی مدد میں ہوگا اور جو علم کی تلاش میں راستہ طے کریگا اللہ اسکے لئے جنت کا

(۲۲۵) **گناہ کا اعلان** | حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت کے سب لوگ معاف کر دیئے جائینگے سوائے علانیہ گناہ کرنے والوں کے،[1] اور علانیہ گناہ کرنا یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرے اور وہ چھپا ڈھکا ہو پھر صبح خود ہی اس کا اعلان کر دے اور کہے کہ میں نے رات کو اس اس طرح کیا، اللہ نے تو اس کو چھپایا تھا اس نے خود ہی اپنا پردہ فاش کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۲۶) **لونڈی کی سزا** | حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی بدکاری کرے اور اُسکے اس فعل کی تحقیق ہو جائے تو اس کو حد لگائی جائے اور ڈانٹ پھٹکار نہ کی جائے، پھر اگر دوبارہ اس سے یہ فعل سرزد ہو تو اس کو حد لگائی جائے اور زجر و توبیخ نہ کی جائے، اگر تیسری بار پھر یہی عمل کرے تو اس کو بیچ ڈالے، خواہ بال کی رسّی کے معاوضہ میں۔ (ب۔ م)

(۲۲۷) **شراب پینے کی سزا** | حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے فرمایا اس کو مارو پیٹو۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ پھر کوئی تو ہاتھ سے مار رہا تھا کوئی جوتوں سے کوئی کپڑوں سے، جب وہ واپس چلا تو ایک شخص نے کہا کہ اللہ تجھے رسوا کرے آپ نے فرمایا یہ مت کہو شیطان کی اس کے مقابلہ میں مدد نہ کرو۔[2] (بخاری)

---

(۱) یعنی اس لئے کہ اس سے خدا کے معاملہ میں جرأت کا اظہار ہوتا ہے اور دوسروں کو شہ ہوتی ہے۔
(۲) یعنی سزا تو یہ بھگت چکا اب اس کے لئے ہدایت و اصلاح کی دعا کرو۔

سات چیزوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ حکم یہ ہے کہ مریض کی عیادت کرو۔ جنازے کے ساتھ ہو۔ چھینک پر یرحمک اللہ کہو، قسم کھانے والے کی قسم پوری کرو۔ مظلوم کی مدد کرو، دعوت کو قبول کرو اور سلام کو پھیلاؤ۔ سونے کی انگوٹھیوں سے یا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی کے برتن میں پانی پینے سے۔ سرخ کپڑوں سے۔ ریشم کے کپڑوں سے اور استبرق اور دیبا سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی

آیات

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ (نور۔ ع ۲)

بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی اور بداخلاقی پھیلے اُن کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

احادیث

(۲۴۳) دنیا میں پردہ پوشی سے آخرت میں پردہ پوشی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ جو اللہ کا بندہ کسی اللہ کے بندے کی ستر پوشی کریگا اللہ اُس کی قیامت میں پردہ پوشی کریگا (مسلم)

اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان پر مسلمان کا خون، اسکا مال اسکی عزت حرام ہو۔ (مسلم)

(۱۴/۲۲۱) **مومن کی تعریف** حضرت انسؓ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہی اپنے بھائی کے لئے نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۵/۲۲۲) **ظالم کی مدد کیا ہے؟** حضرت انسؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو، وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مظلوم ہو تو اسکی مدد کروں اور ظالم کی مدد کس طرح کروں، آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو اور منع کرو، یہ اسکی مدد ہے۔ (بخاری)

(۱۶/۲۲۳) **مسلمان کے پانچ حق ہیں** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ ہونا۔ دعوت قبول کرنا چھینک پر یرحمک اللہ کہنا۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہو کہ مسلمان پر مسلمان کے چھ حق ہیں، جب ملاقات ہو تو سلام کرے۔ دعوت دی جائے تو قبول کرے۔ جب نصیحت چاہے تو خیر خواہی کرے، جب چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔ بیمار کی عیادت کرے۔ جنازے کے ساتھ ہو۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہو کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے اور جو کسی کی حاجت پوری کریگا تو اللہ اُسکی حاجت پوری کریگا، جو کسی کی تکلیف کو دور کریگا اللہ تعالیٰ اسکی تکلیف قیامت کے دن دور کریگا۔ جو کسی کی ستر پوشی کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی ستر پوشی کریگا (بخاری مسلم)

(۱۲/۲۱۹) **مسلمان کی تحقیر** | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں نہ ان کی خیانت کرے، نہ ان سے جھوٹ بولے نہ اُن کو رسوا کرے۔ ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اسکی عزت حرام ہے، آپ نے فرمایا تقویٰ یہاں ہے (یعنی دل میں) ہے[۱] اور انسان کیلئے اتنی ہی بُرائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (ترمذی)

(۱۳/۲۲۰) **مسلمان کے حقوق** | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ایک دوسرے سے غصہ نہ کرو اور نہ قطع رحمی کرو، اور سودا لگنے مول تول ہو جانے پر دوسرا اپنا سودا نہ پیش کرے[۲] اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ حقیر سمجھے نہ ذلیل کرے اور تقویٰ یہاں ہے آپ نے اپنے سینہ کی طرف تین مرتبہ اشارہ کیا اور انسان کے لئے اتنی ہی بُرائی کافی ہے کہ وہ

---

(۱) یعنی خوف خدا کا اصل مقام انسان کا دل ہے، ریاکاری اور دکھاوا ظاہرداری سے کچھ نہیں ہوتا۔

(۲) یعنی مسلمان تاجر سے سودا ہو گیا ہو دوسرا تاجر اسکو زیادہ قیمت [illegible] نقصان ہو گیا یہ نہیں چاہیے۔

ایسے عمل جن کو آپ بہت پسند فرماتے تھے صرف اس لئے چھوڑ دیتے تھے کہ اگر مسلمان اس کو کرنے لگیں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پے در پے روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ بھی تو پے در پے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں ایسی حالت پر رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۱۶) چھوٹے بچہ کی ماں کی رعایت

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور نماز لمبی کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اتنے میں کسی بچہ کا رونا سنتا ہوں تو اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۱۷) حضرت جندبؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی امان میں ہو گیا۔ پس دیکھو اللہ تم سے اپنی امان کے متعلق مطالبہ نہ کرے اور جس سے اس نے اپنی امان کے متعلق مطالبہ کر لیا(۱) تو اس کو پا لے گا۔ پھر اس کو اوندھے منہ جہنم کی آگ میں گرا دے گا۔ (مسلم)

(۲۱۸) مسلمان کا مسلمان پر حق

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

(۱) یعنی جس نے صبح کی نماز پڑھنے والے مسلمان کو کوئی تکلیف دی تو اسکے خلاف اللہ خود مدعی ہوگا۔

(۴/۲۱۱) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

حضرت ابُوہُرَیرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علیؓ کو پیار کیا۔ آپ کے پاس اقرعؓ بن حابس کھڑے تھے اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے دس لڑکے ہیں اور ہم کسی کو پیار نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (ب۔م)

(۵/۲۱۲) بچّوں کو پیار

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ کیا اپنے بچّوں کو پیار کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں۔ انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم نہیں پیار کرتے۔ آپ نے فرمایا جب خدا تعالیٰ تم لوگوں کے دلوں سے اپنی رحمت کو کھینچ لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

(۶/۲۱۳) رحم و مہربانی

حضرت جَرِیرؓ بن عبدُاللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ (ب۔م)

(۷/۲۱۴) کمزوروں اور بیماروں کے خیال سے ہلکی نماز

حضرت اَبُوہُرَیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو تو نماز ہلکی کر دو، اس لئے کہ ان میں کمزور بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں اور جب اکیلے پڑھو تو جتنی چاہے لمبی کر دو۔ (ب۔م)

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ضرورت مند بھی تمہارے پیچھے ہوتے ہیں۔

(۸/۲۱۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کے ساتھ رعایت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (حجر-ع ۶)	اپنے بازو مومنوں کے لئے جھکا دو۔
مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ (مائدہ-ع ۵)	جس نے کسی کی جان لی بغیر جان کے بدلہ یا زمین میں فساد کیا بغیر فساد کے تو اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے اس کو زندہ رکھا گویا اس نے سب کو زندہ رکھا۔

احادیث

(۱/۲۰۸) **مومن کی مثال** حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کے لئے مثل عمارت کے ہے۔ ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲/۲۰۹) **مسلمان کی تکلیف کا خیال** حضرت اَبُو مُوسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازاروں کے پاس سے گزرے اور اُس کے پاس تیر ہوں تو وہ اُس کے پھل روک لے یا تھام لے اس خیال سے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچ جائے (بخاری۔ مسلم)

(۳/۲۱۰) **مسلمان ایک جسم ہیں** حضرت نُعمَانِ بنُ بَشِیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال اُن کے آپس کی محبت اور رحم دلی اور مہربانی میں جسم کی طرح ہے۔ جب اس کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم جاگتا ہے اور اُس کو بخار آجاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

اس کو دلوادیا تو گویا اُس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ دیا۔[1] (بخاری)

(۱۳۸) **خونِ ناحق** حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کے دین میں برابر گنجائش ہے جب تک کہ وہ حرام خون نہ کرے۔ (بخاری)

(۱۳۹) **مالِ غیر** حضرت خولہ بنت عامرؓ انصاری سے روایت ہے (یہ حضرت حمزہ کی بیوی تھیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے مال میں بغیر حق کے گھستے ہیں اِن کے لئے قیامت میں آگ ہے۔ (بخاری)

مسلمانوں کی عزّت اور اُنکے حقوق

آیات

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ (جـ ، ع ۴)	جو اللہ کی حرمتوں کی عزت کریگا تو اُس کے لئے اللہ کے یہاں بہتر ہوگا۔
وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (جـ ۔ ع ۴)	جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی عزت کرے گا تو یہ دل کا ادب ہے۔

(۱) وہ یہ نہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں فیصلہ کردیا ہے وہ اب حلال ہے! اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں تھے ورنہ آپ کو ضرور معلوم ہو جاتا کہ حق در اصل کس کا ہے۔ ۱۲

انھوں نے عرض کیا: اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں دور ہو جائیں گی۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر تم اللہ کے راستہ میں اجر کی نیت سے صبر کرو، آگے بڑھو، پیچھے نہ ہٹو، مگر قرض معاف نہ ہوگا۔ مجھ سے جبریل نے یہی کہا ہے۔

(۱۶/۲۰۴) مفلس کون ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے کہا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو نہ کوئی سرمایہ، آپ نے فرمایا میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن اسکے ساتھ یہ بھی غلطیں ہوں گی کہ فلاں کو گالی دی ہے، فلاں پر تہمت لگائی ہے، فلاں کا مال کھایا ہے، فلاں کا خون بہایا ہے اور فلاں کو مارا ہے پس اسکی بعض نیکی فلاں اور بعض نیکی فلاں کو دیدی جائیگی، اب اگر اسکی سب نیکیاں ختم ہوگئیں اور ادائیگی باقی رہی تو پھر ان سب کی برائیاں لیکر اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ (مسلم)

(۱۷/۲۰۵) جو چیز جس کی نہیں ہے مقدمہ جیت لینے سے اس کی نہیں ہو سکتی۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میں بھی انسان ہوں تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں کا بعض اپنی چرب زبانی سے کام لے لیتا ہے تو میں اسی طرح کروں گا جو میں نے سُنا ہے، اگر میں نے اپنے سُننے کے مطابق اسکے بھائی کا حق

قیامت کے دن اسی کے ساتھ وہ آئے گا۔ انصار کے ایک کالے آدمی نے کہا یا رسولَ اللہ (عدیؓ کہتے ہیں گویا میں انھیں دیکھ رہا ہوں) آپ اپنا کام واپس لیجئے۔(۱) آپ نے فرمایا تم کو کیا ہوا۔ کہا میں نے سُنا ہے آپ اس اس طرح فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں میں اب بھی کہتا ہوں کہ جس کو میں کسی کام پر عامل بناؤں تو تھوڑا بہت جو کچھ ہو وہ حاضر کرے جو اس کو دیا جائے لے لے اور جس سے روکا جائے تو اس سے باز رہے۔ (مسلم)

(۱۴/۲۰۲) مالِ غنیمت میں چوری

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن صحابہ نے مقتولوں کا ذکر کیا۔ کہا فلاں شہید اور فلاں شہید۔ پھر ایک مقتول کا نام لیا اور کہا فلاں بھی شہید۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں، اس کو میں نے آگ میں دیکھا ہے۔ چادر یا عبا کے بارے میں جس کو اُس نے چُرایا تھا۔ (مسلم)

(۱۵/۲۰۳) شہادت سے بھی قرض معاف نہیں ہوتا

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان افضل اعمال ہیں۔ ایک آدمی کھڑے ہو گئے، کہا یا رسولَ اللہ آپ کیا فرماتے ہیں، اگر میں قتل کیا جاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں دور ہو جائیں گی، آپ نے فرمایا ہاں۔ اگر تم اللہ کے راستہ میں اجر کی نیت سے صبر کرو، آگے بڑھو اور پیٹھ نہ موڑو، پھر آپ نے فرمایا تم نے کیا کہا

(۱) یعنی مجھے ڈر پیدا ہو گیا ہے کہ شاید میں اس کا حق نہ ادا کر سکوں یہ انکی احتیاط اور خوفِ خدا کی بات تھی۔

اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے کہا ہاں[1]۔ آپ نے فرمایا تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری آبرو تم پر حرام ہیں۔ تمھارے اس دن کی حرمت کی طرح تمھارے اس مہینے میں اور اس شہر میں۔ اور عنقریب تم اپنے رب سے ملوگے اور وہ تم سے تمھارے اعمال کے متعلق سوال کریگا۔ سُن لو میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ تم میں کا بعض بعض کی گردن مارے سُن لو تم کو چاہیئے کہ موجود غائب کو خبر پہنچادے شاید وہ زیادہ یاد رکھنے والا ہو اس سے، پھر فرمایا سُن لو کیا میں نے پہنچا دیا۔ ہم نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہ۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلمان کا حق مار لینے کی سزا

(۱۲/۲) حضرت ایاس بن ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا حق مار لیا تو اللہ نے اس پر دوزخ واجب کی اور جنت حرام کی، ایک آدمی نے کہا یا رسولَ اللہ اگر معمولی چیز ہو۔ آپ نے فرمایا اگرچہ ایک پیلو کی لکڑی ہو۔ (مسلم)

عامل کی خیانت

(۱۳/۲) حضرت عدی بن عمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کسی کو ہم کسی کام پر عامل بنائیں اور وہ ہم سے سوئی کے برابر بھی کوئی چیز چھپالیگا تو وہ چوری ہے۔

(۱) یہ بات دل نشین کرنے کا بڑا حکیمانہ انداز تھا۔ ۱۲

کہتے تھے وہ مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے لوگ اُس کو دیکھنے گئے تو ایک عبا پائی جس کو اُس نے چُرایا تھا۔ (بخاری)

(۱۹۹/۱۱) حجۃ الوداع کی تقریر

حضرت نُفَیع بن الحارثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ اُسی صورت میں آگیا ہے جیسا کہ وہ اُس دن تھا جس دن آسمان و زمین پیدا کیے گئے ہیں[1] اور سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے اِمیں چار مہینے حُرمت کے ہیں۔ ذوی القعدہ، ذوی الحجّہ، محرّم اور رجب۔ قبیلہ مُضَر کا[2] جو جُمادیٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ اس کا دوسرا نام لیں گے، آپ نے فرمایا کیا ذوی الحجّہ نہیں ہے۔ ہم نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور اُس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے، ہم کو خیال ہوا کہ آپ اسکا دوسرا نام لیں گے، .... آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے ہم نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے۔ ہم نے کہا

(۱) عرب کے لوگوں نے اپنی مصلحتوں اور بے ایمانی سے اپنی جنتری میں بڑا ردوبدل کر دیا تھا جب اُن کا لڑنے کا جی چاہتا اور مثلاً رجب کا مہینہ ہوتا جس میں لڑائی موقوف ہونی چاہیئے تو کہہ دیتے کہ اب کی رجب فلاں مہینہ کے بعد آئے گا، اس طرح مہینہ ہٹتے ہٹتے کہیں سے کہیں پہنچ گیا تھا اسی کا نام "نسیٔ" ہے انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منسوخ کر دیا اور پھر اگلی سی ترتیب اور شکل قائم کر دی ۱۲

(۲) رجب کو یہ قبیلہ بہت مانتا تھا اور انہیں کی طرف اکثر نسبت ہوتی ۱۲

اُس کے حق سے سوا لیگا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے گا کہ وہ چیز اس پر لدی ہو گی۔ اور میں کسی کو اس حال پر نہ دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ سے ملے ایک اونٹ چیختا ہوا لادے ہوئے ہو یا ایک گائے چیختی ہوئی، ایک بکری چیختی ہوئی، پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کئے، یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی، فرمایا اے اللہ گواہ رہ، میں نے پہنچا دیا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۹۶) **مال کے بدلہ میں نیکی** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کا مال غصب کیا (بھائی سے مراد مسلمان ہیں) اس کی زمین ہو یا کوئی چیز تو آج کے دن اس کو معاف کرا لے، اس سے قبل کہ نہ اس کے پاس کوئی دینار ہوگا نہ درہم۔ اگر اسکے اچھے عمل ہوئے تو جتنا مال اس نے غصب کیا اتنی نیکیاں لیکر مظلوم کو دی جائینگی اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مال والے کی برائیاں غاصب پر لاد دی جائیں گی۔ (ب)

(۱۹۷) **مسلمان کی تعریف** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے کہ وہ کام چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۹۸) **چوری کا مال** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر ایک آدمی مامور تھا، لوگ اس کو کرکرہ

اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ۝ (ھود۔ ع ۹) | پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ (بخاری ۔ مسلم)

(۶/۱۹۴) **مظلوم کی بددعا** حضرت مُعاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور فرمایا کہ ایک قوم تم سے ملے گی جو اہل کتاب ہیں تو تم اِن کو اسلام کی دعوت دینا، جب وہ اسلام قبول کر لیں اور گواہی دیں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں، تو ان کو بتانا کہ تم پر دن اور رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں جب اس کو بھی مان لیں تو کہنا تم پر صدقہ فرض ہے، مال داروں سے لیا جائے گا اور غریبوں کو دیا جائیگا، اگر وہ اس کو مان لیں تو تم ان کے اچھے مالوں(۱) سے بچنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ (بخاری ۔ مسلم)

(۷/۱۹۵) **غاصب کی سزا** حضرت عبدالرحمٰن بن سعدؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ پر عامل بنایا لوگ اسکو ابن اللتبیہ کہتے تھے وہ آیا اور کہا یہ صدقہ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے آپ منبر پر کھڑے ہو گئے، اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، میں نے ایک شخص کو ایسے کام پر عامل بنایا جس کو اللہ نے میرے سپرد کیا تھا، وہ آیا اور کہا کہ یہ تمہارا ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے، اگر وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہوتا اور اسکے بعد ہدیہ آتا تو میں اس کو سچا(۲) سمجھتا۔ خدا کی قسم تم میں سے کوئی اگر کسی چیز کو

(۱) یعنی زکوٰۃ کے لئے ڈھونڈھ کر اچھا مال نہ لینا۔ ۱۲
(۲) یعنی اس منصب پر ہونے کی وجہ سے اسکو یہ ہدیہ ملا تو یہ بیت المال ہی کا حق ہے یا رشوت ہے۔ ۱۲

طول دیا، آپ نے فرمایا اللہ نے جس نبی کو بھیجا اس نے اپنی اُمت کو ڈرایا، نوحؑ نے اور ان کے بعد آنیوالے نبیوں نے ڈرایا، آپ نے فرمایا دجال نکلے گا، اگر اسکی کوئی حالت مخفی رہے تو یہ بات تو تم پر ظاہر ہی ہو جائے گی کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے اور وہ سیدھی آنکھ کا کانا ہے گویا اسکی آنکھ ایک تیرتا ہوا انگور ہے اور سُن لو کہ اللہ نے تم پر تمہارے خون تمہارے مال تمہارے اُس دن کی حُرمت کی طرح[1] تم پر حرام کئے ہیں، سُن لو کیا میں نے پہنچا دیا، لوگوں نے کہا ہاں، فرمایا اے اللہ گواہ رہ، تین مرتبہ فرمایا اور فرمایا تمہاری خرابی ہو یا یہ فرمایا کہ تم پر رحم کرے، دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم میں ایک دوسرے کی گردن مارے۔

(۲۳/۱۹۲) زمین کے غاصب کو زمین کا طوق (۲)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بالشت بھر زمین غصب کی تو قیامت میں اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ (ب۔م)

(۵/۱۹۳) اللہ کی گرفت

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظالموں کو ڈھیل دیتا رہتا ہے پھر جب ان کو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗ	اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب کسی بستی والوں کو پکڑتا اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔ بیشک اسکی

(۱) یہ قربانی کا دن ذی الحجہ کی ۱۰ تاریخ تھی ۱۲۔

يُطَاعُ ○ (مومن ع ۲) — شفاعت مانی جائے گی۔

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ○ (شوریٰ۔ ع ۱) — ظالموں کا کوئی دوست نہیں اور نہ ان کا کوئی مددگار۔

احادیث

(۱/۱۸۹) ظلم قیامت کے دن تاریکی ہوگی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے ڈرو ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہونگی اور بخل حرص سے بچو۔ بخل و حرص نے اگلی امتوں کو ہلاک کیا، اسی نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے خون بہائے اور حرام کو جائز کیا۔ (مسلم)

(۱/۱۹۰) قیامت میں حق والے کو حق دلایا جائے گا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں حق والوں کو حق دلائے جائیں گے حتیٰ کہ منڈی بکری کو سینگ والی بکری سے حق دلایا جائے گا۔ (مسلم)

(۲/۱۹۱) مسلمان کے خون اور مال کی حرمت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اور ہم نہیں جانتے تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے آپ نے اللہ کی تعریف کی اور اسکی ثنا بیان کی، پھر مسیح دجال کا ذکر کیا اور اسکو

معاویہؓ کے پاس آئے، ان کے پاس عمرو بن عثمانؓ، منذر بن زبیرؓ (حضرت عبداللہ کے بھائی) اور ابن زمعہ تھے۔ حضرت معاویہؓ نے کہا غابہ کی کیا قیمت لگی۔ کہا ہر حصہ ایک لاکھ کا۔ کہا کتنا باقی رہا۔ کہا ساڑھے چار حصے۔ حضرت منذر بن زبیرؓ نے کہا ایک لاکھ کا ایک حصہ میں نے لے لیا۔ حضرت عمرو بن عثمانؓ نے کہا ایک لاکھ کا ایک حصہ میں نے لیا۔ حضرت ابن زمعہ نے کہا ایک لاکھ کا میں نے لیا، حضرت معاویہ نے کہا کتنا باقی رہا۔ کہا ڈیڑھ حصہ۔ کہا وہ میں نے ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیا، حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے اپنا حصہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ چھ لاکھ میں بیچ ڈالا، جب حضرت عبداللہؓ نے قرض کی ادائگی سے فراغت پائی تو بھائیوں نے کہا کہ اب میراث کو تقسیم کر دو کہا واللہ میں ابھی تقسیم نہ کرونگا۔ میں برابر چار سال حج میں منادی کرتا رہوں گا کہ جس کا زبیرؓ پر قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اس کو ادا کریں گے۔ پس جب چار سال پورے ہو گئے تو تقسیم کیا اور ایک تہائی نکال لیا تھا (وصیت کے مطابق) حضرت کی چار بیویاں تھیں ہر بیوی کے حصہ میں بارہ بارہ لاکھ آئے، ان کا پورا مال پانچ کروڑ دو لاکھ تھا۔ (بخاری)

ظلم

آیات

ظالموں کا کوئی دوست نہیں اور کسی کی	مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ

آتے تو وہ کہتے کہ میں قرض لئے لیتا ہوں، اس لئے کہ میں ضائع ہونے سے ڈرتا ہوں، اور نہ وہ کہیں کے حاکم رہے نہ خراج یا ٹیکس وصول کیا، لیکن جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔ جب میں نے اُن کے قرض کا حساب لگایا تو بائیس لاکھ نکلا، ایک دن حکیم بن حزام مجھ سے ملے اور کہا اے بھتیجے میرے بھائی پر کتنا قرض ہے۔ میں نے کہا ایک لاکھ اور باقی چھپائے گیا۔ حکیم بن حزام نے کہا واللہ میرا خیال ہے کہ تمہارا مال اس کو کافی نہ ہوگا، میں نے کہا اگر بائیس لاکھ ہوں تو۔ کہا میرا خیال ہے کہ تم اس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھ سکتے، اگر تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے تو مجھ سے مدد چاہنا۔

حضرت زبیرؓ نے غابہ ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدا تھا، حضرت عبداللہ نے اس کو سولہ لاکھ میں بیچا، پھر حضرت عبداللہ نے کہا جس جس کا زبیر پر قرض ہو وہ اس جنگل میں ہم سے ملے تو سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن جعفر آئے اُن کے چار لاکھ حضرت زبیرؓ کے ذمہ تھے حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا اگر تم چاہو تو میں معاف کر دوں بولے نہیں۔ کہا اچھا یہ چاہو سب کو دے کر بعد میں مجھ کو دینا۔ کہا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے کہا تو میری طرف ایک ٹکڑا منتقل کر دو۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا یہاں سے یہاں تک تمہارا ہے حضرت عبداللہ بن جعفر کو دے کر ساڑھے چار حصے باقی رہے، پھر حضرت

(۱۲۷) ایک صحابی کو قرض کی فکر اور اپنے بیٹے کو وصیت

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ میرے والد نے جنگ جمل کے دن مجھے بلایا، میں اُن کے پہلو میں جا کھڑا ہوا، اُنھوں نے کہا اے میرے بیٹے آج یا تو ظالم قتل کیا جائے گا یا مظلوم، میرا خیال ہے کہ میں عنقریب مظلوم قتل کیا جاؤں گا، اب مجھے اپنے قرض کی بہت فکر ہے۔ بتاؤ تمھاری کیا رائے ہے ہمارا قرض ادا کر دینے کے بعد کچھ بچے گا بھی؟ پھر کہا اے میرے بیٹے میرا مال بیچ کر قرض ادا کر دینا اور مجھے وصیت کی ایک تہائی میرے پوتوں کیلئے ہو (یعنی عبداللہ بن زبیر کے بیٹے) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ عبداللہ کے بیٹے خبیبؓ اور عبادؓ حضرت زبیرؓ کے بعض لڑکوں کے برابر تھے (یعنی چچا کے برابر) حضرت زبیرؓ کے نو لڑکے اور نو لڑکیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ مجھ سے اپنے قرض کے متعلق وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اے میرے بیٹے اگر تم عاجز ہو جانا تو میرے مولیٰ سے مدد چاہنا، قسم خدا کی میں نہ سمجھا میں نے کہا کون مولیٰ ہے؟ کہا اللہ، قسم خدا کی جب مجھے فکر ہوتی تو میں کہتا اے زبیر کے مولیٰ ان کے قرض کو ادا کر دے تو وہ ادا ہو جاتا تھا وہ اپنی پیشین گوئی کے مطابق جنگ میں شہید ہو گئے اور نہ ایک اشرفی چھوڑی اور نہ درہم مگر کچھ زمینیں اور غابہ اور گیارہ گھر مدینہ میں، دو بصرے میں، ایک کوفہ میں، ایک مصر میں اور اُن پر قرض کا بار یوں ہو گیا تھا کہ اکثر آدمی اُن کے پاس امانت رکھانے

پس یہ پردہ ہی ہے تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بلے واسطہ شرف کلام سے مشرف فرمایا، وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور ان سے اپنا قصہ بیان کریں گے، حضرت موسیٰ کہیں گے میں اس کا مرد میدان نہیں تم حضرت عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کی روح ہیں اور اس کا کلمہ ہیں، وہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے، حضرت عیسیٰؑ کہیں گے میں اس کا مرد میدان نہیں۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور کھڑے ہو جائیں گے، آپ کو اجازت دیجائیگی امانت اور رشتہ بھیجا جائیگا وہ پل صراط کے پہلوؤں پر داہنے بائیں کھڑے ہو نگے اور تم میں کا اول بجلی کی طرح گزر جائے گا، میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کیسے گزرتی ہے، فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ بجلی گزرتی ہے اور نگاہ کے پھرنے تک پلٹ آتی ہے، پھر ہوا کی طرح گزریں گے، پھر پرندوں کی طرح پھر آدمیوں کی تیز دوڑ کی طرح ان لوگوں کے اعمال لیجائینگے اور تمہارے نبی صراط پر کھڑے ہوئے کہتے ہوں گے اے رب سلامت رکھ، یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز ہو جائینگے ایک آدمی لایا جائے گا اور وہ چلنے کی استطاعت نہ رکھ سکے گا تو وہ گھسلتے ہوئے چلے گا اور صراط کے کناروں پر کنڈے لٹکے ہوئے ہوں گے جن کو پکڑنے کا حکم دیا جائیگا پس کوئی ایسا ہوگا جس کو چرکہ لگا سو وہ نجات پا گیا اور کوئی ایسا ہوگا جو جہنم میں اوندھا دیا جائیگا۔ قسم اسکی جس کے قبضہ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر سال کی ہے۔ (مسلم)

خرید و فروخت میں لگے ہوں گے اور کوئی نہ ہوگا جو امانتوں کو ادا کرے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں محلہ میں ایک آدمی امانت دار ہے اور بعض آدمی کے لئے کہا جائے گا کس قدر مضبوط، مہذب اور عقلمند ہے اور اسکے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ میں ہر کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا اگر وہ مسلمان ہے تو مجھ پر اس کا دین اس کو پلٹا دیگا[1]، اور اگر یہودی یا نصرانی ہے تو اس کا چودھری اس کو مجھ پر پلٹا دے گا[2]، اور آج میں خرید و فروخت نہیں کر سکتا مگر تم لوگوں میں فلاں اور فلاں سے۔ (بخاری مسلم)

(۳/۸۷) **قیامت کا منظر** حضرت حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ لوگوں کو جمع کریگا، مسلمان کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت لائی جائیگی، لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے باپ ہمارے لئے جنت کھلوائیے۔ حضرت آدمؑ کہیں گے کہ تم لوگ اپنے باپ کی خطا کی وجہ سے نکالے گئے ہو۔ میں اس کا مردِ میدان نہیں۔ تم میرے بیٹے ابراہیمؑ کے پاس جاؤ، وہ سب حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے، حضرت ابراہیمؑ کہیں گے میں اس کا مردِ میدان نہیں، میری دوستی تو

(۱) یعنی اس کو اپنے دین کا خیال آئے گا اور خدا کے ڈر سے میرا حق دے دے گا ۱۲۔

(۲) یعنی اس کے ذریعہ سے میرا مطالبہ وصول ہو جائے گا ۱۲۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (احزاب)	ہم نے امانت آسمان پر، زمین اور پہاڑ پر پیش کی مگر ان سب نے انکار کیا اور ڈرے لیکن انسان نے اس کو اٹھالیا وہ ظلم کرنے والا نادان ہے۔

احادیث

(۱۸۵) منافق کی تین نشانیاں ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے پورا نہ کرے جب امانت رکھائی جائے خیانت کرے۔ (ب - م)

(۱۸۶) امانت کا اُٹھ جانا

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو باتیں ارشاد فرمائیں، اُن میں ایک میں نے دیکھ لی۔ دوسری کا منتظر ہوں۔ ہم سے آپ نے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اُتری[1]، پھر قرآن اُترا، انھوں نے قرآن اور سنت کا علم حاصل کیا۔ پھر آپ نے ہم سے امانت کے اُٹھ جانے کے متعلق فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اُٹھالی جائے گی اور اس کا اثر نشان کی طرح رہ جائیگا پھر ایک نیند سوئے گا اور امانت اسکے دل سے اُٹھالی جائیگی اور اسکا اثر چھالے کی طرح رہے گا جیسے تمہارے پیر پر چنگاری پڑ جائے اس سے چھالا پڑ جائے تم اُس کو اُبھرا ہوا دیکھو حالانکہ اس میں کچھ نہیں، پھر آپ نے ایک کنکری اپنے پیر پر ڈھکا کر دکھایا اور فرمایا صبح کو لوگ

(۱) یعنی شریعت کے آنے سے پہلے لوگوں میں طلب احساس اور شرافت پیدا ہوئی تاکہ شریعت کو قبول کرنے کی اہلیت پیدا ہو۔۱۲

وَمَآ اُرِیۡدُ اَنۡ اُخَالِفَکُمۡ اِلٰی مَآ اَنۡھٰکُمۡ عَنۡہُ ؕ (ھود۔ ع ۸)

(اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیبؑ کی طرف سے فرمایا) کہ میں ہٹ کر وہی نہ کرنے لگوں گا جس سے میں تم کو روکتا ہوں۔

احادیث

(۱۸۴/۱) دوسروں کو نصیحت کرنے اور خود نہ کرنے کا عذاب

حضرت اُسامۃ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے گا، اسکی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور اُس کو اس طرح گھمایا جائے گا جیسے چکّی کے گرد گدھا گھومتا ہے، دوزخ والے اس کے گرد جمع ہوں گے اور کہیں گے اے فلاں تو تو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا اور بُرائی سے روکتا تھا، وہ کہے گا کہ ہاں میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو بُرائی سے منع کرتا تھا مگر میں خود اس بُرائی کا مرتکب ہوتا تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

امانت کی ادائیگی

آیات

اِنَّ اللہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھۡلِھَا۔ (نساء۔ ع ۸)

بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کی طرف ادا کرو۔

اور ظالموں کے ہاتھ پکڑ لو، ان کو زبردستی حق پر رد کو اور ان کو حق پر مجبور کرو، ورنہ اللہ تعالےٰ تم لوگوں کے دلوں کو یکساں کر دیگا اور تم پر لعنت کریگا جیسے ان پر کی (ابوداؤد۔ترمذی)

(۱۳/۱۰۲) **اپنا راہ راست پر ہونا کافی نہیں** حضرت ابُوبکر صدیقؓ نے فرمایا اے لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو:۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (مائدہ-ع۱۴)	اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تم کو نقصان نہ پہنچائیگا جو گمراہ ہو جب کہ تم ہدایت پا چکے ہو۔(۱)

اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب لوگ ظلم کرتے دیکھیں تو ان کے ہاتھ پکڑ لیں ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو عام کر دے۔ (ترمذی۔نسائی)

خود را فضیحت دیگراں را نصیحت

آیات

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (بقرہ-ع۵)	تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے کو بھول جاتے ہو۔ تم کتاب پڑھتے ہو کیا اتنا نہیں سمجھتے۔
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (صف-ع۱)	اے ایمان والو وہ بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے، اللہ کو اس سے بڑی نفرت ہے کہ کہو اور نہ کرو۔

(۱) یعنی تبلیغ اور کوشش وجد و جہد کے بعد بھی اگر کوئی نہیں مانتا تو پھر تم ذمہ دار نہیں ہو۔ ۱۲

حالت میں پاتا تو پھر اُن کو نہ روکتا اور اُن کا ہم پیالہ ہو جاتا[1] پس جب وہ یہ کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو یکساں کر دیا۔ پھر فرمایا:۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ (مائدہ ع ۱۱)

بنی اسرائیل کے اُن لوگوں پر لعنت کی گئی جنھوں نے کفر کیا حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰؑ کی زبان پر اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھنے والے تھے ایک دوسرے کو بُرائی سے نہیں روکتے تھے جو انھوں نے کی بُری بات تھی جو وہ کرتے تھے تم ان میں بہت کو دیکھتے ہو کہ ان لوگوں کی سرپرستی کرتے ہیں جنھوں نے کفر کیا بُری بات ہے جو اُن کے نفسوں نے اُن کیلئے بھیجا، اللہ ان پر ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اگر وہ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور جو اُن کی طرف اُتارا گیا ہے ایمان لے آتے تو اُن کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت فاسق ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان کو ضرور نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو

(۱) یعنی ان کے کھانے پینے میں شریک ہوتا اور ان کے ساتھ بیٹھتا اُٹھتا ۱۲

پائمال کر دیں، پس تم اس سے بچو ایسا نہ ہو کہ تم بھی اُن میں سے ہو۔ عُبَیدُ اللہؓ نے کہا شیشے کبھی آپ تو صحابہ کے چوکر ہیں۔ کہا کیا ان کا بھی چوکر تھا، چوکر تو ان کے بعد ہوا ہے اور دوسروں میں ہے[1]۔ (مسلم)

(۱۰/۱۸۰) **بُرائی سے نہ روکنے کا وبال** حضرت حُذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے اور پھر تم اس کو پکارو اور وہ تمہاری پکار نہ سُنے۔ (ترمذی)

(۱۱/۱۸۱) **افضل جہاد** حضرت اَبُو سَعِید خُدرِیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل جہاد جابر سلطان کے منہ پر انصاف کی بات کہنا ہے۔ (ابوداود۔ ترمذی)

حضرت طَارِقِ بن شِہَاب بَجَلِی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے ایسے وقت میں سوال کیا کہ آپ رکاب پر پاؤں رکھ چکے تھے پوچھا یا رسول اللہ کون سا جہاد افضل ہے فرمایا انصاف کی بات سرکش بادشاہ کے منہ پر کہنا۔ (نسائی)

(۱۲/۱۸۲) **بنی اسرائیل کی پہلی خرابی** حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی وہ یہ کہ کوئی کسی بُرے آدمی سے ملتا اور کہتا کہ اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے جائز نہیں۔ پھر جب دوسرے دن ملتا اور اسکو اسی

(۱) یعنی وہ تو سب خالص اور منتخب لوگ تھے ۱۲

اس طرح - میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک کر دئیے جائیں گے، حالانکہ ہم میں نیک بندے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں جب بُرائی بہت بڑھ جائیگی۔ (بخاری، مسلم)

(۱۷۷) **راستہ کا حق** حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راستہ میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ تو ہمارے لئے ضروری ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تمھارے لئے یہ مجلسیں ضروری ہیں تو راستہ کو اس کا حق دو۔ انھوں نے کہا راستہ کا کیا حق ہے، آپ نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ (بخاری، مسلم)

(۱۷۸) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف شرع کام نہ دیکھ سکنا** حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی ایک آدمی کے ہاتھ میں دیکھی تو اُس کو اُنگلی سے نکال کر پھینک دیا اور فرمایا بعض لوگ ارادۃً آگ کے انگارے اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ آنحضرتؐ کے جانے کے بعد لوگوں نے اُس شخص سے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے لو اور اس سے دوسرے فائدے اٹھاؤ۔ کہا قسم خدا کی میں اس کو کبھی نہیں لے سکتا حضورؐ تو اسکو پھینک چکے ہیں۔

(۱۷۹) **ظالم حاکم کو نصیحت** حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ عائذ بن عمرو عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور کہا اے عزیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ بُرے حاکم وہ ظالم ہیں جو لوگوں کو

اور اوپر والوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بہت خفا ہوتے تھے۔ نیچے والوں نے کہا کہ ہم اپنے نیچے کے حصہ میں سوراخ کر لیں گے تو پھر اوپر والوں کو تکلیف نہ ہوگی، اگر اوپر والے ان کو ان کے ارادے سے باز نہ رکھیں گے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیا تو سب نجات پا جائیں گے۔[۱]

(۵/۱۲۵) بُری بات کی ناپسندیدگی اور انکار

حضرت اُمّ المومنین[ب] اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر امراء حاکم بنائے جائینگے اِن کی بعض چیزوں کو پسند کرو گے اور بعض کو ناپسند کرو گے۔ سو جس نے ناپسند کیا وہ بَری ہوا جس نے انکار کیا وہ بچ گیا لیکن جو راضی ہوا اور ان کا شریک ہو گیا (وہ خطرے میں ہی) اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ان سے لڑیں۔ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں (مسلم)

(۶/۱۲۶) بُرائی کے بڑھ جانے پر عذاب

حضرت اُمّ المومنین زینبؓ بنت جحشؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور زبان مبارک سے یہ فرما رہے تھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اُس بُرائی سے جو قریب آگئی ہو عرب کیلئے خرابی ہے۔ یاجوج ماجوج کا پشتہ آج کھول دیا گیا۔ پھر اپنے انگوٹھے اور کلمہ کی اُنگلی ملا کر حلقہ بنایا کہ

(۱) اسی طرح اگر خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے نہ روکا گیا اور کرنے والوں کا ہاتھ نہ پکڑا گیا تو عام عذاب یا بداخلاقی اور فساد کی عام وبا آجائے گی اور اس سے وہ بھی نہ بچیں گے جو الگ تھے، روکنے کا کام نہیں کرتے تھے ۔۱۲

حکم کی اقتدا کرتے تھے، پھر پیچھے آنے والے اُن کے جانشین ہوئے، وہ کہتے سب تھے اور عمل کچھ نہ کرتے تھے اور کرتے وہ تھے جس کا حکم نہیں دیا گیا پس جو ان سے اپنے ہاتھ سے لڑے وہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے لڑے وہ مومن ہے اور جو اپنے دل سے لڑے وہ مومن ہے، اسکے علاوہ ایمان کا ایک ذرہ نہیں۔ (مسلم)

(۱۳۷) **حق بات کہنا اور ملامت کی پرواہ نہ کرنا** حضرت عُبادہؓ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم سُنیں گے اور مانیں گے تنگی میں، آسانی میں، راحت میں اور تکلیف میں خواہ ہم پر بے انصافی کی جائے، یا خود غرضی اور نیز اس بات پر کہ ہم حکومت میں اہلِ حکومت سے نہ لڑیں جب تک کھلا ہوا کفر نہ دیکھیں، یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکے بارے میں کوئی دلیل ہو اور اس پر کہ حق بات کہیں جہاں بھی ہوں، اور اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈریں۔ (بخاری، مسلم)

(۱۳۸) **اگر بُری باتوں کی روک تھام نہ کیگئی تو عام مصیبت آجائیگی** حضرت نُعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے رُکنے والے کی اور اس کا ارتکاب کرنے والے کی مثال ایسی ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک کشتی پر قرعہ ڈالا تو اُن کے کچھ لوگ اوپر کے حصّہ میں رہے اور بعض نیچے کے حصہ میں نیچے والے اوپر پانی لینے جاتے

(۱) مسلمان اہلِ حکومت سے متعلق یہ حکم ہے۔

فَعَلُوْهُ ۔ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (مائدہ ۔ ع ۱۱)	دوسرے کو اس بُرائی سے نہیں روکتے تھے جو وہ کرتے تھے بہت بُری ادائیں تھی جو وہ کرتے تھے۔
وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۝ (کہف ع)	کہہ دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (حجر ۔ ع ۵)	صاف کہہ دو جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے
اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ (اعراف ۔ ع ۲۱)	ہم نے اُن لوگوں کو نجات دی جو بُرائی سے باز رکھتے تھے اور جنھوں نے ظلم کیا اُن کو ہم نے دردناک عذاب میں گرفتار کیا بسبب اسکے کہ وہ فسق کرتے تھے

احادیث

(۱/۱۷۱) **بُرائی کیسے روکی جائے** حضرت ابُو سعید الخدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سُنا کہ تم اگر کسی کو بُرائی کرتے دیکھو تو اپنے ہاتھ سے روکو، اگر نہ روک سکو تو زبان سے منع کرو، اور اگر زبان سے بھی منع نہ کر سکو تو اپنے دل میں بُرا سمجھو اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (مسلم)

(۲/۱۷۲) **بے عملوں اور بدعملوں سے جہاد** حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اُمّت میں حواریین اور اصحاب پیدا کئے، وہ اُن کی سُنّتوں کو اختیار کرتے تھے اور اُن

نیکی کا حکم اور بُرائی کی ممانعت

آیات

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ (عمران ع ۱۱)

تم میں ایک ایسی جماعت ہو جو بھلائی کی طرف لوگوں کو بلائیں، نیکی کا حکم دیں اور بُرائی سے روکیں وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران ع ۱۲)

تم ایک بہترین امت ہو لوگوں کے لئے پیدا کئے گئے ہو، نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے باز رکھتے ہو۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۝ (اعراف ع ۲۴)

معافی اختیار کرو، نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (توبہ ع ۹)

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کی دوست ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ

بنی اسرائیل کے اُن لوگوں پر لعنت کی گئی جنہوں نے کفر کیا، حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰؑ کی زبان پر بسبب اس بات کے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھنے والے تھے ایک

عام خیر خواہی

آیات

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (حجرات ع ۱) | مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

وَ أَنْصَحُ لَكُمْ ۔ (حضرت نوحؑ فرماتے ہیں) میں تمہارے ساتھ خیر خواہی کرتا ہوں

وَ أَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ۝ (حضرت ہودؑ فرماتے ہیں) میں تمہارے لئے خیر خواہ امانت دار ہوں۔

(اعراف۔ ع ۸)

احادیث

(۱/۱۶۸) **دین خیر خواہی کا نام ہے** حضرت ابو رقیہ تمیم بن تمیم الداری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا کس کے لئے؟ فرمایا اللہ کے لئے، اسکی کتاب کے لئے، اُس کے رسول کیلئے مسلمانوں کے امیر کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔ (مسلم)

(۲/۱۶۹) **خیر خواہی پر بیعت** حضرت جریر رضؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم نماز پڑھیں گے زکوٰۃ دیں گے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کریں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳/۱۷۰) **ایمان کی ایک شرط** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن وہ ہے جو اپنے بھائی کیلئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

—(ب۔۲۲)—

زَیدؓ بن خَالدِ الجُھَنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے جہاد کرنے والے کیلئے سامان مہیا کر دیا تو اس کو جہاد کا اجر ملے گا اور جس نے کسی غازی کی غیبت میں اسکے گھر والوں کی خبر لی تو اسکو جہاد کا اجر[1] ملے گا۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابُو سَعید الخُدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج بَنی ہُذَیل سے بَنِی لِحیان کی طرف بھیجی اور فرمایا کہ جس گھر میں دو آدمی ہوں تو ایک فوج میں شریک ہو، اجر دونوں کو ملے گا۔ (مسلم)

(۲/۱۶۶) **بچہ کے حج سے ماں کو ثواب** حضرت ابن عَبّاسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحا میں کچھ سواروں سے ملے اور پوچھا تم کون ہو، کہا ہم مسلمان ہیں اور پھر پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں یہ سُن کر ایک عورت نے آپ کی طرف بچہ کو بڑھایا اور کہا یا رسول اللہ اسکے لئے حج ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مگر ثواب تم کو ملے گا۔ (مسلم)

(۳/۱۶۷) **خزانچی کا حکم پر خوشی سے عمل کرنا بھی ایک صدقہ ہے** حضرت ابُو مُوسیٰ اَشعَری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خزانچی حکم پر پورا پورا عمل درآمد کرے اور خوش دلی کیساتھ اُسکو دے جسکے لئے حکم ملا ہے۔ وہ بھی ایک طرح کا (گویا اپنے پاس سے) صدقہ کرنے والا ہے۔ (بخاری مسلم)

(۱) اس فضیلت اور ثواب سے اکثر لوگ غافل ہیں، اگر کوئی راہ خدا جہاد، حج، تبلیغ، طلب علم میں گھر سے باہر ہو تو اُسکے گھر والوں کی خبر گیری سے آدمی گھر بیٹھے شریک اجر ہو سکتا ہے۔ ۱۲

(۱۶۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رہنمائی فرمانا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں مگر میرے پاس سامان نہیں ہے، آپ نے فرمایا کہ فلاں نے سامان کیا تھا مگر وہ بیمار ہوگیا، اس کے پاس جاؤ، وہ لڑکا اُن کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو سامان لڑائی کے لئے مہیا کیا ہے وہ مجھے دیدو۔ انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جو کچھ میں نے سامان کیا تھا وہ ان کو دیدو، کچھ باقی نہ رکھنا تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔ (مسلم)

نیکی اور پرہیزگاری پر مدد

آیات

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ (مائدہ ع)

ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری میں مدد کرو۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (سورۃ عصر)

اور قسم ہو زمانے کی انسان البتہ نقصان میں ہے مگر وہ نقصان میں نہیں ہیں جو ایمان لائے اور جنھوں نے اچھے کام کئے۔ ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

احادیث

(۱۶۵) مجاہد کی مدد اسکے گھر کی خبر گیری کرنیوالے کو جہاد کا ثواب ملتا ہے حضرت

کمی نہ ہوگی اور جس نے گمراہی کی طرف بُلایا تو اس پر ایسا ہی گناہ ہے جیسا کرنے والے پر اور اس کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

اپنے ذریعہ سے کسی کی ہدایت پانے کی فضیلت

(۳/۱۶۴) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا یہ نشان کل میں ایسے آدمی کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا اور وہ اللہ اور اُس کے رسول کو چاہتا ہے۔ اور اللہ اور اُس کا رسول اُس کو چاہتا ہے۔ لوگوں نے اسی بات پر چرچا کرتے ہوئے رات گزار دی کہ دیکھیں کس کو نشان دیا جاتا ہے، لوگ صبح ہوتے ہی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید پر آئے کہ نشان ان کو دیا جائے، آپ نے فرمایا علیؓ بن ابی طالب کہاں ہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں آشوب کر آئیں۔ آپ نے فرمایا اُن کو بُلالاؤ، لوگ ان کو لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا۔ لگاتے ہی انکی آنکھیں اچھی ہوگئیں، گویا کبھی درد ہی نہ تھا آپ نے ان کو نشان دیا، حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا میں ان سے جنگ کرتا رہوں تاوقتیکہ وہ اسلام لے آئیں آپ نے فرمایا برابر چلتے رہو یہاں تک کہ ان کے میدان میں اُتر پڑو اور ان کو اسلام کی طرف بُلاؤ اور جو ان پر اللہ کا حق واجب ہے، اسکی خبر دو۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اگر ایک آدمی کو بھی تمہارے ذریعہ ہدایت دیگا وہ تمہارے لئے سُرخ اونٹوں[1] سے بہتر ہوگا۔ (ب ۔ م)

(۱) سُرخ اونٹ عرب میں سب سے زیادہ قیمتی چیز سمجھا جاتا تھا۔ ۱۲

نیکی یا بدی کی پیشوائی

آیات

وَادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ ۰ (حج۔ ع ۹)
لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاؤ۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (نحل۔ ع ۱۶)
لوگوں کو اپنے رب کے راستہ کی طرف اچھی نصیحت اور حکمت کے ساتھ بلاؤ

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (مائدہ ع ۱)
اور ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری پر مدد کرو۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ ۰ (آل عمران۔ ع ۱۰)
اور چاہیئے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے۔

احادیث

(۱۶۱/۱) نیک بات پر آمادہ کرنے کا اجر

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو نیک بات پر آمادہ کیا تو اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے جیسا کرنے والے کو ملے گا (مسلم)

(۱۶۲/۲) ہدایت کی طرف دعوت کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو عمل کرنے والے کی طرح اجر ملے گا اور اسکے اجر میں کوئی

کسی نے صدقہ میں دینار، کسی نے درہم، کسی نے کپڑے، کسی نے گیہوں کے صاع اور کھجور کے صاع دئے، آپ نے فرمایا صدقہ دو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، ایک انصاری ایک تھیلی لائے وہ اتنی بھاری تھی کہ قریب تھا کہ وہ تھک جائیں، بلکہ تھک گئے تھے، پھر پے در پے لوگوں نے لانا شروع کیا، میں نے دیکھا کہ کھانے اور کپڑے کے تو دے لگ گئے تھے اسوقت رسول اللہ صلعم کا چہرۂ مبارک چمک رہا تھا اور سرخ ہو رہا تھا گویا سونا ہے، آپ نے فرمایا جس نے اسلام کی اچھی راہ نکالی[(۱)] تو نکالنے والے کو اجر ملے گا اور جو اس پر عمل کریگا اس کا اجر ملے گا اور عمل کرنیوالے کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی، اسی طرح اگر اسلام میں کوئی بری راہ نکالے گا تو اسپر گناہ ہوگا اور اس پر عمل کرنے والے کا گناہ ہوگا اور عمل کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ (مسلم)

(۱۹۰) **بری بات کا وبال پہلے کرنے والے کی گردن پر ہوگا** حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ظلماً قتل کیا جائے گا تو اس کا خون آدم کے پہلے بیٹے قابیل پر ہوگا اس لئے کہ قتل کا طریقہ اسی نے ایجاد کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) یعنی ایسے کام کا آغاز کیا جس سے دین اور مسلمانوں کو نفع پہونچے اور دوسروں کو ہمت اور ترغیب ہو مثلاً جہاد میں پیش قدمی خیرات اور احسان میں سبقت وغیرہ، یہ کہ بدعات جو دوسری قسم میں داخل ہیں اور وہ بری راہ ہے جس کا وبال قیامت تک رہے گا۔

يَأۡمُرِنَا۔ (الٓمٓ سجدہ ۔ ع ۱) | ہدایت کرتے تھے

احادیث

(۱/۵۹) اچھی بات کی ابتدا کرنے والوں کو تمام عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا

حضرت جریرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ دوپہر کے وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کچھ لوگ ننگے بدن، گلے میں کمبل ڈالے ہوئے اور تلواروں کو حائل کئے ہوئے آئے ان میں اکثر مُضر کے قبیلہ سے تھے، ان کو فاقہ کش دیکھ کر حضورؐ کا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا، اندر تشریف لے گئے پھر باہر آئے اور حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا، پھر نماز پڑھی اور خطبہ میں فرمایا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا۔ (سورہ نساء ۔ ع ۱)

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم اللہ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت کا بھی خیال رکھو بالیقین اللہ تعالیٰ تمہاری نگہبانی کرتا ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖ۔ (حشر ۔ ع ۳)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا۔

اور مسلم کی ایک روایت یں ہے کہ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ رد ہے۔

(۲۸) بدعت گمراہی ہے — حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمارہے تھے۔ فرماتے فرماتے آپ کی آواز تیز ہوگئی اور آنکھیں سرخ ہوگئیں اور آپ کا غصہ زیادہ ہوگیا۔ معلوم ہوتا تھا گویا آپ ایک ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہیں جو صبح یا شام حملہ کرنے والا ہے، اور آپ نے فرمایا کہ میری پیدائش اور قیامت اس طرح قریب ہے جس طرح کلمہ اور بیچ کی انگلی اور فرماتے تھے بہتر کلام، اللہ کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور برے کام نئی باتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور فرماتے تھے میں ہر مومن کا اس کے نفس سے زیادہ مستحق ہوں اگر کسی شخص نے مال چھوڑا تو اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جس نے قرض یا بچے چھوڑے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ (مسلم)

اچھی یا بری راہ اور دستور

آیات

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ (فرقان ع ۶)

جو لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ

ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم کے مطابق

بدعات کی ممانعت

آیات

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ (یونس ع ۴)
نہیں ہے حق کے بعد مگر گمراہی۔

مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (انعام ع ۴)
ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں کی۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (نساء ع ۹)
اگر تم کسی چیز میں جھگڑو تو اس کو اللہ اور اُسکے رسول کی طرف پلٹا دو۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ (انعام ع ۱۹)
اور یہ میرا بیشک سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو وہ تم کو اس راستہ سے جُدا کر دیں گے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران ع ۴)
کہہ دو اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم کو چاہے گا اور تمھارے گناہوں کو بخش دے گا۔

احادیث

(۱/۱۹۷) بدعت غیر مقبول ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے کام (یعنی دین میں) کوئی نئی بات پیدا کی جو اسمیں نہیں ہے تو وہ رد ہے۔ (بخاری مسلم)

جب ہم سب یہ کہنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور یہ آیت اُتاری:۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۔	اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسکی وسعت کے مطابق جو کچھ کمایا اپنے ہی نفع کے لئے اور جو بُرا کیا تو اپنا نقصان کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی طرف سے یہ آیت اُتاری۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۔	اے ہمارے پروردگار ہم کو نہ پکڑ، اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا ہاں۔

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۔	اے رب ہمارے ہم پر کوئی بوجھ نہ رکھ جیسے تو نے اگلوں پر رکھا۔

فرمایا ہاں۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۔	اے ہمارے رب اُٹھوا ہم سے جسکی ہم کو طاقت نہیں

فرمایا ہاں۔

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝	اور ہم کو معاف کردے اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے کافروں پر ہم کو مدد دے۔

فرمایا ہاں[1]۔ (مسلم)

(۱) یعنی اللہ نے آپ کی یہ سب دعائیں قبول کیں۔۱۲

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۚ | کرو اللہ اس کا حساب لے گا۔

تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر گراں گزری، وہ آپ کے پاس آئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم پر وہ اعمال لازم کئے گئے تھے جس کی ہم میں طاقت تھی مثلاً نماز روزہ، جہاد صدقہ، اور اب آپ پر یہ آیت اُتری ہے اس کی ہم میں طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اہل کتاب کی طرح کہنا چاہتے ہو جیسے اُنھوں نے کہا، ہم نے سُنا اور نا فرمانی کی۔ بلکہ کہو ہم نے سُنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور ہم کو تیری طرف پلٹنا ہے، جب انھوں نے اس کا ورد کیا اور انکی زبانیں رواں ہوگئیں تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری:۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

(آخر سورۂ بقرہ)

رسول اور ایمان والے اس پر ایمان لائے جو انپر ان کے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہر ایک ایمان لایا اللہ پر، اُسکے فرشتوں پر، اُسکی کتابوں پر، اُس کے رسولوں پر، اُس کے رسولوں میں کسی کے درمیان ہم فرق نہیں کرتے اور انھوں نے کہا کہ سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور ہم کو تیری طرف پلٹنا ہے۔

اللہ کی اطاعت اور رسول کی دعوت کا جواب

آیات

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا
فِيٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝
(نساء - ع ۹)

نہیں۔ قسم ہے تمہارے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ تم کو فیصلہ کرنے والا اس بات پر نہ بنالیں جسمیں وہ آپس میں اختلاف کرتے ہیں اور پھر اپنے دلوں میں تمہارے فیصلے کوئی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر تسلیم کریں۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن
يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (نور - ع ۷)

اور مسلمانوں کا قول جب اللہ اور اُسکے رسول کی طرف بُلائے جاتے ہیں تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے یہ ہوکر (خوشی خوشی) کہتے ہیں کہ ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

احادیث

(۵۶) مسلمانوں کی شان اطاعت و تسلیم

حضرت ابُو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ پر یہ آیت اُتری :-

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۝
وَإِن تُبْدُوا مَا فِيٓ أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ

اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہی اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو چھپاؤ یا ظاہر کر

کیا نیا کام کیا۔ پس میں کہوں گا جیسے ایک نیک بندے نے (نیک بندے سے حضرت عیسیٰؑ مراد ہیں) کہا کہ میں جب تک ان میں رہا ان پر گواہ رہا جب میں وفات پا گیا تو۔ تو ان کا نگہبان تھا۔ اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے تو مجھ سے کہا جائے گا کہ جب سے تم نے ان کو چھوڑا یہ برابر دین سے پھرتے رہے (بخاری مسلم)

(۱۱/۱۵۴) کنکریاں اور ڈھیلے پھینکنے کی ممانعت

حضرت عبداللہؓ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں سے پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ کنکریاں نہ شکار کرتی ہیں نہ دشمن کو قتل کرتی ہیں بلکہ یہ آنکھوں کو پھوڑ دیتی ہیں اور دانتوں کو توڑ دیتی ہیں (بخاری مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ ابن مغفل نے اپنے ایک عزیز کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو منع کیا اور حدیث سنائی، پھر دوبارہ اس کو کنکریاں پھینکتے دیکھا تو کہا میں تم کو سناتا ہوں کہ حضورؐ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم پھر وہی حرکت کرتے ہو۔ اب تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

(۱۲/۱۵۵) محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں عمل

حضرت عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا حجرِ اسود کو چوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے کہ نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے نہ دیکھتا تو میں تجھ کو نہ چومتا۔ (بخاری۔ مسلم)

اور! یا تم نہیں جانتے اس کی کس چیز میں برکت ہے۔ (مسلم)

اور انھیں کی ایک روایت میں ہے کہ تمہارا کوئی لقمہ گرے تو اُٹھا لو اور اور اگر کچھ بھر گیا ہو تو صاف کر کے کھا لو، اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑو، اور اپنے ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھو جب تک کہ انگلیوں کو چاٹ نہ لو۔ تم نہیں جانتے کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ شیطان تمہاری ہر چیز میں حاضر رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ پس جب تمہارا کوئی لقمہ گرے تو اُسکو صاف کر کے کھا لو شیطان کے لئے نہ چھوڑو۔

(نمبر ۱۵۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نئی باتیں نکالنے والے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے نصیحت کے دوران میں فرمایا کہ تم اللہ کی طرف ننگے پاؤں ننگے بدن اپنی اصلی حالت پر جمع کئے جاؤ گے، اور وہ فرماتا ہے کہ جیسے ہم نے پہلی مرتبہ تم کو پیدا کیا ہے اسی طرح ہم تم کو پلٹائیں گے اور ہمارا وعدہ ہے ہم پورا کرنے والے ہیں، یاد رکھو قیامت میں سب سے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور یاد رکھو میری اُمت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور ان کو بائیں طرف لے جایا جائے گا، میں کہوں گا یا رب یہ میرے ساتھی ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا، آپ نہیں جانتے اُنھوں نے آپ کے بعد

ارادہ کیا کرو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ (بخاری)

(۷/۱۵۰) **ایک بہترین مثال** حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس علم و عمل کی مثال جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ایسی ہے جیسے کسی زمین پر بارش ہوا اس زمین کا ایک ٹکڑا اچھا ہے اس نے پانی کو قبول کیا اور بہت گھانس اور سبزہ اگایا۔ اور ایک ٹکڑا ایسا ہے جس نے پانی کو روک لیا، اللہ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا، اس سے لوگوں نے پیا اور پلایا اور کھیتی کی۔ اور ایک ٹکڑے پر پہنچا جو بنجر ہے نہ پانی کو روکا نہ سبزہ اگایا، پس وہ مثال اسکی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی اپنے کو نفع پہنچایا، سیکھا اور سکھلایا اور یہ مثال اس شخص کی ہے کہ اللہ کی اس ہدایت پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور نہ متوجہ ہوا (بخاری مسلم)

(۸/۱۵۱) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و ہدایت** حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال ایسے آدمی کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی، اس میں پتنگے اور پروانے گرنے لگے اور وہ ہٹاتا ہے۔ اسی طرح میں تمہاری کمر پکڑ کر تم کو دوزخ سے ہٹاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلے جا رہے ہو۔ (مسلم)

(۹/۱۵۲) **کھانے کے آداب و احکام** حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے چاٹنے اور رکابی کے صاف کرنے کا حکم دیا ہے

(۱۴۷) نافرمانی اور انکار کی شامت

حضرت ابو مسلم یا سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، آپ نے فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ اُس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ آپ نے فرمایا نہ کھا سکو (اس کے غرور نے یہ بات کہلائی تھی) پھر اپنا سیدھا ہاتھ منھ کی طرف کبھی نہ اُٹھا سکا۔ (مسلم)

(۱۴۸) صف برابر نہ کرنے کا وبال

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دیگا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرلیتے تھے گویا پانسہ کو برابر کرتے ہیں، یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہوگیا کہ ہم لوگ سمجھ گئے۔ ایک دن آپ نکلے اور کھڑے ہوئے قریب تھا کہ تکبیر کہیں، اتنے میں ایک آدمی کا سینہ نکلا ہوا دیکھا۔ فرمایا اللہ کے بندو اپنی صفوں کو برابر کرو۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں پھوٹ ڈالے گا۔ (۱)

(۱۴۹) سوتے وقت آگ بجھا دو

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک گھر مع گھر والوں کے جل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے کا

---

(۱) [illegible] صفوں کے درمیان خالی جگہ رہتی ہے، صفیں برابر نہیں [illegible]

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسی بلیغ اور مؤثر نصیحت کی جس سے ہمارے دل دہل گئے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو ایسی ہے گویا آپ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔ تو آپ ہمیں وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا میں تم کو اللہ کی پرہیزگاری کی سننے اور اطاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام حاکم ہو اور تم میں جس کی عمر لانبی ہوگی وہ بہت اختلاف دیکھے گا تو چاہیئے کہ میری اور خلفائے راشدین اور ہدایت پانے والوں کی سنت کو اپنے دانتوں سے مضبوط پکڑ لے اور نئی نئی باتوں سے بچے، بیشک ہر بدعت(۱) گمراہی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۱۴۶/۳) نافرمانی انکار ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے سب لوگ جنت میں جائینگے مگر وہ جنت سے محروم رہیں گے جنھوں نے انکار کیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ انکار کون کریگا۔ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (بخاری)

(۱) کسی ایسی چیز کو اللہ اور اسکے رسول نے دین میں شامل نہیں کیا ہے اور اس کا حکم نہیں دیا ہے۔ دین میں شامل کر لینا اور اس کا ایک جزو بنا دینا اس کو ثواب اور تقرب الی اللہ کے لئے کرنا۔ اس کی کسی خود ساختہ شکل اور اپنے وضع کئے ہوئے شرائط و آداب کی اسی طرح پابندی کرنا جس طرح ایک شرعی حکم کی پابندی کی جاتی ہے۔ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اس میں کسی کی تخصیص و استثنا نہیں جو اس میں سے کسی کو مستثنیٰ کرتا ہے وہ گویا بقول حضرت مجدد الف ثانیؒ کہتا ہے کہ بعض بدعتیں گمراہی ہیں اور بعض ہدایت ہیں اور یہ حدیث کی صریح مخالفت ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے ۱۲

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (نساء ۔ ع ۱۰)
اور جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ ۚ (شوریٰ ۔ ع ۵)
بیشک تم سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہو۔ سیدھا راستہ اللہ کا۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ (نور ۔ ع ۹)
جو اُسکے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُن کو ڈرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا کر دئے جائیں یا اُن کو کوئی دردناک عذاب پہنچ جائے

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ (احزاب ۔ ع ۴)
اور جو تمھارے گھر میں اللہ کی آیتیں اور اُسکی حکمتیں پڑھی جاتی ہیں اُس کو یاد کرو (ازواج مطہرات کو خطاب ہے)

احادیث

(۱/۱۴۴) کثرتِ سوال کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو چھوڑ دو جب میں تم کو چھوڑ دوں، بیشک اگلی امتوں کو کثرتِ سوال نے اور انبیاء کی مخالفت نے ہلاک کیا۔ جب تم کو کسی بات سے منع کروں تو اس سے باز رہو اور جس بات کا حکم دوں اس کو کرو جتنی تم میں استطاعت ہو۔ (بخاری)

(۲/۱۴۵) ہر بدعت گمراہی ہے

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے روایت

نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (حشر - ع ۱)

تم کو روکا ہے اُس سے باز رہو۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا
وَحْيٌ يُّوْحٰى - (نجم - ع ۱)

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ تو محض وحی
ہے جو اُن کی طرف بھیجی جاتی ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
(آل عمران - ع ۴)

کہہ دو اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی
کرو اللہ تم کو چاہے گا اور تمھارے گناہوں کو
بخش دے گا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ
وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ (احزاب - ع ۲)

تم لوگوں کے لیے یعنی اُس شخص کے لیے جو اللہ
سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو رسول اللہ کا
ایک اچھا نمونہ موجود ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى
يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝
(سورۂ نساء - ع ۹)

نہیں۔ قسم ہے تمھارے رب کی وہ ایمان نہ
لائیں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس
میں جو جھگڑا ہو اُس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرائیں
پھر اس آپ کے تصفیہ پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی
نہ پائیں اور پورے طور پر تسلیم کرلیں۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى
اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (نساء - ع ۸)

اگر تم کسی بات پر جھگڑو تو اس کو اللہ اور اس کے
رسول کی طرف پلٹا دو۔ اگر تم اللہ اور آخرت
پر ایمان رکھتے ہو۔

احادیث

(۱/۱۴۲) **اللہ کو وہ عمل محبوب ہے جس پر مداومت کیجائے**
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہی عبادت اور عمل محبوب ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشہ قائم رہے۔

(۲/۱۴۲) **تہجد کی قضا دن میں**
حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تہجد سے پہلے سو جائے پھر وہ نماز صبح اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اسکو ویسا ہی ثواب ملے گا گویا رات ہی کو پڑھی ہے (مسلم)

(۳/۱۴۲) **تہجد کی مداومت**
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو رات کو عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ (بخاری مسلم)

(۴/۱۴۲) **تہجد کی قضا دن میں**
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے تہجد چھوڑ دیتے تھے تو صبح کو بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

سنت اور اسکے آداب کی محافظت

آیات

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا
جو تم کو رسول نے دیا اُس کو پکڑو اور جس سے

اعمال کی محافظت اور نباہ

آیات

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ (حدید - ع ۲)

کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر سے اور جو حق اُتارا گیا اُس سے ڈریں اور جھکیں، اور اِن لوگوں کی طرح نہ ہوں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی جب اُن پر مدت لمبی ہوئی تو اُن کے دل سخت ہو گئے۔

وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا (حدید - ع ۴)

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو پیچھے بھیجا اور اُن کو انجیل دی اور جنھوں نے ان کا اتباع کیا اُن کے دلوں میں رافت و رحمت رکھ دی، انھوں نے رہبانیت ایجاد کی ہم نے ان پر نہیں لکھا تھا مگر انھوں نے اللہ کی رضا چاہی پھر اسکا بھی پورے طور پر خیال نہیں رکھا۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا (النحل - ع ۱۳)

اور اُس عورت کی مانند نہ ہو جس نے قوت سے سوت کاتا پھر اس کو ریزہ ریزہ کر دیا۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (حجر - ع ۶)

اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ موت آ جائے۔

کہا یا رسول اللہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ جنت و دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں تو گویا ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں اور جب ہم اپنے گھر والوں کے پاس جاتے ہیں تو بیوی بچے، کھیتی باڑی کے شغل میں ہم بھول جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس حال پر تم میرے پاس رہتے ہو اگر اس پر ہمیشہ قائم رہو تو فرشتے تمہارے راستوں پر اور تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں (۱) لیکن اے حنظلہؓ یہ بات گاہے گاہے۔ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ (مسلم)

(۱۴۹) دھوپ میں کھڑے رہنے کی منت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے، ایک آدمی کو کھڑا دیکھ کر اس کے متعلق دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ ابو اسرائیل ہیں انھوں نے منت مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑے رہیں نہ سایہ میں نہ بات کریں نہ بیٹھیں اور روزے رکھیں، آپ نے فرمایا ان سے کہو بیٹھو، بات کرو، سایہ لو اور اپنے روزے کو پورا کرو (۲) (بخاری)

(۱) اس لئے کہ پھر تم جسمانی لوگ نہیں ہو، روحانی وجود کے لوگ ہو جن کے اور فرشتوں کے درمیان جسمانیت و مادیت کا کوئی حجاب نہیں ۱۲

(۲) ایسی بے فائدہ مشقت اسلام میں جائز نہیں، اللہ کا قرب، عبادت سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ محض جسمانی تعذیب و نفس کشی سے، کیا اللہ نے مسلمانوں کیلئے نہیں پیدا کیا تو کیا دوسروں کیلئے پیدا کیا ہے؟ ۱۲

بات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اس کو ایک زمانہ ہوگیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا ان کو مجھ سے ملاؤ۔ جب میں ملا تو آپ نے فرمایا تم کیسے روزے رکھتے ہو۔ میں نے کہا ہر روز۔ فرمایا قرآن کیسے ختم کرتے ہو؟ میں نے کہا ہر رات میں ایک (اور اسی طرح ذکر کیا جیسے اوپر گزر چکا ہے) وہ[1] دن کو اپنے گھر والوں سے دور کرتے تھے تاکہ رات کو محنت میں تخفیف ہو اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو کچھ دنوں کے روزے چھوڑ دیتے تھے، اس کو گنتے رہتے تھے پھر بعد میں رکھتے تھے، یہ ناپسند کرتے تھے کہ جو کام حضور کے زمانے میں کرتے تھے اس کو چھوڑ دیں۔

(۱۴۳) حالتوں کا فرق نفاق نہیں

حضرت حنظلہ بن الربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے) کہ ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور میرا حال پوچھا۔ میں نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا۔ کہا سبحان اللہ! یہ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو گویا ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں اور جب ہم اپنے گھر والوں کے پاس ہوتے ہیں تو بیوی بچے اور کھیتی باڑی میں بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے تو میرے دل کی کیفیت بیان کر دی میرا بھی یہی حال ہے۔ پھر ہم دونوں چلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور میں نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا، آپ نے فرمایا یہ کیا؟ میں نے

---

(۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ایسے روزے رکھو، وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے اور قرآن ہر مہینے ختم کرو۔ میں نے کہا یا نبی اللہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا بیس دن میں ختم کرو، میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا دس دن میں ختم کرو۔ میں نے کہا یا نبی اللہ میں اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں فرمایا سات دن میں ختم کرو۔ اور اس پر زیادتی نہ کرو۔ پس میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں جانتے شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ آپ نے جو مجھ سے فرمایا تھا وہی ہوا۔ جب میں بوڑھا ہوا تو تمنا کرتا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لیتا۔

ایک روایت میں ہے جس نے ہمیشہ روزے رکھے اسکے روزے نہیں (تین بار فرمایا)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ حضرت داؤدؑ کے روزے محبوب تھے، اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ حضرت داؤدؑ کی نماز محبوب تھی، وہ نصف رات کو سوتے تھے، تہائی رات کو عبادت کرتے تھے اور اس کے چھٹے حصہ میں سوتے تھے، اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے، اور دشمنوں سے لڑتے تھے تو بھاگتے نہیں تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے کہا میرے باپ نے ایک حسب والی عورت سے میری شادی کی، وہ اپنی بہو سے پوچھا کرتے تھے کہ تمہارے شوہر کیسے ہیں، وہ جواب میں کہتی تھیں کہ بڑے اچھے آدمی ہیں، جب سے ہم آئے ہیں نہ سوتے ہیں نہ ہماری کسی

مطابق تین روزوں کو قبول کرتا تو یہ مجھے میرے گھر والوں اور مال سے زیادہ محبوب ہوتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم دن میں روزے رکھتے ہو اور رات کو عبادت کرتے ہو۔ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ، فرمایا نہیں تم یہ نہ کرو۔ روزے رکھو اور افطار کرو۔ سو اور جاگو۔ بیشک تمہارے جسم کا تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمانوں کا تم پر حق ہے۔ مہینے میں تین دن روزے رکھو، یہ تمہارے لئے کافی ہیں تمہارے لئے انہیں دس گنا ثواب ہے یہ پورے زمانے کے روزے ہیں لیکن میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ میں قوت ہے، آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو جیسے وہ رکھتے تھے اس سے زیادہ نہ رکھو۔ میں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کیسے تھے، آپ نے فرمایا آدھے زمانے کے۔

حضرت عبداللہ جب بوڑھے ہوگئے تو کہتے تھے اے کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو خبر پہونچی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور رات کو قرآن پڑھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ اس میں میری نیت بھلائی کی ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے

فرمایا سلمانؓ نے سچ کہا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو عبادت کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں نے یہ کہا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، بیشک میں نے ہی یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس کی استطاعت نہیں رکھ سکتے۔ روزہ رکھو اور افطار کرو(۱)۔ سوا ور جاگو اور مہینے میں تین دن روزے رکھو، ایک روزے میں دس روزے کا ثواب ملے گا، اسی طرح پورے روزے کا ثواب ملے گا، میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن ناغہ کرو۔ میں نے کہا میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں، آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو ایک دن ناغہ۔ حضرت داؤد علیہ السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے اور یہ روزے کی سب سے زیادہ معتدل شکل ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ روزے سب سے زیادہ افضل ہیں۔ میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس سے زیادہ افضل نہیں سمجھتا۔

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے

---

(۱) افطار سے یہ مراد ہے کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن ناغہ ۔۱۲

استغفار کرنا چاہیے اور اُلٹی بد دعا کرنے لگے اور اپنے کو کوسنے لگے۔ (بخاری مسلم)

(۵/۱۳۶) متوسط نماز متوسط خطبہ

حضرت جابرؓ بن سُمُرَۃ سے روایت ہو کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک تھا، پس آپ کی نماز بھی بیچ کی تھی اور آپ کا خطبہ بھی بیچ کا تھا۔ (مسلم)

(۶/۱۳۷) نفس اور اہل کا حق

حضرت وَہبؓ بن عبدُاللہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سَلمان اور حضرت اَبُو دَرداؓ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ ایک دن حضرت سَلمانؓ حضرت اَبُو دَرداؓ کے گھر آئے اُنکی بیوی کو دیکھا بہت معمولی کپڑوں میں تھیں، کہا تمہارا کیا حال ہے؟ کہا تمہارے بھائی اَبُو دَرداؓ کو دنیا میں کسی چیز کی حاجت نہیں، اتنے میں حضرت ابو درداؓ آگئے، اُن کے لئے کھانا تیار کیا گیا، حضرت ابو درداؓ نے حضرت سَلمانؓ سے کہا میں روزہ ہوں(۱) تم کھاؤ۔ حضرت سَلمانؓ نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہ کھاؤں گا تو اُنھوں نے کھانا کھایا۔ جب رات ہوئی تو حضرت اَبُو دَرداؓ کھڑے ہوئے۔ حضرت سلمانؓ نے کہا سو جاؤ۔ وہ سو گئے، پھر کھڑے ہوئے، پھر کہا ابھی سو۔ جب آخر رات ہوئی تو حضرت سَلمانؓ نے کہا اب اُٹھو۔ پھر دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمانؓ نے کہا تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہارے نفس کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ پس ہر ایک کا حق اُس کے حق کے مطابق ادا کرو۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا ذکر کیا آپ نے

(۱) نفل روزہ تھا ۱۲

اور عورتوں سے شادی بھی کی ہے، پس جو میری سُنت سے ہٹا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (مسلم)

(۲/۱۳۳) **بیجا سختی ہلاکت کا سامان ہے** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بیجا سختی کی وہ ہلاک ہوا۔ (مسلم)

(۳/۱۳۴) **دین سے زور آزمائی** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین آسان ہے، دین سے جس نے زور آزمائی کی دین نے اُسکو ہرا دیا۔ پس میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال سے کام لو۔ خوشخبری لو۔ صبح و شام سے مدد چاہو اور کچھ اندھیرے میں اُٹھنے سے۔(۱)

(۴/۱۳۵) **چستی کی حالت میں نماز پڑھے جب نیند کا غلبہ ہو سو جائے** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ مسجد میں تشریف لائے اور ایک رسّی دو کھمبوں کے درمیان کھنچی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا یہ کیسی رسی ہے لوگوں نے کہا یہ زینبؓ کی رسّی ہے، جب نیند کا جھونکا آتا ہے تو اسی سے لٹک جاتی ہیں، آپ نے فرمایا اس کو کھولو جب چستی رہے اُس وقت تک نماز پڑھو اور جب سستی آنے لگے تو سو جاؤ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نماز پڑھتا ہو اور نیند اُس کو پریشان کرتی ہو تو سو جائے یہاں تک کہ نیند غائب ہو جائے اگر کوئی نماز میں ہے اور نیند سے مدہوش ہو رہا ہے تو ممکن ہے کہ وہ

(۱) یعنی صبح شام اور تہجد کی نماز ۱۲

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ (بقرہ ۔ ع ۲۳)

اللہ تمھارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔

احادیث

(۱/۱۴۲) سب سے اچھا عمل اور عبادت وہ ہے جو آدمی ہمیشہ کرے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پوچھا یہ کون ہے، کہا یہ فلاں عورت ہے اور یہ بڑی نمازیں پڑھتی ہے۔ آپ نے فرمایا اتنا ہی کرو جتنی تم میں طاقت ہو۔ اللہ نہ اکتائے گا تم اکتا جاؤ گی۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عبادت اور عمل زیادہ محبوب ہے جس پر کرنے والا مداومت کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تین آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے گھر آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھنے لگے۔ جب انھیں خبر دی تو گویا انھوں نے کم سمجھا۔ کہا ہمارا اور نبی صلی اللہ علیہ کا کیا مقابلہ، آپ کے تو تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دئے گئے، ایک نے کہا میں ہمیشہ رات کو نماز پڑھوں گا، دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا، تیسرے نے کہا میں کبھی نکاح نہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا تم ہی اس اس طرح کہتے ہو۔ خدا کی قسم میں تم سے بہت زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نمازیں بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں،

اُس نے آگے بھیجا ہے اور جب اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو وہی نظر آئے گا جو اُس نے آگے بھیجا ہے اور جب اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ کو دیکھے گا جو اُس کے چہرے کے سامنے ہو گی تو آگ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔

(۲۲/۱۳۰) کھانے اور پینے پر اللہ کا شکر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اُس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھا کر اور پانی پی کر اُس کی تعریف کرے (مسلم)

(۲۳/۱۳۱) صدقہ میں گنجائش

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان کو صدقہ دینا لازم ہے۔ کہا اگر استطاعت نہ ہو تو آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ کہا اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو، فرمایا حاجتمند اور مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ کہا اگر یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا نیکی کا حکم دے۔ کہا اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو۔ فرمایا تو اپنے کو بُرائیوں سے بچائے یہ بھی صدقہ ہے۔ (ب-م)

عبادت و طاعت میں اعتدال

آیات

طٰہٰ ۝ مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓی ۝ (طٰہٰ-ع۱)

ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تم تکلیف اُٹھاؤ۔

دن کی تنہی بستی میں آیا جایا کرو۔ کہا میں ایسے گھر سے خوش نہیں ہوتا جو مسجد کے پہلو میں ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا آنا اور گھر کی طرف میرا پلٹ جانا لکھا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تمہارے لئے سب کا سب جمع کر دیا ہے۔

(۲۰/۱۲۸) ثواب کی اُمید اور اللہ کے وعدوں کا یقین چھوٹے عمل کو بلند کر دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس باتیں ہیں ان میں خوبی کی بات بکری کا عطیہ ہے جو شخص بھی ان خصلتوں پر ثواب کی اُمید میں اور جس کا وعدہ کیا گیا ہے اسکی تصدیق میں عمل کرے گا[1] اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اسکو جنت میں داخل کریگا (بخاری)

(۲۱/۱۲۹) ایک کھجور کا ٹکڑا بھی جہنم سے حجاب بن سکتا ہے۔ حضرت عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ آگ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب قیامت کے دن ہر شخص سے اُس کا پروردگار باتیں کریگا، اس کے اور اُس کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا، اپنی سیدھی طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا جو

(۱) عمل کی روح اور اسکی جان اللہ سے ثواب کی امید اور اللہ کے وعدہ کا یقین اور اسکی تصدیق ہے جو چھوٹے عمل کو یہ چیز آسمان پر پہنچا دیتی ہے اس کے بغیر بڑے سے بڑا عمل بے جان ہے۔

نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ (بخاری)

(۱۸/۱۲۶) درخت لگانے کی فضیلت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کوئی پودا لگائے اور اس سے لوگ فائدہ اٹھائیں تو اُسکے لئے صدقہ ہے اور اگر چوری جائے یا اُسکو کوئی نقصان پہنچائے تو بھی اُسکے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

اور ایک روایت میں ہے کہ مسلمان درخت لگائے اس سے انسان اور جانور فائدہ اُٹھائیں اُس کے لئے قیامت تک صدقہ جاری رہے گا۔

(۱۹/۱۲۷) مسجد میں دور سے آنے کی فضیلت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ بنی سلمہؓ نے مسجد کے قریب گھر بنانے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب رہنے کا ارادہ کرتے ہو، انھوں نے کہا ہاں یارسول اللہ ہمنے اس کا ارادہ کیا ہے۔ آپنے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں کو نہ چھوڑو، تمہارے سب نقشِ قدم لکھے جائیں گے، اپنے گھروں کو نہ چھوڑو تمہارے سب نقش قدم لکھے جائیں گے (۱)

حضرت ابومنذر اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد سے بہت فاصلہ پر تھا ایسا کسی کا نہ تھا، اسکی کوئی نماز جماعت سے فوت نہ ہوتی تھی، اس سے کسی نے کہا یا میں نے ہی کہا کہ ایک گدھا خرید لو، اس پر رات کی تاریکیوں میں

(۱) یعنی مسجد سے دور رہنے میں زیادہ قدم پڑیں گے زیادہ ثواب ملے گا ۱۲

ساتھ۔ یہاں تک کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

(۱۳/۱۲۱) **نمازِ پنجگانہ جمعہ و رمضان کی تاثیر** حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وقت کی نمازیں اور جمعہ جمعہ تک رمضان رمضان تک درمیان کے تمام گناہوں کو بالکل مٹا دینے والا ہے، اگر بڑے (کبائر) گناہوں سے بچا جائے۔ (مسلم)

(۱۴/۱۲۲) **سرحد کی حفاظت** حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات کی خبر دوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دے گا اور درجہ بلند کریگا۔ انھوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا تکلیف[۱] کے وقت پورا پورا وضو کرو، اور مسجد کی طرف قدموں کی زیادتی کرو۔ اور نماز کا انتظار۔ نماز کے بعد۔ یہ سرحد کی حفاظت ہے۔ (مسلم)

(۱۵/۱۲۳) **صبح و شام کی نماز** حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح و شام نماز پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا

(۱۶/۱۲۴) **بیماری میں عمل کا ثواب** حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے لئے وہی عمل لکھا جائیگا جو قیام اور تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔ (بخاری)

(۱۷/۱۲۵) **ہر نیکی صدقہ ہے** حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) مثلاً سخت سردی میں ۱۲۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی جا رہا تھا، راستہ میں پیڑ کی ایک شاخ تھی۔ کہا خدا کی قسم میں اس سے مسلمانوں کو ضرور نجات دوں گا تاکہ انکو تکلیف نہ ہو۔ پس وہ جنت میں داخل ہوا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی راستہ طے کر رہا تھا، ایک کانٹے بھری شاخ نظر آئی اس کو ہٹایا اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کو پسند فرمایا اور اسکو بخش دیا۔

شرائط و آداب کے ساتھ نمازِ جمعہ کی فضیلت (۱۱/۱۹)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کی جماعت میں شریک ہو اور خاموشی کے ساتھ دھیان لگا کر سنے تو جو اس کے اور جمعہ کے درمیان گناہ ہوئے ہیں بخش دیے جائیں گے اور تین دن مزید اور جس نے کنکریوں سے کھیلا اس نے لغو کام کیا۔ (مسلم)

وضو کا اثر (۱۲/۱۲)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بندہ یا مومن بندہ وضو کرتا ہے جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے اسکی تمام خطائیں دور ہو جاتی ہیں جن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ پھر ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کا اس نے ارتکاب کیا ہے۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اسکے پاؤں کی تمام خطائیں دور ہو جاتی ہیں۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے

نکل آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک کُتّا پیاس کی شدّت سے زبان نکالے ہوئے گیلی مٹی کھا رہا ہے اس نے خیال کیا کہ یہ کُتّا پیاسا ہے اور میری ہی طرح اس کو پیاس ہے۔ وہ کنوئیں میں اُترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر منھ میں دبا لیا اور باہر نکل کر کُتّے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے لئے کیا بہائم میں بھی اجر ہے آپ نے فرمایا ہر جاندار میں اجر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اُس کے کام کو پسند فرمایا اور بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ اور انھیں دونوں کی ایک روایت میں ہو کہ کتّا کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اُس کا کام تمام کر دے ناگاہ بنی اسرائیل کی بدکار عورتوں میں سے ایک عورت نے اس کی اس حالت کو دیکھا تو اپنے موزے اُتار کر اُس میں پانی بھر لائی، کتّے کو پلا دیا، پس اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو اس کام کی وجہ سے بخش دیا۔

(۱۱۸/۱) راستہ چلنے والوں کو تکلیف سے بچانے کا ثواب

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو جنت میں گھومتے اور پھرتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ مرتبہ اس کو اس وجہ سے حاصل ہوا کہ اس نے ایک ایسے درخت کو اُکھاڑ ڈالا تھا جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوتی تھی (مسلم)

دن اس حالت میں چلے پھرے گا کہ اپنے کو جہنم سے بچا رہا ہوگا۔

(۶/۱۱۴) مسجد میں آنے کی فضیلت — حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو مسجد میں صبح کو آیا یا شام کو آیا اس کے لئے اللہ نے جنت کی مہمانی تیار کی ہے جب جب صبح اور شام آئے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۷/۱۱۵) تحفہ میں ادنیٰ چیز بھی حقیر نہ سمجھو — حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو اپنے کسی ہمسائے کے لئے کسی تحفہ کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی ہو[1]۔ (بخاری۔ مسلم)

(۸/۱۱۶) راستہ سے کانٹے کا ہٹا دینا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے — حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ یا ستر شاخیں ہیں اُن میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا کہنا افضل ہے اور ادنیٰ کام راستہ سے کانٹے وغیرہ کا ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۹/۱۱۷) ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے کا ثواب — حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی جا رہا تھا راستہ میں پیاس نے بیتاب کیا۔ ایک کنواں نظر آیا اُسمیں اُترا، پانی پیا اور

(۱) کبھی حقیر سی حقیر چیز بڑی بروقت اور کارآمد ثابت ہوتی ہے ۱۲

نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور بُرائی سے باز رکھنا صدقہ ہے، انھوں نے عرض کیا اگر کوئی اپنی خواہش کے کام کرے تو؟ فرمایا کوئی اپنی خواہش حرام طور سے پوری کرتا ہے تو گنہگار ہوتا ہے اسی طرح حلال طور سے جو اپنی خواہش پوری کریگا تو لازماً ثواب کا مستحق ہوگا۔

(۴/۱۱۲) مسلمان بھائی سے خوش ہو کر ملنا

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملو۔ (مسلم)

(۵/۱۱۲) صدقہ کی بہت سی صورتیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کو اپنے ہر جوڑ پر صدقہ دینا لازم ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے اور آدمی کی مدد کرنا کسی کو اسکی سواری پر سوار کر دینا یا کسی کا سامان اسکی سواری پر لاد دینا صدقہ ہے اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر قدم جو نماز کے لئے اُٹھے صدقہ ہے۔ راستہ سے کانٹے وغیرہ کا ہٹا دینا صدقہ ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم کی اولاد میں ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے جس نے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ کی تعریف کی، اللہ کی تہلیل کی، اللہ کی پاکی بیان کی، اللہ سے بخشش چاہی اور پتھر، کانٹا یا ہڈی لوگوں کے راستہ سے ہٹا دی اور نیکی کا حکم دیا۔ بُرائی سے باز رکھا۔ تین سو ساٹھ کی تعداد کے برابر یہ نیکیاں کیں تو وہ اس

بنا دو۔ کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ فرمایا لوگوں کو اپنی ذات سے تکلیف نہ پہنچاؤ تو یہ خود اپنے اوپر تمہارا صدقہ ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲/۱۱۱) **صدقہ کی بہت سی صورتیں** حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر تہلیل (لا الٰہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان چیزوں کا بدل ہو سکتی ہیں۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری اُمت کے اعمال پیش کیے گئے اُن کی بھلائیاں اور بُرائیاں دکھائی گئیں میں نے اُن کے اعمال کے محاسن میں راستہ کی گندگی اور تکلیف کی چیز کا ہٹا دینا پایا ہے اور اُن کے اعمال کی بُرائیوں میں یہ پایا کہ کھنکار اور تھوک ہو اور اُسکو دفن نہ کیا جائے۔ (مسلم)

(۳/۱۱۱) **غریبوں کا صدقہ کیا ہے؟** حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ غریبوں نے کہا یا رسول اللہ دولت مند ہم پر اجر میں سبقت لے گئے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں۔ ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے فاضل مالوں سے صدقہ دیکر اپنی نیکیوں میں اضافہ کر لیتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھی صدقہ میں وسعت رکھی ہے بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے۔ ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے

وفات سے پہلے وحی نہ بھی حتیٰ کہ وفات پائی اور وحی مسلسل اُترہی تھی۔ (بخاری مسلم)

(۳/۱۰۸) **آدمی کا حشر** حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کا حشر اِسی پر ہوگا جس پر اُس نے انتقال کیا۔ (مسلم)

نیکیوں کے مختلف اور متعدد طریقے

آیات

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (بقرۃ۔ ع ۲۰)

تم لوگ جو کچھ نیکی کروگے اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والا ہے۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (بقرۃ ع ۲۴)

اور جو کچھ تم بھلائی کروگے اللہ اُسکو پہچان لیگا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ (زلزال ع)

جو ایک ذرہ کے برابر نیکی کریگا اُسکو پائیگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۔ (حٰم سجدہ۔ ع ۶)

جس نے نیک عمل کیے اُس نے اپنے نفس کے لیے کئے۔

احادیث

(۱/۱۰۹) **نیکیوں کی متعدد صورتیں** حضرت ابوذر جندب بن جنادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کون سا عمل افضل ہے، آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان اور اُسکے راستہ میں جہاد۔ میں نے کہا کس گردن کا آزاد کرنا افضل ہے فرمایا جو مالکوں کے نزدیک سب سے اعلیٰ اور سب سے بیش قیمت ہو۔ عرض کیا اگر میں یہ نہ کرسکوں فرمایا کرنے والوں کی مدد کردیا بے سلیقہ کو، پھر ہر آدمی کا کام

اکثر کہتے تھے سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (۱) حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون سے کلمات ہیں جن میں دیکھتی ہوں کہ آپ نئے دنوں سے آپ کہنے لگے ہیں فرمایا میری امت میں ایک علامت بنائی گئی ہے جب میں اسکو دیکھوں تو یہ کہوں اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کہتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ (۳) میں نے کہا یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں کہ اکثر آپ کہتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ آپ نے فرمایا مجھ کو میرے پروردگار نے خبر دی ہے عنقریب میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھونگا جب میں اس کو دیکھوں تو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کی زیادتی کروں سو میں نے وہ علامت دیکھ لی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح یعنی فتح مکہ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کر اور اس سے بخشش چاہ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

وفات کے قریب وحی کی زیادتی اور تسلسل

حضرت انس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پے درپے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

---

(۱) تو پاک ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تیری طرف توبہ کرتے ہیں ۱۲

(۲) یعنی جب لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے لگیں اور دین کا کام فروغ ہو تو سمجھ لینا کہ وفات کا وقت قریب ہے کہ حق ادا ہو گیا اور کام پورا ہو گیا ۱۲

(۳) اللہ کے لئے پاکی ہے اسکی حمد کے ساتھ میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں ۱۲

مدد کی جائے تو ہم اُس کی تعریف کریں اور اُس سے بخشش چاہیں اور بعض خاموش رہے حضرت عمرؓ نے کہا اے ابن عباسؓ تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ میں نے کہا نہیں کہا پھر کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا یہ آنحضرتؐ کی وفات کے بارے میں ہے آپ کو اسکی اطلاع دی ہو فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (جب اللہ کی مدد آئے اور اسکی فتح) یہ علامت آپ کی وفات کی ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہی) حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی اتنا ہی جانتا ہوں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اُترنے کے بعد آپ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ نہ کہتے ہوں سُبْحٰنَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ (1) (بخاری۔ مسلم)

اور ایک صحیح روایت میں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع و سجود میں کہتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ گویا قرآن کے حکم فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پر عمل کرتے تھے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے

---

(۱) اے ہمارے پروردگار تو پاک ہو ہم تیری تعریف کرتے ہیں اے اللہ مجھکو بخش دے ۱۲

(۲) اے اللہ اے ہمارے پروردگار تو پاک ہو ہم تیری تعریف کرتے ہیں اے اللہ مجھکو بخش دے ۱۲

آخری عمر میں زیادہ نیک عمل کی ترغیب

آیات

أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ (حبٖ ۲۲-فاطر-ع ۴)

کیا ہم نے تم کو ایسی عمر نہیں دی کہ جس کو نصیحت اس میں حاصل کرنا ہو وہ نصیحت حاصل کرلے اور آیا تمھارے پاس ڈرانے والا (یعنی بڑھاپا)

احادیث

(۱۳۰) وفات کے قریب زیادہ تسبیح اور استغفار

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمی پر حجت پوری کردی جس کی عمر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا (بخاری)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ مجھے بدر کے بوڑھوں کے ساتھ شریک کرتے تھے بعضوں کے دل میں شکایت پیدا ہوئی کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں شریک کئے جاتے ہیں۔ ان کے برابر تو ہمارے بیٹے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس کی وجہ تم سمجھ لوگے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن مجھے بلایا اور ان کے ساتھ شریک کیا، مجھے خیال بھی نہیں گزرا کہ آج مجھے آزمائش کے لئے بلایا ہے، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جب ہم کو فتح ہو اور ہماری

جس کو میں کھلاؤں لہٰذا مجھ سے مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں۔ سو مجھ سے کپڑے مانگو میں تم کو کپڑا دوں گا۔ اے میرے بندو تم سب رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخش دیتا ہوں سو مجھ سے بخشش چاہو میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو مجھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم مجھے نفع پہنچانا چاہو تو مجھ کو نفع نہیں پہنچا سکتے۔ اے میرے بندو تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب نہایت متقی اور پرہیزگار ہو جائیں تو میرے ملک میں اس سے کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب نہایت ہی بدکار ہو جائیں تو اس سے میرے ملک میں کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اے میرے بندو تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب ایک چٹیل میدان میں جمع ہوں اور مجھ سے سوال کریں تو میں سب کو دوں گا اور مجھے کچھ نقصان نہ ہوگا مگر اتنا جیسے سوئی (کو پانی میں ڈالنے سے) سمندر میں کمی ہوتی ہے۔ اے میرے بندو بیشک یہ تمہارے اعمال ہیں میں ان کو گنتا ہوں پھر وہی تم کو پورا پورا ملے گا سو جو بھلائی پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو اس کے سوا پائے وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔ (مسلم)

انسؓ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان تھا کہ یہ آیت مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا[1] عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ انھیں کے بارے میں اُتری۔ (بخاری، مسلم)

(۱۶/۱۰۴) **تھوڑا اور بہت صدقہ** حضرت ابومسعود عُقبۃ بن عمرؓو الانصاری البدری سے روایت ہے کہ جب صدقہ کی آیت اُتری ہم اُس وقت پیٹھ پر بوجھ اُٹھا کر مزدوری کرتے تھے۔ ایک آدمی آئے اور انھوں نے بہت کچھ صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا ریاکار ہے، دوسرا آدمی آیا، اُس نے ایک صاع[2] صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا اللہ کو اس کے ایک صاع کی ضرورت نہ تھی تو یہ آیت اُتری :-

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ (توبہ ع ۱۰)	وہ لوگ جو ان مومنوں پر طنز کرتے ہیں جو خوشی سے صدقہ کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بدقت تمام (صدقہ کرنے کیلئے) کچھ پاتے ہیں ۱۲

(۱۷/۱۰۵) **اللہ کی عظمت اور بے نیازی** حضرت ابوذر جُندُب بن جُنادہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور آپ رب تبارک وتعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ اے میرے بندو میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تمھارے درمیان بھی اس کو حرام کیا پس ظلم نہ کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت چاہو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر

(۱) مومنین میں سے کچھ ایسے جوانمرد ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا اُسکو سچ کر دکھایا ۱۲ (۲) سوا تین سیر ۱۲

سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے سجدوں کی کثرت کرو اگر تم اللہ کے لئے سجدہ کروگے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ تمہارے درجے بلند کریگا اور تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائیگا۔

(۱۴/۱۰۶) **عمر دراز عمل نیک** حضرت ابو صفوانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ آدمی بہتر ہے جس کی عمر لانبی ہو اور کام اچھے ہوں (ترمذی)

(۱۵/۱۰۶) **یقین اور صبر کی ایک مثال** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میرے چچا انسؓ بن نضر بدر کی جنگ میں شریک نہیں ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں پہلی لڑائی میں جب آپ مشرکوں سے لڑے تھے غیر حاضر رہا، اگر اللہ مجھے کسی جنگ میں مشرکوں سے لڑنے کا موقع دیگا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کیا کروں گا۔ جب اُحد کا دن آیا اور مسلمان چھٹ گئے تو کہا اے اللہ میں تیری طرف اس کا عذر پیش کرتا ہوں جو انھوں نے (یعنی ساتھیوں نے) کیا اور میں اُن سے بری ہوتا ہوں جو انھوں نے (یعنی مشرکوں نے) کیا۔ پھر آگے بڑھے تو سعد بن معاذ سامنے آئے۔ کہا اے سعد بن معاذ جنت قسم رب کعبہ کی مجھے اسکی خوشبو اُحد کے اسی طرف سے آرہی ہے۔ سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ انھیں کا کام تھا میرے بس کی بات نہ تھی۔ انسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ اوپر اسّی نشان اُن کے بدن پر پائے۔ تلواروں کے یا نیزوں کے یا تیروں کے۔ اور ہم نے انکو اس حال میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے تھے اور مشرکوں نے اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے تھے حتیٰ کہ کوئی اُن کو پہچان نہ سکا اُن کی بہن نے اُنگلی کے پوروں کے نشان سے پہچانا

بیٹھ جاؤں اور چھوڑ دوں۔ (بخاری)

(۱۰/۹۹) مرنے والے کے ساتھ کیا جاتا ہے؟

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ (۱) گھر والے (۲) مال (۳) عمل۔ دو چیزیں پلٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے۔ گھر والے اور مال پلٹ آتا ہے۔ عمل ساتھ ہوتا ہے۔ (ب۔م)

(۱۱/۹۹) جنت و دوزخ آدمی سے کس قدر قریب ہیں

حضرت ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت تمہارے جوتے کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔ (بخاری)

(۱۲/۱۰۰) نوافل کی کثرت سے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کی رفاقت

حضرت ابو فراس ربیعہ رضؓ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے (جو اہل صُفّہ میں سے تھے) کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر میں قریب ہی سوتا تھا، وضو کا پانی اور جس چیز کی ضرورت ہوتی تو میں آپ کے لئے لاتا۔ آپ نے فرمایا مجھ سے مانگو۔ میں نے کہا میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اور کچھ؟ میں نے کہا بس یہی۔ آپ نے فرمایا سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو[۱]۔ (مسلم)

(۱۳/۱۰۱) نوافل کی زیادتی کے نتائج

حضرت ثوبان رضؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) یعنی دعاؤں کا تم عبادت اور نمازوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔ معلوم ہوا کہ دعا کے ساتھ کچھ عمل بھی چاہیے اس آیت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ۔ ترجمہ:۔ اسی کی طرف اچھے کلمے چڑھتے ہیں اور عمل صالح اُن کو چڑھاتے ہیں ۱۲۔

ساتھ گھیری گئی ہو اور جنت ناگوار چیزوں سے گھری ہوئی ہے[1] (بخاری مسلم)

(۶۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز

حضرت ابو حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی، آپ نے سورۂ بقر شروع کی، میں نے خیال کیا کہ آپ سو آیتوں پر رکوع کریں گے، آپ اس سے بڑھ گئے، میں نے خیال کیا کہ آپ اس کو ایک رکعت میں پڑھیں گے لیکن آپ اس سے بھی گزر گئے۔ میں نے کہا اب شاید رکوع کریں پھر آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی اس کو ختم کر کے آل عمران شروع کی اور اس کو بھی پڑھا اور آپ آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے جب آپ ایسی آیت پر پہنچتے جس میں تسبیح ہوتی تھی تو آپ تسبیح کرتے تھے اور جب پناہ کی آیت پر پہنچتے تو پناہ مانگتے تھے، اور سوال کی آیت پر پہنچتے تو آپ سوال کرتے،[2] پھر آپ نے رکوع کیا اور کہنے لگے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور آپ کا رکوع قیام کی طرح تھا، پھر کھڑے ہوئے اور کہا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور آپ کا قیام رکوع کی طرح تھا، پھر سجدہ کیا اور کہا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پس آپ کا سجدہ آپ کے قیام کی طرح تھا۔ (مسلم)

(۷۰) نماز کی طوالت

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی، آپ نے قیام لانبا کیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ

---

(۱) یعنی جنت کے حصول کے لئے بہت سے ایسے کام کرنے پڑتے ہیں جو انسان کو ناگوار و طبیعت پر گراں ہیں اور جہنم کا رستہ بہت سستا ہو اس کے لئے کسی مجاہدہ کی ضرورت نہیں، اس کے اسباب سب نہایت دلچسپ اور خوشگوار ہیں ۱۲
(۲) نوافل میں ایسا ہو سکتا ہے ۱۲

(۵۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور جذبہ شکر

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوتے تھے اور کھڑے کھڑے آپ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے۔ میں نے کہا آپ یہ کیوں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دئے ہیں، آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۳) رمضان کے عشرۂ اخیر کی شب بیداری

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخر عشرہ ہوتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شب بیداری فرماتے اور گھر والوں کو جگاتے[1] اور کمر کس کر تیار ہو جاتے۔

(۵۴) مفید بات کی حرص اور مستعدی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوی مومن بہتر ہے اور اللہ کو کمزور مومن سے قوی مومن زیادہ محبوب[2] ہے اور دونوں میں خیر ہے اہر اس نیکی پر لالچ کرو جو تم کو نفع پہنچائے، اللہ سے مدد چاہو اور عاجز نہ ہو۔ اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہو کہ یہ کرتا تو یہ ہوتا بلکہ یہ کہو کہ اللہ نے جو چاہا مقدر کر دیا۔

(۵۵) جنت ناگوار چیزوں سے گھری ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ خواہشات سے

(۱) نماز وغیرہ کو اٹھانے کے لئے ۱۲ (۲) اس لئے کہ اس سے اسلام کی زیادہ خدمت ہو سکتی ہے ۱۲

نوافل کے ساتھ قریب ہوتا ہے حتیٰ کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں جس سے وہ چلتا ہے[1]، اگر وہ مجھ سے سوال کریگا تو میں اُس کو دونگا اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے گا تو میں اُس کو پناہ دوں گا۔[2] (بخاری)

(۲۳) **اللہ کی بندہ نوازی** حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب میرا بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اُس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، جب وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اُس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔[3] (بخاری)

(۳/۵۱) **دو دولتیں ہیں جنکی قدر نہیں** حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جن میں بہت لوگ گھاٹے میں ہیں[4] تندرستی اور فرصت۔ (بخاری)

(حاشیہ صفحہ ۷۴) یعنی جو قرب خداوندی اور محبوبیت فرائض ارکان دین جہاد کی فرضیت کے وقت جہاد، اسی طرح تبلیغ و امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے حاصل ہوتی ہے اسکو وہ قرب نہیں پہنچ سکتا جو نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے ۱۲ (۱) یعنی فانی عن الذات باقی باللہ بنجاتا ہے اللہ کی غیبی طاقت اور مدد اسکے شامل حال رہتی ہے (۲) جب نوافل کی برکت کا یہ حال ہے تو فرائض کی برکت کا کیا کہنا ۱۲ (۳) یعنی اسکے اس شوق و جذبہ کی قدر کرتا ہوں اور اس کو آغوشِ رحمت میں لیتا ہوں ۱۲ (۴) یعنی ان کی قدر نہیں کرتے ۱۲

الْمُحْسِنِيْنَ ٥ (عنکبوت - ع ۷) — اور بیشک اللہ محسنوں کے ساتھ ہے۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ٥ (حجر - ع ۷) — اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقینی چیز آجائے (یعنی موت)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ٥ (مزمل - ع ۱) — اور اپنے رب کے نام کو یاد کرو اور منقطع ہو جاؤ اُس کی طرف اُسی کے ہو کر۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ٥ (زلزال - ع ۱) — جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کی تو وہ اُس کو پائے گا۔

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا (مزمل - ع ۲) — جو بھلے کام تمہارے نفس آگے بھیجیں گے اُسکو اللہ کے یہاں بہتر پاؤ گے اور اجر میں بڑا ہے۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ٥ (بقرہ - ع ۲۶) — اور جو بھلے کام کرو گے پس اللہ اُس کو جاننے والا ہے۔

احادیث

(۸۹) اللہ سے قربت اور اُسکی محبوبیت کے آثار

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو میرے کسی دوست سے دشمنی رکھے گا اُس سے میری لڑائی کا اعلان ہے اور میرے بندوں کا میرے فرض اُن سے نزدیکی حاصل کرنا جس قدر مجھ کو محبوب ہے اس قدر اور کسی نیکی کی نزدیکی مجھ کو محبوب نہیں (۱) اور بار بار میرا بندہ مجھ سے

(۱) حاشیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ کیجئے)۔

(۵۸) دینی شرف کی خواہش اور ارمان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا البتہ یہ نشان میں ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول کو چاہتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دیگا، حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے سرداری کی اسی روز خواہش کی۔ میں اس امید پر اپنے کو بلند کرتا تھا کہ میں بلایا جاؤں، آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا اُن کو وہی نشان دیا اور فرمایا جاؤ اور کسی طرف متوجہ نہ ہونا، یہاں تک کہ اللہ تم کو فتح دے۔ حضرت علیؓ کچھ دور چلے پھر ٹھہرے اور کسی طرف متوجہ نہیں ہوئے، وہیں سے آواز دی یارسول اللہ میں کس بات پر لوگوں سے جنگ کروں۔ آپ نے فرمایا ان سے جنگ کرو حتّٰی کہ وہ گواہی دیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پس اگر انھوں نے گواہی دیدی تو انھوں نے تم سے اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو محفوظ کرلیا۔ ہاں جان و مال کے مطالبہ میں اُن سے دار وگیر کیجاسکتی ہے اور اُن کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ (مسلم)

اللہ کے راستے میں کوشش

آیات

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ

وہ لوگ جنہوں نے ہمارے راستے میں کوشش کی ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے

(۵/۵) خیر میں ایک دوسرے سے مسابقت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا یہ کون لے گا۔ ہر آدمی نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور ہر ایک کہتا تھا۔ میں میں۔ آپ نے فرمایا کون اس کو حق کے ساتھ لے گا۔ یہ سُن کر لوگ ہٹ گئے۔ حضرت ابو دُجانہؓ نے کہا میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لوں گا، پھر اس کو لیا اور اُس سے دشمنوں کے سر پھاڑ دیے۔ (مسلم)

(۱/۶) بد سے بدتر

حضرت زُبیرؓ بن عدی سے روایت ہے کہ ہم انسؓ بن مالک کے پاس آئے اور ہم نے حجّاج کی بدسلوکیوں کی شکایت کی، انھوں نے کہا صبر کرو، ایسا زمانہ آئے گا کہ شر ہی شر ہوگا، یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے ملو، میں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ (بخاری)

(۷/۷) انتظار کس بات کا ہے؟

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات چیزوں سے پہلے اچھے اعمال میں جلدی کرو، اگر ایسا نہیں کرتے تو ایسے فقر کا انتظار کرتے ہو جو بھلا دینے والا ہو۔ یا ایسی دولت کا جو سرکش بنا دینے والی ہو یا ایسے مرض کا جو بگاڑ دینے والا ہو۔ یا ایسے بڑھاپے کا جو سٹھیا دینے والا ہو۔ یا ایسی موت کا جو کام تمام کر دینے والی ہو۔ یا دجال کا جو نہایت بُری غیر موجود چیز ہو جس کا انتظار کیا جائے یا قیامت کا۔ پس قیامت بہت سخت اور نہایت کڑوی چیز ہے[۱] (ترمذی)

---

(۱) یعنی موجودہ وقت میں عمل نہیں کرتا اور آئندہ بہتر زمانہ کا منتظر رہتا ہے ۱۲

مجھے ناپسند ہوا کہ اس کو رات گزار دینے دوں۔[1]

(۴۳) جنت کا شوق اور شہادت کی عجلت | حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اُحد کے دن ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ فرمائیے اگر میں قتل کیا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا، آپ نے فرمایا جنت میں۔ پس جو کچھ اُن کے ہاتھ میں کھجوریں تھیں پھینک دیں، پھر جنگ شروع کر دی یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۴۴) صدقہ کا صحیح وقت | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ کون سا صدقہ اجر میں زیادہ بڑا ہے۔ آپ نے فرمایا ایسی حالت میں کہ تم تندرست ہو۔ مال کی حرص رکھتے ہو فقر سے ڈرتے ہو اور دولت کی امید کرتے ہو۔ پھر ڈھیل نہ دو۔ ایسا نہ ہو کہ حلق کو روح پہونچ جائے اور کہو یہ فلاں کے لئے ہے یہ فلاں کے لئے ہے۔ حالانکہ وہ تو فلاں کے لئے ہو چکا۔[2] (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) اسی سبب سے صحابہ اور اہل اللہ کا عمل تھا، ان کو رات میں کل نہیں پڑتی تھی، اگر گھر میں کچھ روپیہ ہو، اس پچھلے دور میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن شیخ مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اسی ذوق کے بزرگ تھے، ایک مرتبہ سر شام کسی نے پانچسو روپیہ نذر کئے، بس اعلان فرما دیا کہ حجرہ کی دیوار گر رہی ہے مرمت کی جائے، بس ہمسائے ٹوٹ پڑے کوئی مٹی اور پھاوڑہ لے کر آگئے۔ کسی کو کچھ دیا۔ کسی کو کچھ دیا، سب روپیہ اس طرح تقسیم کر کے قرار آیا۔ ۱۲

(۲) یعنی وارثوں کے لئے ہو چکا کوئی کمائی ہی سمجھ کہ اُن کو مل جائے گا ۱۲

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (آل عمران - ع ۱۴)

اور ایک دوسرے سے جلدی کرو اپنے رب کی بخشش اور اُسی جنت کی طرف کہ جس کا عرض آسمان اور زمین ہے پرہیزگاروں کیلئے تیار کیگئی ہے۔

احادیث

(۱/۱۸) **فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی**

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک اعمال میں جلدی کرو عنقریب رات کے تاریک ٹکڑوں کی طرح فتنے ہوں گے۔ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر، آدمی اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے نفع کے لئے بیچے گا۔ (مسلم)

(۲/۲) **آنحضرت صلعم کی سونا رکھے رہنے سے بے قراری**

حضرت عقبہ ؓ بن الحارث سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کے وقت نماز پڑھی، آپ نے سلام پھیرا اور جلدی سے لوگوں کی گردنوں کو پھاندتے ہوئے اپنی کسی بیوی کے حُجرے کی طرف تشریف لے گئے، لوگ آپ کی اسقدر جلدی سے گھبرا گئے، جب آپ تشریف لائے اور ان کو اپنی جلدی کی وجہ سے تعجب کرتے دیکھا تو فرمایا میں کچھ سونا رکھ کر بھول گیا تھا، مجھے اس کا رکھ رکھنا ناپسند ہوا اُسکی تقسیم کا حکم دینے گیا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کچھ سونا صدقہ کا گھر میں چھوڑ دیا تھا۔

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ (غاشیہ - ع ۱)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

(روم - ع ۱)

گئے اور آسمان کی طرف کیسے بلند کیا گیا اور پہاڑوں کی طرف کیوں کر گاڑے گئے اور زمین کی طرف کیسے بچھائی گئی۔ پس یاد دلایئے آپ یاد ہی دلانے والے ہیں۔

کیا انھوں نے زمین کی سیر نہیں کی پس دیکھیں کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے، وہ ان سے قوت میں زیادہ تھے انھوں نے زمین کو اُکھاڑا اور اس کو اس سے زیادہ آباد کیا جتنا انھوں نے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے پیغمبر دلیلوں کے ساتھ آئے تو اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔

حدیث

یہ حدیث گزر چکی ہے کہ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کی دیکھ بھال کی۔

خیر اور آخرت کے کاموں میں سبقت

(آیات)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (بقرہ - ع ۱۸)

نیکی میں سبقت کرو۔

نجات نہیں پا سکتا(۱)۔ انھوں نے کہا نہ آپ؟ فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے (مسلم)

مخلوقات کے بارے میں غور کرنا

آیات

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا (سبا۔ ع ۵)

کہہ دو کہ بیشک میں تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں یہ کہ کھڑے ہو اللہ کے واسطے دو دو اور ایک ایک پھر غور کرو۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران)

بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں عقلمندوں کیلئے نشانیاں ہیں، وہ لوگ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں پر یاد کرتے ہیں اور آسمان زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے ان کو بے فائدہ نہیں بنایا تو پاک ہے بس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ

کیا اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کیسے پیدا کئے

(۱) آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کئے جائے مگر عمل پر بھروسہ نہ کرے، بھروسہ خدا کی رحمت کا ہونا چاہیے

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (حٰمٓ سجدہ-ع ۲)

ہم تمھارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمھارے لئے اس میں وہ کچھ ہے جو تمھارے نفس چاہیں اور تمھارے لئے اس میں وہی ہے جو تم مانگتے ہو۔ بخشش والے رحمت والے کی طرف سے مہمانی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (احقاف-ع ۳)

انھوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ اُن کو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے وہی لوگ جنت والے ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔

احادیث

(۱/۹) **دو باتیں** حضرت ابو عمرہؓ سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اسلام کے بارے میں ایسی بات بتلا دیجئے کہ میں پھر کسی سے نہ پوچھوں آپ نے فرمایا کہو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔ (مسلم)

(۲/۸) **کوئی محض اپنے عمل سے نجات نہ پائے گا** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتدال سے کام لو اور میانہ روی اختیار کرو، یاد رکھو کہ کوئی محض عمل کی وجہ سے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو اُس سے کہا جائیگا کہ تو نے ہدایت پائی تیری کفایت کی گئی اور تو بچ گیا اور اس سے شیطان دور کر دیا جائے گا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (ابوداؤد۔ ترمذی)

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے نہیں ہے قوت اور نہ طاقت مگر اللہ کو۔

(۱/۲۸) رزق دوسرے کی برکت سے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دو بھائی تھے اُن میں ایک کماتا تھا اور دونوں کھاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشہ ور نے اپنے بھائی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ شاید تم کو رزق اُسی کے سبب سے ملتا ہو (ترمذی)

ثابت قدمی اور استقامت

آیات

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ (هود-ع-۱۰)

ثابت قدم رہو جیسے تم کو حکم دیا گیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝

بیشک جنھوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غمگین ہو اور اس جنت کی خوشی سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

صبح کروگے تو بھلائی کو پہنچ جاؤ گے۔ (بخاری۔ مسلم)

اور ایک روایت میں حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو وضو کرو جیسے نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے، پھر اپنے سیدھے پہلو پر لیٹ جاؤ اور اسطرح کہو (اوراوپر والی دعا ارشاد فرمائی) پھر فرمایا اِن کلمات کو سب کے آخر میں کہہ کے سو۔

(۱۱۲) عین خطرہ میں اللہ پر بھروسہ

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے مشرکین کے قدم دیکھے۔ ہم غار میں تھے اور وہ ہمارے سروں پر۔ میں نے کہا یارسول اللہ اگر ان میں کا ایک بھی اپنے قدم کے نیچے دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تم ایسے دو کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کا تیسرا اللہ ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۱۳) گھر سے نکلنے کے وقت کی دعا

حضرت اُمِ سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تھے تو فرماتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضِلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ (ابوداؤد۔ ترمذی)	شروع کیا میں نے اللہ کے نام سے اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہوں یا گمراہ کروں۔ خود ڈگمگاؤں یا دوسرے کو پھسلاؤں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کیجائے

شریک ہوں گا۔ آپ نے اُس کو چھوڑ دیا، وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور بولا میں سب سے بہتر کے پاس سے آیا ہوں۔

(۶/۴۳) **توکل اور حرکت** حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ اگر تم اللہ پر بھروسہ کرو جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہو تو تم کو اس طرح رزق دیگا جیسے چڑیوں کو دیتا ہے، صبح کو خالی پیٹ جاتی ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتی ہیں[1]۔ (ترمذی)

(۴۴/۷) **سوتے وقت کی دعا** حضرت براءؓ ابن عازب سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ کہو:۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ	اے اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کیا، اور میں نے منہ تیری طرف موڑا، اور میں نے اپنا کام تیرے سپرد کیا اور میں نے اپنی پیٹھ تیری طرف رغبت کے ساتھ ڈرتے ہوئے لگائی نہیں ہے ہمارا ٹھکانا اور نہ نجات ہم کو مگر تیری طرف میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تُو نے اُتاری اور اُس نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔

آپ نے فرمایا اگر تم اس رات میں مرجاؤگے تو اسلامی فطرت پر مروگے۔ اور اگر

(۱) یعنی اپنے آشیانوں میں بیٹھی نہیں رہتیں اُس سے نکلی ضرور ہیں۔ یہی اسلامی توکل ہے۔

چلئے تو دن کے آرام کا وقت ایسی وادی میں ہوا جس میں ببول کے درخت بہت تھے
ہم لوگ درختوں کے نیچے سایہ لینے کے لئے الگ ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک ببول کے درخت کے نیچے اُترے اپنی تلوار ایک ڈال میں لٹکا دی۔ ہم سب
سو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو پکار رہے ہیں اور ایک
دیہاتی آپ کے پاس کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے میری تلوار مجھ پر کھینچ لی
اور میں سو رہا تھا جب میں جاگا تو تلوار اسکے ہاتھ میں تھی۔ کہا آپ کی حفاظت
کون کریگا، میں نے تین مرتبہ اللہ کہا اُس کو سزا نہیں دی اور بیٹھ گیا۔

اور ایک روایت میں ہے حضرت جابرؓ نے کہا کہ ہم ذات الرقاع میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگ درختوں میں سایہ لینے کے لئے الگ ہوگئے
اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا۔ ایک مشرک آدمی آیا، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پیڑ سے لٹکی تھی، اُس نے آپ پر تلوار کھینچ لی اور کہا مجھ سے
ڈرتے ہو۔ آپ نے فرمایا نہیں، کہا کون آپ کی حفاظت کریگا۔ آپ نے فرمایا
اللہ۔ پس تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی اور آپ نے اُٹھالی اور فرمایا تیری
حفاظت کون کریگا۔ کہا آپ بہتر لینے والے بنئے(۱)۔ آپ نے فرمایا کیا تم کہتے ہو
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ کہا یہ تو نہیں، مگر ہاں اس کا
عہد کرتا ہوں کہ نہ آپ کے ساتھ جنگ کروں گا اور نہ جنگ کرنے والوں کے ساتھ

(۱) یہ عرب کا محاورہ ہے یعنی ہمیں اُمید ہے کہ آپ ہم پر کرم فرمائیں گے ۱۲

ترجمہ:۔ اے اللہ میں نے تیرے سامنے سر جھکایا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا اور میں نے تیرے سہارے جھگڑا کیا۔ اے اللہ میں تیری عزت کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کرے تو زندہ ہے نہ مرے گا جن اور انسان مر جائیں گے۔ (ب۔م)

اہل توکّل کا قول

(۳/۱۷) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ جب آگ میں ڈالے گئے تو کہا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (۱) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں نے کہا تمہارے لئے لوگوں نے بڑا سامان اور تیاری کی ہے اُن سے ڈرو۔ تو اُن کا ایمان زیادہ ہو گیا، انھوں نے کہا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا دوسرا قول۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ بھی تھا۔

جنتیوں کے دل پرندوں کے دل کی طرح ہوں گے

(۲/۱۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت جنت میں داخل ہو گی، ان کے دل پرندوں کے دل کی طرح ہوں گے (۲)۔

اللہ پر بھروسہ کی مثال

(۵/۱۹) حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ غزوہ نجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے

(۱) ہم کو اللہ کافی ہے اور وہی کارساز ہے ۱۲

(۲) یعنی ہلکے پھلکے دنیا کی فکروں سے خالی خدا پر بھروسہ کرنے والے یا خدا کے خوف سے لرزاں اور ترساں جس طرح پرندوں کے دل ہر وقت چوکنا اور ہوشیار رہتے ہیں ۱۲

مجھ سے کہا گیا دوسرے اُفق کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا تو بڑا ہجوم دکھا یا گیا۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری اُمت ہے اور اُن کے ساتھ ستر ہزار آدمی بغیر حساب بغیر عذاب جنت میں داخل کئے جائیں گے، پھر آپ اُٹھے اور اپنے حُجرے میں تشریف لے گئے اور لوگ اُن کے بارے میں جو جنت میں بغیر حساب بغیر عذاب داخل ہوں گے گفتگو کرنے لگے بعض نے کہا یہ شاید وہ لوگ ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہوں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کا شریک نہیں ٹھہرایا، اسی طرح بہت سی باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کون سی گفتگو کرتے ہو۔ انھوں نے آپ کو خبر دی، آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ پھونک جھاڑ کرتے ہیں نہ کرواتے ہیں اور نہ فال لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والے ہیں، عُکاشہ بن مِحصَن کھڑے ہو گئے اور کہا اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا تم ان میں سے ہو۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور کہا اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھ کو بھی اُن میں شامل کر دے آپ نے فرمایا عُکاشہ تم پر بازی لے گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ (آل عمران - ع ۱۷)
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (طلاق ع۱)
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ ۝ (انفال - ع ۱)

اللہ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
جو اللہ پر بھروسہ کریگا تو وہ اسکو کافی ہوگا۔
بیشک ایمان والے وہ ہیں کہ جب انکے سامنے
اللہ کا ذکر ہوتا ہو تو ان کے دل دہل جاتے ہیں
اور جب اُن پر اسکی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو انکا
ایمان زیادہ ہوجاتا ہے، وہ اپنے رب پر بھروسہ
کرنے والے ہیں وہ لوگ جو نماز قائم رکھتے ہیں
اور جو ہم نے ان کو دیا ہے خرچ کرتے ہیں وہی
لوگ ایمان والے ہیں حق کے ساتھ انکے پروردگار
کے پاس بڑے درجے ہیں بخشش اور بابرکت رزق۔

احادیث

(۱/۶۹) جنت میں ستر ہزار آدمی بے حساب داخل ہوں گے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر اُمتیں پیش کی گئیں۔ میں نے ایک نبی کو دیکھا اور ان کے ساتھ کچھ لوگ، اور ایک نبی اُن کے ساتھ ایک یا دو آدمی۔ اور ایک نبی اُن کے ساتھ کوئی نہیں۔ ناگاہ مجھ کو ایک بڑا ہجوم دکھایا گیا، میں نے گمان کیا کہ یہ میری اُمت ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰؑ اور ان کی قوم ہے۔ آپ اُفق کی طرف دیکھئے میں نے دیکھا تو ایک بڑا ہجوم دکھایا گیا پھر

یقین و توکل

آیات

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (احزاب - ع ۳)

جب مسلمانوں نے لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ وہی ہے جس کا ہم سے اللہ اور اُس کے رسول نے وعدہ کیا ہے اور اللہ اور اُسکے رسول نے سچ کہا۔ نہیں زیادہ ہوا مگر ان کا ایمان اور تسلیم۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةِ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

(آل عمران - ع ۱۰)

وہ لوگ جن سے کہا گیا کہ تمہارے لئے لوگوں نے بڑا سامان اور تیاری کی ہے، وہ کہنے لگے ہم کو اللہ کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے پس وہ اللہ کی نعمت اور اُس کے فضل کے ساتھ پلٹ گئے اُن کو کسی بُرائی نے نہیں چھوا۔ انھوں نے اللہ کی رضامندی کی اتباع کی۔ اللہ بڑا فضل والا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ (فرقان ع ۵)

اس زندہ پر بھروسہ کرو جو نہ مرے گا۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۴)

مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ کریں۔

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

جب تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کر...

(۲/۶۵) **دنیا اور عورتیں احتیاط کی چیزیں ہیں**

حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میٹھی ہے اور سبز ہے اللہ تم کو اس میں جانشین بنائے گا اور وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے ڈرو۔ پہلا فتنہ بنی اسرائیل میں عورتوں کی ذات سے پیدا ہوا۔ (مسلم)

(۳/۶۵) **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا**

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ ہدایت کا اور پرہیزگاری کا اور پاکدامنی کا اور استغنا کا۔ (مسلم)

(۴/۶۵) **قسم کھانے کے بعد بھی زیادہ پرہیزگاری کی بات پر عمل کرنا چاہیے۔**

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو کہ جس کسی نے کسی بات پر قسم کھائی، پھر زیادہ پرہیزگاری کی بات دیکھی تو پرہیزگاری کو اختیار کرے[1] (مسلم)

(۵/۶۸) **جنت میں داخلے کے شرائط**

حضرت ابو امامہ الباہلی سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے حجۃ الوداع میں خطبہ فرماتے تھے کہ اللہ سے ڈرو اور پانچ وقت کی نماز پڑھو اور مہینہ کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اپنے حاکموں[2] کی اطاعت کرو۔ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

[illegible]

فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ (احزاب - ع ۹)
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّ
يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا
يَحْتَسِبُ (طلاق - ع ۱)
اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا
وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَ
اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (انفال ع ۴)

رسول کی اطاعت کی وہ مراد کو پہونچا
جو اللہ کا لحاظ کریگا اللہ اس کے لئے نکلنے کی
جگہ کر دے گا اور ایسی جگہ سے رزق دے گا
جہاں سے اس کو گمان نہ ہوگا۔
اگر تم اللہ کا لحاظ کروگے تو تمھارے لئے دلیل
کر دیگا اور تمھاری برائیوں کو دور کر دے گا اور
تم کو بخش دے گا۔ وہ بڑا فضل والا ہے۔

(احادیث)

(۴۲) سب میں معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
گیا کہ لوگوں میں بزرگ کون ہے۔ آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ انھوں نے
کہا کہ ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے فرمایا یوسف نبی اللہ اور نبی اللہ کے بیٹے اور نبی اللہ
کے پوتے اور نبی اللہ کے پرپوتے۔ انھوں نے کہا ہم ان کے متعلق نہیں سوال
کرتے۔ فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو تو جاہلیت میں جو شریف تھے
وہ اسلام میں بھی شریف ہیں جب وہ دین کی سمجھ پیدا کریں (۱) (بخاری مسلم)

(۱) خاندانی شرافت اور موروثی نسلی خصوصیات منتقل ہوتی ہیں کسی مذہب و ملت کی خصوصیت نہیں البتہ
جہالت ان پر خاک ڈال دیتی ہے، دین کا صحیح علم حاصل ہو جائے تو ان پر جلا ہو جاتی ہے ۱۲

خدا کا ادب و لحاظ

آیات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ (۱) (آل عمران ع ۲)

اے ایمان والو اللہ کا لحاظ کرو جیسا اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (تغابن۔ ع ۲)

اللہ کا لحاظ کرو جتنی تم اسکی طاقت رکھتے ہو اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو اپنی جان کو بخل سے بچائے پس وہ لوگ کامیاب ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ

اے ایمان والو اللہ کا لحاظ کرو اور درست بات کہو، تمہارے عملوں کو سنوار دیگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیگا اور جس نے اللہ اور اسکے

(حاشیہ صفحہ ۵۵) جو نہ دنیا کی ضروریات میں سے ہو نہ اس پر کوئی ثواب ملتا ہو نہ اس سے اسکا براہ راست کچھ تعلق ہو ۱۲ (۱) اللہ سے ڈرنا جیسا حق ہے بڑا مشکل کام ہے اس آیت نے تشریح کر دی کہ آدمی جتنا اللہ کا خوف و لحاظ کر سکے یہی حق ہے ۱۲۔

چلی آتی ہے۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے پھر گنجے کے پاس آیا اور ویسا ہی سوال کیا جیسے کوڑھی سے کیا تھا، گنجے نے وہی جواب دیا۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا میں غریب آدمی ہوں۔ اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا، تجھ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تجھ کو بصارت عطا فرمائی، مجھ کو راستہ کا خرچ دے تاکہ میں پہنچ جاؤں۔ اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کو روشن کیا۔ تیرا جتنا جی چاہے لے اور جتنا چاہے چھوڑ۔ خدا کی قسم میں آج کے دن تجھ سے نہ جھگڑوں گا جس چیز کو تو خدا کے نام پہ لے گا فرشتہ نے کہا تیرا مال تجھے مبارک ہو، اللہ نے محض آزمائش کی تھی پس تجھ سے اللہ راضی ہوا اور تیرے اُن دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔ (بخاری مسلم)

(۶۲) نفس کا احتساب

حضرت شدادؓ بن اوس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا جائزہ لے اور آخرت کیلئے عمل کرے۔ پیچھے رہ جانے والا وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں کے پیچھے ڈال دے اور اللہ سے بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھا ہے۔ (ترمذی)

(۶۳) لایعنی بات سے احتراز

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کے اسلام کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو اس کے مطلب کی نہ ہو (ترمذی)

(حاشیہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

کون سا مال تجھے پسند ہے، کہا اونٹ یا گائے (راوی کو شک ہے) فرشتہ نے ایک گابھن اونٹنی دی اور برکت کی دعا کی، پھر گنجے کے پاس آیا اور کہا تو کیا چاہتا ہے۔ کہا میں چاہتا ہوں کہ میرا گنج دور ہو جائے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے پرہیز کرتے ہیں اور اچھے بال کی خواہش ہے۔ فرشتہ نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج دور ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے۔ کہا کون سا مال تجھے مرغوب ہے۔ کہا گائے۔ پس ایک گابھن گائے اس کو دی اور برکت کی دعا کی، پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تیری کیا خواہش ہے۔ کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو بینائی عطا فرمائے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتہ نے اُسکی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اسکی بصارت پلٹ آئی۔ کہا تم کو کون سا مال پسند ہے۔ کہا بکری، پس اس کو ایک گابھن بکری دی۔ کچھ عرصہ بعد ان تینوں کے جانوروں سے میدان بھر گئے۔ چند دن کے بعد فرشتہ اُسی صورت اور اُسی ہیئت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں غریب آدمی ہوں، میری راہ کھوٹی ہوئی میں آج کے دن نہیں پہنچ سکتا، تجھے اللہ کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جس نے تجھ کو اچھی جلد اور اچھی کھال عنایت کی، مجھ کو راستہ کا خرچ دے تاکہ میں پہنچ جاؤں۔ سفید داغ والے نے کہا مجھ پر بہت حقوق ہیں، فرشتہ بولا غالباً میں تجھ کو پہچانتا ہوں تو فقیر تھا اور سبز دھبی بھی، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا۔ کہا واہ یہ دولت میرے بزرگوں سے چلی آتی ہوں سے

ساتھ گنجائش ہے اور مشکل کے ساتھ آسانی ہے

(۴/۴) **بعض اعمال کو معمولی سمجھنا** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تم عمل کرتے ہو اور وہ تمہاری نگاہ میں بال سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے اور ہم ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہلاک کر دینے والے اعمال میں شمار کرتے تھے۔

(۵/۴) **اللہ کی غیرت** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ انسان وہ عمل کرے جو اللہ نے اس پر حرام کر دیا تھا۔

(۶/۴) **اپنی سابقہ حالت یاد رکھنا** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانے میں تین آدمی تھے۔ ایک کوڑھی، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے انکی آزمائش کا ارادہ کیا۔ ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ پہلے سفید داغ والے کے پاس آیا اور کہا تجھے کون سی چیز محبوب ہے۔ اُس نے کہا اچھا رنگ اور اچھی جلد۔ اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ نفرت کرتے ہیں، فرشتہ نے اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا تو اچھی جلد اور اچھا رنگ نصیب ہوا کہا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۲) افسوس سے کیا حاصل لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ

(اب مقدر رہی جو رہ گیا اس پر حسرت نہ کرو جو ملا اس پر اتراؤ نہیں) ؛۲

بُرائی کے بعد نیکی کرو، وہ اُس بُرائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے خلاق سے پیش آؤ۔

(۵۲) اللہ کی یاد اُسی سے سوال اسی سے استمداد

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہو کہ ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے میں تجھ کو چند باتیں سکھا دوں اللہ کے حکموں کی نگہداشت کر، وہ تیری حفاظت کریگا، اللہ کو یاد کر تو اس کو اپنے سامنے پائے گا اور جب سوال کرنا تو اللہ ہی سے سوال کرنا اور جب مدد چاہنا تو اُسی سے مدد چاہنا اور جان لے کہ اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کرے کہ تجھ کو نفع پہنچائے تو تجھ کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو تمہارے لئے اللہ نے لکھ دیا ہے اور اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کرے کہ تجھ کو نقصان پہنچائے تو نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھائے گئے اور صحیفے خشک کر دئے گئے۔

اور ایک روایت میں ہو کہ اللہ کا دھیان رکھو تم اُس کو اپنے سامنے پاؤ گے، اور آرام کے زمانے میں اللہ سے تعلق پیدا کر لو، مصیبت کے وقت کام آئے گا اور یاد رکھو جو تم سے چوک گیا وہ تمہیں پہنچنے والا ہی نہ تھا اور جو پہنچا وہ خطا ہی نہیں ہو سکتا تھا،(۱) یاد رکھو کہ صبر کے ساتھ مدد ہے مصیبت کے

(۱) یعنی گزشتہ واقعات پر افسوس نہ کرو جو کچھ ہوا وہ ہونے والا ہی تھا اور جو نہیں ہوا وہ ہونا ہی نہیں

(باقی صفحہ آئندہ پر)

اور رمضان کے روزے رکھو۔ اگر استطاعت ہو تو خانۂ کعبہ کا حج کرو۔ کہا آپ نے
سچ فرمایا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حیرت ہوئی کہ پوچھتا بھی ہے اور
تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر کہا کہ ایمان کے بارے میں خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا
اللہ پر ایمان لاؤ اور اُسکے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر، اُسکے پیغمبروں پر اور
آخرت کے دن پر اور اچھی بُری تقدیر پر۔ کہا آپ نے سچ کہا۔ اب احسان
کے متعلق بتائیے۔ فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے
ہو۔ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تم کو دیکھتا ہے۔ کہا قیامت کے متعلق مجھ کو
خبر دیجئے، آپ نے فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں
جانتا۔ کہا اچھا اُسکی نشانیاں کیا ہیں؟ فرمایا لونڈی اپنی مالکہ کو پیدا کرنے[1] اور ننگے
پاؤں پھرنے والے، ننگے بدن، محتاج لوگ بکری چرانے والے ایک دوسرے
سے بڑھ بڑھ کر محل بنائیں۔ پھر وہ چلے گئے۔ بعد میں آپ نے فرمایا
اے عمرؓ تم جانتے ہو یہ سائل کون تھا، میں نے کہا اللہ اور اُس کے رسول
زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے تمھارے پاس آئے تھے تاکہ
تم کو تمھارا دین سکھائیں۔

(۲۵) **اللہ کا خوف** حضرت ابوذرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاں بھی تم رہو اللہ سے ڈرو اور

(۱) اس سے لونڈیوں کی کثرت اور اُن کی اولاد کی ترقی کی طرف اشارہ ہے ۱۲

الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ۔ (جزو۳۔ س۲۔ ع ۱)

نہ آسمان کی۔

اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ط

(جزو ۳۰۔ سورۃ الفجر۔ ع ۱)

بیشک تمہارا رب البتہ گھات میں ہے۔

یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ہ وَاللّٰہُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ ط وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ ط اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ہ (جزو۲۴۔ سورۃ المؤمن ع ۲)

وہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور جو دلوں میں پوشیدہ رہتا ہے اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور جو اس کے سوا دوسرے کو پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتے، بیشک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

احادیث

(۵۹) نماز اس دھیان کے ساتھ کہ ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں اگر ہم اسکو نہیں دیکھتے تو وہ ہم کو دیکھ رہا ہے

حضرت عمرؓ بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی بہت سفید کپڑے والا اور بہت کالے بال والا آیا، اس پر سفر کا نشان نہ تھا۔ ہم لوگ اس کو نہیں پہچانتے تھے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنے سے ملا دیئے اور اپنی ہتھیلی آپ کے زانو پر رکھ دی اور کہا یا محمدؐ مجھ کو اسلام کے متعلق خبر دیجیئے، آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ کہو اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ نماز پڑھو، زکوٰۃ د

بن حزام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک الگ نہ ہوں[1]۔ اگر وہ سچ بولیں تو اُن کی سوداگری میں برکت دی جائیگی اور اگر جھوٹ بولیں تو اُن کی سوداگری کی برکت مٹا دی جائے گی[2]۔

غرور اور دھیان

آیات

اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ٥

(جزء ۱۹۔ سورۂ الشعراء۔ ع ۱۱)

وہ تم کو دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے اور دیکھ بھال کرنے کو۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ۔

(جزء ۲۸۔ سورہ مجادلہ۔ ع ۲)

جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی

بیشک اللہ پر کوئی بات نہیں چھپی نہ زمین کی

(۱) اگر الگ ہو گئے تو سودا ہو چکا اب معاملہ فسخ نہیں ہو سکتا ۔

(۲) ایک چیز ہے روپیہ کی زیادتی اور ایک چیز ہے برکت، برکت یہ ہے کہ اُس سے متمتع ہونے کا ان کو موقع ملے، روپیہ کام آئے، نیک عمل کی توفیق ہو یہ نہیں ہوگا ۔

فرمایا کہ کسی نبی نے ایک غزوہ کیا اُن پر اللہ کے درود اور سلامتی ہو۔ انھوں نے کہا میرے ساتھ ایسا آدمی نہ ہو کہ جس نے شادی کی ہو، اور نہ ایسا کہ جس نے گھر بنایا ہو اور اُس کی چھتوں کو ابھی نہ اُٹھایا ہو اور نہ ایسا آدمی کہ جس نے بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں اور اُن کے بچوں کا انتظار ہو۔(۱) پھر انھوں نے کوچ کیا عصر کے وقت یا اس سے پہلے ایک بستی کے قریب ہوئے۔ سورج سے کہا کہ تو بھی اپنے کام پر مامور ہے اور ہم بھی مامور ہیں۔ پھر کہا اے اللہ اس کو ٹھہرا دے۔ پس وہ ٹھہر گیا، یہاں تک کہ اللہ نے اُن کو فتح دی، اُنھوں نے غنیمت جمع کی آگ آئی کہ اس کو کھائے اور نہ کھایا، اُنھوں نے کہا تم میں چوری ہے۔ ہر قبیلہ کا آدمی ہم سے بیعت کرے، جب بیعت کی تو ایک آدمی کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر چپک گیا۔ پھر کہا تم میں چوری ہے۔ تمھارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے تو دو یا تین کے ہاتھ اُن کے ہاتھ پر چپک گئے، پھر کہا تم میں چوری ہے تو ایک سونے کا سر گائے کے سر کی طرح لائے اور اُس کو رکھا، پھر آگ آئی اور اُس کو کھالیا اور غنیمت ہم سے پہلے کسی کے لئے جائز نہ تھی، اللہ نے جب ہماری کمزوری اور ضعف کو دیکھا تو اُس کو ہمارے لئے جائز کر دیا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۵) جھوٹ سے تجارت کی برکت جاتی رہتی ہے | حضرت ابو خالد بن حکیم

(۱) اس لئے کہ ان کا دل ان چیزوں کی طرف اٹکا رہے گا، بے فکری اور یکسوئی کے ساتھ جہاد نہ کر سکیں گے زندگی ان کو عزیز ہوگی، مرنے سے گریز کریں گے اور شہادت کا پورا اشتیاق نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اُس کو جھوٹوں اور لاغیوں میں لکھ لیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۲) سچ اطمینان ہے

حضرت حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا یاد ہے کہ چھوڑ دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اُس چیز کو اختیار کرو جس سے تمہارے دل میں کھٹک نہ پیدا ہو پس بیشک سچ اطمینان ہے اور جھوٹ کھٹک ہے۔ (ترمذی)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

حضرت ابوسفیانؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنی لمبی حدیث میں ہرقل کے قصے میں بیان کرتے ہیں کہ ہرقل نے کہا تم کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا ہم کو حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو تمہارے باپ دادا کہتے ہیں اُس کو چھوڑ دو اور ہم کو نماز اور سچائی، صدقہ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا حکم دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

(۴) سچے دل سے دُعا مقبول ہوتی ہے

حضرت سُہیل بن حُنیفؓ سے روایت ہے (وہ بدری تھے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سچائی کے ساتھ سوال کریگا تو اللہ اُس کو شہیدوں کے مرتبہ کو پہنچائے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ (مسلم)

(۵) تھوڑا سا جھوٹ سارے سچ کو غیر مقبول بنا دیتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور ان پر ہماری مدد فرما۔

صداقت و راستی

آیات

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (۱) ۝ (جزء ۱۱ سورہ توبہ ع ۱۵)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ (جزء ۲۲ سورہ احزاب ع ۵)

سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں

فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (جزء ۲۶ - سورہ محمد - ع ۳)

اگر وہ اللہ سے سچائی کا معاملہ کریں تو یہ اُن کے لئے بہتر ہے

احادیث

(۱) راستی نیکی کی رہبر ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ہدایت کرتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے پاس سچوں میں لکھتا ہے اور جھوٹ گناہوں پر آمادہ کرتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لیجاتے ہیں۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے (۲) یہاں تک کہ

(۱) اس آیت میں اچھے اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید ہے ۱۲۔

(۲) معمولی معمولی روزمرہ کی باتوں میں چھوٹے چھوٹے جھوٹ بولنے سے اللہ کے دفتر میں کذابوں اور دروغگوں میں اس کا نام درج ہو جاتا ہے ۱۲

اور بے انصافی دیکھنے میں آئیگی اور ایسے اُمور جن کو تم ناپسند کروگے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس کا تم پر حق ہو ادا کرنا اور تم اپنے حق کے ملنے کی دعا کرتے رہنا۔(۱)

حضرت اُسید بن حُضیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو کوئی عہدہ کیوں نہیں عطا فرماتے جیسے فلاں کو عطا فرمایا، آپ نے فرمایا تم عنقریب میرے بعد خودغرضی اور بے انصافی دیکھوگے، پس صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوضِ کوثر پر ملو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۶/۴۸) دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو مقابلہ ہو تو صبر سے کام لو۔

حضرت عبداللہؓ بن ابواَوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دوپہر ڈھلے تک دشمنوں سے مقابلہ کا انتظار کیا پھر فرمایا اے لوگو دشمنوں سے ملنے کی آرزو نہ کرنا اور عافیت مانگنا، اگر اُن کا سامنا ہو جائے تو پھر صبر اور ثابت قدمی سے کام لینا اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے پھر فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ (ترجمہ) اے اللہ کتاب کے اُتارنے والے اور بادلوں کے دوڑانے والے اور لشکروں کو ہزیمت دینے والے ان کو ہزیمت دے

---

(۱) دو چیزیں ہیں ادائے فرض و مطالبۂ حقوق اسلام میں ادائے فرض پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور موجودہ تعلیم و سیاست میں مطالبۂ حقوق پر دونوں کے نتائج میں وہی فرق ہے جو لازماً ہونا چاہیئے ۱۲

(۲۴) جاہلوں سے درگزر کرنا اور قرآن کی تعمیل کی ایک مثال

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصین آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہاں اُترے۔ حضرت حُرؓ اُن لوگوں میں تھے جو حضرت عمرؓ کے نزدیک رہتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے مقرب، ہم نشین عالم ہوا کرتے تھے خواہ ادھیڑ عُمر کے ہوں یا جوان۔ عیینہ نے کہا اے میرے بھتیجے امیر کے یہاں تیری عزت ہے سو میرے لئے اجازت طلب کر۔ انھوں نے اجازت چاہی۔ حضرت عمرؓ نے اُن کو اجازت دی۔ جب وہ آئے کہا اے ابن الخطاب تم ہم کو زیادہ نہیں دیتے ہو اور ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ غصہ ہوئے۔ قریب تھا کہ اُن پر ہاتھ اُٹھائیں۔ حضرت حُرؓ نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝

معافی اختیار کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔

بیشک یہ جاہل ہیں، خدا کی قسم حضرت عمرؓ یہ آیت سن کر بال برابر بھی آگے نہیں بڑھے۔(۱)

(۲۵) خود غرضی اور بے انصافی پر صبر

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد خود غرضی

(۱) یہ ضبط نفس، بلکہ بے نفسی اور قرآن مجید کے احترام کی اعلیٰ مثال ہے۔ سرے سے غصہ نہ آنا اتنا کمال نہیں مگر جوش غضب میں قرآن کی آیت سنتے ہی ٹھنڈا پڑ جانا عدیث کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

نے فرمایا ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۱/۴۴) قدرت کے باوجود غصہ دبانے کا انعام

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غصہ کو ایسے وقت میں پی جائے کہ وہ عمل میں لا سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو مخلوق کے روبرو قیامت کے دن بُلائیگا، یہاں تک کہ اُس کو اختیار دیگا کہ فراخ چشم حوروں میں سے جسکو چاہے پسند کرلے (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۲۲/۴۵) غصہ نہ کرنے کی وصیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرنا۔ اُس نے پھر یہی کہا کہ مجھے وصیت کیجئے، آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرنا۔(۱)

(۲۳/۴۶) دنیاوی مصیبتیں مسلمان کو گناہوں سے پاک و صاف کردیتی ہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن مرد اور مومنہ عورتوں پر اُن کی جانوں، مالوں اور اولاد میں برابر آزمائشیں رہتی ہیں، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملیں گے کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو چکے ہوں گے۔ (ترمذی)

---

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کے حالات اور ضرورت کے مطابق خصوصی نصیحت و ہدایت فرماتے تھے۔ یہ صاحب غالباً غضبناک و مغلوب الغضب آدمی تھے، ان کے لئے اسی تاکید کی ضرورت تھی ۱۲

قریب ہوئے۔ اُم سُلیمؓ کو تکلیف ہوئی تو ابو طلحہؓ ٹھہر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے۔ ابو طلحہؓ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلوں اور آپ کے ساتھ داخل ہوں اور میں ٹھہر گیا ہوں جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے۔ اُم سُلیمؓ نے کہا اے ابو طلحہؓ جیسی تکلیف پہلے ہوتی تھی اسوقت ایسی نہیں ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ چلے اور اُن کو تکلیف شروع ہوئی، جب وہ دونوں آئے تو لڑکا پیدا ہوا۔ میری ماں نے مجھ سے کہا۔ انس اس بچہ کو اس وقت الی کے سپرد نہ کیا جائے جب تک تم اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ کر دو، صبح میں نے بچہ کو اُٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوپر کا قصہ بیان کیا۔

(۱/۴۴) غصہ کو ضبط کرنا اور اُسکی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہادر وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲/۴۴) غصہ کا علاج

حضرت سُلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی لڑ رہے تھے، اُن میں کا ایک دوسرے کو گالی دے رہا تھا اور چہرہ سُرخ تھا، رگیں پھول رہی تھیں، آپ نے فرمایا کہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ اس سے دور ہو جائے فرمایا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ اسکے سبب سے جو غصہ اس کو آرہا ہے جاتا رہے گا، انھوں نے اس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں کر مجھ سے ابو طلحہؓ نے کہا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤ اور اس کے ساتھ کچھ کھجوریں، چنانچہ میں لایا۔ آپ نے فرمایا اس کے ساتھ کچھ ہے میں نے کہا ہاں کھجوریں ہیں۔ آپ نے اس کو لیکر اپنے منھ میں رکھا اور کُچل کر اُن کے تالو میں لگا دیا اور عبداللہؓ نام رکھا۔

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عُیینہؓ نے کہا کہ ایک بزرگ نے مجھ سے کہا کہ میں نے عبداللہ کے دس لڑکے دیکھے اور سب حافظ قرآن تھے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہؓ کے لڑکے کا جب انتقال ہوا (جو اُم سُلیم سے تھا) تو اُم سُلیمؓ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں نہ کہوں ابو طلحہؓ سے نہ بتانا۔ ابو طلحہؓ آئے انھوں نے کھایا پیا۔ اُم سُلیم نے اچھے کپڑے اوڑھے پہنے ابو طلحہ رات کو رہے سہے جب انھوں نے دیکھا کہ وہ مطمئن ہو گئے تو اُم سُلیم نے کہا اے ابو طلحہؓ لوگوں نے کسی خاندان کو کوئی چیز عاریۃً دی اب وہ طلب کرتے ہیں اُن گھر والوں کو یہ حق ہے کہ وہ واپس نہ کریں رکھے رہیں؟ ابو طلحہؓ نے کہا نہیں! کہا تو بس اپنے لڑکے سے صبر کرو اور اپنے اللہ سے ثواب کے اُمیدوار ہو۔ ابو طلحہؓ خفا ہوئے اور کہا مجھ سے پہلے تو بتلایا نہیں اب بتلاتی ہو، پھر آپ کے پاس آئے اور اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا اللہ اس رات میں برکت دے۔ کہا وہ بچہ پیٹ میں تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں سفر سے تشریف لاتے رات کو تشریف نہیں لاتے تھے جب مدینہ کے

تکلیف وہ بات نہ پہنچاؤں گا۔

(۲۷) دنیا میں سزا کا مل جانا عنایت کی دلیل ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا میں اُس کے لئے سزا میں جلدی کرتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو ڈھیل دے دیتا ہے کہ وہ اور گناہوں میں پھنسے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اُس کو پورا پورا بدلہ دیتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑی بلا کا بڑا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو جن لوگوں سے محبت ہوتی ہے اُنکی آزمائش کرتا ہے پس جو شخص اُس سے راضی ہو تو اُس کے لئے راضی ہوتا ہے اور جو ناراض ہو تو اُس کے لئے ناراضی ہے۔ (ترمذی)

(۲۸) ایک صحابیہ کا صبر اور عقل

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؓ کے ایک لڑکا تھا اور وہ بیمار تھا۔ ابو طلحہؓ کہیں گئے ہوئے تھے اُنکی عدم موجودگی میں لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ جب وہ پلٹے تو پوچھا کہ میرے لڑکے کا کیا حال ہے۔ بیوی نے کہا (جو اس لڑکے کی ماں تھی) کہ وہ پہلے کی بہ نسبت اب آرام سے ہے۔ پھر کھانا پیش کیا، انھوں نے کھایا، پھر اُن کے ساتھ رہے اور رات گزاری بعد میں بیوی نے کہا کہ لڑکے کو دفن کر دو۔ صبح کو ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی۔ آپ نے پوچھا کہ رات کو تم ساتھ رہے۔ ابو طلحہؓ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ برکت دے تو ایک لڑکا پیدا ہوا حضرت انسؓ نے

اور آرہ اُن کے سروں پر رکھ کر سر کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور لوہے
کی کنگھی اُن کے سروں میں کی جاتی تھی جو ہڈی اور گوشت میں دھنستی ہوئی نکل
جاتی تھی، مگر یہ تکلیفیں اُن کو دین سے نہیں ہٹاتی تھیں، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ
اس کام کو ضرور پورا کریگا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت[1] کی طرف
چلے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریگا، ہاں بھیڑیے کا اُس کو اپنی بکریوں کے
لیے خطرہ ہو سکتا ہے لیکن تم جلد بازی کرتے ہو۔ (بخاری)

(۱۲۵) حضرت موسیٰ کا صبر | حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حنین کے
دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم میں کچھ لوگوں کو ترجیح دی، اقرع بن حابس
کو سو اونٹ دیئے۔ عُیینہ بن حُصین کو بھی اسی طرح دیا۔ اور کچھ لوگوں کو بھی دیا۔
شرفائے عرب کو اس دن تقسیم میں ترجیح دی، ایک آدمی نے کہا یہ تقسیم عدل کے
ساتھ نہیں کی گئی۔ میں نے کہا میں اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ضرور دوں گا، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی
تو آپ کا چہرہ کا رنگ سرخ ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ اور اس کا رسول بھی
عدل نہ کریں گے تو کون عدل کرے گا اور فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے اس سے زیادہ تکلیف
اُن کو دی جاتی تھی اور وہ صبر کرتے تھے، میں نے دل میں کہا اب میں آپ کو کوئی

(۱) حضر موت [illegible] عرب میں [illegible] کہتے تھے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک
[illegible] بڑھیا بے خوف و خطر گزر جاتی ہے اور کوئی روکنے والا نہیں۔

فرمایا ہاں مجھ کو ایسا بخار ہوتا ہے جیسے تم میں سے دو کو ہو۔ میں نے کہا یہ اس لئے کہ آپ کو دُہرا اجر ملے، فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے کانٹے چبھنے کی ہو یا اُس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اُس کے سبب اُسکی بُرائیاں دور کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہو تو اُس کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ (بخاری)

موت کی آرزو نہ کرے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو موت کی آرزو نہ کرے، اگر مجبور ہو جائے تو کہے اے اللہ مجھ کو زندہ رکھ اگر زندگی میرے لئے بہتر ہو اور مجھ کو موت دے اگر موت میرے لئے بہتر ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۸) اگلوں کی آزمائشیں اور انکی استقامت

حضرت ابو عبداللہ خباب بن الارتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ ایک چادر سے ٹیک لگائے ہوئے کعبہ کے سائے میں بیٹھے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں چاہتے آپ ہمارے لئے دُعا کیوں نہیں کرتے، آپ نے فرمایا اگلی اُمتوں میں آدمی پکڑے جاتے پھر اُن کے لئے گڑھے کھودے جاتے تھے اور اُس میں اُن کو لٹایا جاتا تھا

کہے تو تیرے لئے جنت ہو اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری عافیت کی دعا کروں۔ اُس نے کہا میں صبر کر لوں گی، لیکن آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کیجئے کہ میں برہنہ نہ ہوں۔ (بخاری، مسلم)

(۵۲) ایذا دینے والے کے لئے دُعا

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نبی کی حکایت بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ ان پر اللہ کی طرف سے درد اور سلامتی ہو اُن کی قوم نے ان کو ماری تھی اور خون خون کر دیا تھا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اے اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نہیں جانتی۔ (بخاری، مسلم)

(۵۳) مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے خواہ وہ کسی قسم کی ہو، بیماری ہو، رنج ہو، غم ہو، تکلیف و ایذا ہو، حتیٰ کہ اُس کے ایک کانٹا بھی چبھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اُس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۵۴) مصیبت عنایتِ الٰہی کی دلیل ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ کو حرارت تھی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو حرارت اور سخت حرارت ہے

طاعون کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا کہ وہ عذاب ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اُس کو مومنوں کے لئے رحمت بنا دیا۔ جب کسی بندے پر طاعون واقع ہو اور وہ اپنے شہر میں اجر طلب کرتے ہوئے[1] ٹھہرا رہے اور یہ سمجھ لے کہ اسکو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی مگر جو اللہ نے اُس کے لئے لکھ دی تو اُس کو شہادت کا درجہ ملیگا (بخاری)

(۴۲) آنکھیں کھو کر صبر کرنے کا درجہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے بیشک اللہ عزوجل جب اپنے کسی بندے کی اُسکی دو محبوب چیزوں کے ساتھ آزمائش کرتا ہے (یعنی اُس کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں) اور وہ صبر کرتا ہو تو اِن کے عوض میں جنت ہے۔ (بخاری)

(۴۳) عارضہ پر صبر کرنے کا انعام

حضرت عطاءؒ بن ابی رباح سے روایت ہے کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا کیا میں دکھاؤں تم کو ایک جنت والی عورت۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا یہ کالی عورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں برہنہ ہو جاتی ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا اگر تو صبر

---

(۱) یہی عمل کی رُوح ہے جس سے عمل زمین سے آسمان کو پہونچ جاتا ہے اس کے بغیر اللہ کے یہاں عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں ۱۲

ساتھ اُس کا بچہ تھا، عورت اُس میں کودنے سے ہچکچائی۔ بچہ نے کہا اے ماں صبر کر بیشک تو حق پر ہے۔ (مسلم)

(۷/۳۸) مردانگی پہلی چوٹ پر صبر کرنا ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا، جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اُس نے کہا آپ اپنا راستہ پکڑیئے۔ میری طرح اگر آپ کو مصیبت پہونچی تو آپ جانتے۔ لوگوں نے اُس سے کہا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی اور وہاں دربانوں کو نہ دیکھا۔ کہنے لگی میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا۔ آپ نے فرمایا صبر پہلی چوٹ کے وقت ہوتا ہے۔ (۱)

(۸/۴۱) محبوب کے صدمہ پر صبر کا صلہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس مومن بندے کے لئے جنت کے سوا اور کیا صلہ ہو سکتا ہے کہ جس کے محبوب کو لیلوں اور وہ ثواب آخرت کی خواہش پر صبر کرے (بخاری، مسلم)

(۹/۴۲) طاعون میں صبر اور اجر کی خواہش کے ساتھ موت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

(۱) یعنی غم کی چوٹ کھاتے ہی جس نے خدا کا خوف اور اس کی رحمت اور ثواب کی امید میں صبر کیا وہ قابل تعریف ہے ورنہ رفتہ رفتہ تو صبر آ ہی جاتا ہے اور زخم مندمل ہو جاتا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے بچہ کی قبر پر رو رہی تھی ۱۲۔

متعلق کہو، اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو خیر ورنہ دریا میں چھوڑ دینا۔ لوگ لے گئے اور جب وسط دریا میں پہنچ گئے تو لڑکے نے کہا اے اللہ جس طرح چاہے ان کی بلا مجھ سے ٹال۔ کشتی ڈگمگائی اور وہ سب ڈوب گئے۔ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے کہا تیرے ساتھی کہاں رہے۔ لڑکے نے کہا کہ خدا نے میری مدد فرمائی اور اُن کو دفع کیا۔ پھر لڑکے نے کہا تو مجھ کو نہیں مار سکتا جب تک کہ میرے کہے پر عمل نہ کرے، بادشاہ نے کہا وہ کیسے؟ لڑکے نے کہا لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کرو اور مجھ کو ایک کھجور کی پیڑی میں سولی دو اور ایک تیر اپنے ترکش سے لے کر اس کو کمان کے وسط میں رکھو اور کہو میں لڑکے کے رب کے نام سے شروع کرتا ہوں تو اس صورت میں تم مجھ کو مار سکو گے بادشاہ نے لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیا اور اُس کو کھجور کی پیڑی پر سولی دی، پھر ایک تیر اپنے ترکش سے لیکر اس کو کمان کی وسط میں رکھا اور کہا کہ میں لڑکے کے رب کے نام سے شروع کرتا ہوں پھر اُس کو مارا۔ تیر اُس کی کنپٹی میں لگا، اُس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور مر گیا پس لوگ بول اُٹھے ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے بادشاہ آیا تو لوگوں نے کہا دیکھئے جس کا آپ کو ڈر . . . . . .

تھا وہی سامنے آیا، لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے کہا سڑک کے کنارے ایک کھائی کھودی جائے اور اُس میں آگ بھڑکائی جائے۔ پھر جو اپنے دین سے نہ پلٹے تو اس سے کہا جائے کہ اس میں کود۔ یہی کیا گیا، ایک عورت آئی اور اُسکے

کس نے اچھی کی۔ کہا میرے پروردگار نے۔ بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی تیرا کوئی خدا ہے، وہ بولا میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے، بادشاہ نے اس کو سخت عذاب میں مبتلا کیا۔ یہاں تک کہ اُس نے لڑکے کا پتہ دیا بادشاہ نے لڑکے کو بلایا اور کہا تیرا سحر اس حد کو پہنچ گیا کہ تو مادرزاد اندھے کو اور مبروص کو اچھا کر دیتا ہو۔ کہا میں کسی کو اچھا نہیں کر سکتا، شفا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے، بادشاہ نے اس پر بھی سختی کی، اُس نے راہب کا پتہ دیا۔ بادشاہ نے راہب کو بُلایا اور کہا اپنے دین سے پلٹ۔ راہب نے انکار کیا۔ بادشاہ نے آرہ منگوایا اُسکو راہب کے سر کی مانگ میں رکھ کر سر کے دو ٹکڑے کر دیے، پھر اپنے ہمنشین سے کہا اپنے دین سے پلٹ۔ اُس نے بھی انکار کیا، اُس کے سر کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر لڑکے سے کہا اپنے دین سے پلٹ اُس نے بھی انکار کیا۔ تو بادشاہ نے اپنے خدام کو بلایا اور کہا اس کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنا تو اس سے دین کے بارے میں کہنا، اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو خیر ورنہ اسکو گرا دینا۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھایا۔ لڑکے نے کہا اے اللہ تعالیٰ تو جس طرح چاہے اُن سے نسٹ لے۔ یہ کہتے ہی پہاڑ کانپا اور وہ سب گر پڑے لڑکا بادشاہ کے پاس آیا، بادشاہ نے کہا تیرے ساتھی کیا ہوئے۔ کہا اللہ تعالیٰ نے اُن سے سمجھ لیا اور وہ میرا کچھ نہ کر سکے۔ بادشاہ نے اس کو دوسرے کے حوالہ کر دیا اور کہا اس کو کشتی میں لیجاؤ اور جب بیچ دریا میں پہنچو تو اس سے دین کے

مجھے ساحر نے ٹھہرالیا تھا، اس نے یہی کیا اور وہ برابر اسی حالت سے آتا جاتا رہا۔ ایک دن ایک بڑا جانور راستہ میں آگیا، جس سے لوگوں کی آمد و رفت بند ہوگئی۔ لڑکے نے کہا آج کے دن میں جانوں گا کہ ساحر افضل ہے یا راہب؟ ایک پتھر اُٹھا کر کہنے لگا اے اللہ اگر راہب کا کام ساحر کے کام سے اچھا ہو تو اس کو قتل کرتا کہ لوگ امن کے ساتھ گزر جائیں، یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور اُس کو قتل کر دیا، راستہ صاف ہوا تو لوگ امن کے ساتھ گزر گئے۔ یہ راہب کے پاس آیا اور اس کو اس قصّے کی خبر دی۔ راہب بول اُٹھا میرے بیٹے تو مجھ سے بھی افضل ہے۔ تیرا معاملہ اب حد کو پہنچ گیا۔ میرا خیال ہے کہ عنقریب تو آزمایا جائیگا پس اگر تو آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو میرا پتہ نہ دینا۔

خدا نے اس لڑکے کے ہاتھ میں ایسی شفادی تھی کہ وہ مادرزاد اندھے کا کوڑھی کا اور تمام امراض کا علاج کرتا تھا اور لوگ شفا پاتے تھے، شدہ شدہ یہ خبر مشہور ہوگئی، اس کو بادشاہ کے ایک ہمنشین نے بھی سُنی، جو نابینا تھا وہ بہت سے تحائف لیکر اُس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اگر تو میری آنکھیں اچھی کر دے تو یہ سب تیرے لئے ہے۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا دینے والا اللہ ہے، اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے شفا کی دعا کروں گا، وہ ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بصارت پلٹا دی، وہ بادشاہ کے پاس آیا اور حسب معمول بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے کہا تیری آنکھ

کہ میرا بیٹا قریب مرگ ہے آپ تشریف لے آئیے، آپ نے سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ ہی کے لئے ہے جو اس نے لیا اور جو اُس نے دیا اور ہر چیز کا اُس کے پاس ایک وقت مقرر ہے، صبر کرو اور اجر طلب کرو۔ انھوں نے درخواست کی آپ ضرور تشریف لائیے، یہ سُن کر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ سعدؓ بن عُبادہ، معاذؓ بن جبل اور اُبیؓ بن کعبؓ، زیدؓ بن ثابت اور بہت سے لوگ تھے، آپ کو بچہ اُٹھا کر دیا گیا، آپ نے گود میں لیا اور اس وقت وہ دم توڑ رہا تھا، آپ کے آنسو نکل آئے، حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا، فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲۹) **حق پر صبر و استقامت کی مثال** حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی قوم میں ایک جادوگر تھا، جب وہ بوڑھا ہوا تو بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں ایک لڑکے کو بھیج دیجئے تاکہ میں جادو سکھا دوں، بادشاہ نے ایک لڑکے کو اُس کے پاس بھیج دیا، وہ ہر روز ساحر کے پاس جانے لگا، راستہ میں ایک راہب کا مکان پڑتا تھا، لڑکا اس کے پاس آنے جانے لگا۔ کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنا اور اس کی باتیں سُننا، اس کا معمول ہو گیا۔ ایک دن ساحر نے تاخیر پر اُس کو مارا اُس نے راہب سے شکایت کی، راہب بولا جب تجھے ساحر سے ڈر ہو تو کہہ دے مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا، اور جب گھر والوں سے ڈرنا تو کہنا

غنی کریگا اور جو صبر کریگا اللہ اُس کو صبر دیگا اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع نہیں دی گئی۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳/۲۶) **صبر و شکر** صُہیب بن سِنان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی خوب ہے، یہ مومن ہی کی خصوصیت ہے جب اُس کو خوشی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے پس اُس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور جب مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ (مسلم)

(۴/۲۷) **مرض وفات کی بےچینی اور صبر** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کو بے چینی ہوئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا میرے والد کیسے بے چین ہیں، آپ نے فرمایا اس کے بعد تمہارے والد کبھی بے چین نہ ہوں گے، جب آپ کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا اے باپ آپ نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کیا، اے باپ جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے۔ اے باپ ہم جبریل کو آپ کی وفات کی خبر دیں گے، جب آپ دفن کئے گئے تو حضرت فاطمہؓ نے لوگوں سے کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے اچھا لگا۔ (بخاری)

(۵/۲۸) **اولاد کے صدمہ پر صبر** حضرت اُسامہؓ بن زید بن حارثہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے پاس پیغام بھیجا

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ وَنَبْلُوَ اَخْبَارَكُمْ۝ (پارہ ۲۶ - سورہ محمد - ع ۴)	ہم تم کو آزمائیں گے یہاں تک کہ جان لیں تم میں سے کوشش و جہاد کرنے والوں کو اور صابروں کو اور آزمائیں گے تمہاری خبروں کو۔

احادیث

(۱/۴۴) صبر کی فضیلت حضرت ابو مالکؓ بن عاصم الاشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے، اور سبحان اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہیں جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف۔ ہر شخص ہر روز اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، یا تو اس کو آزاد کر لیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (مسلم)

(۲/۴۵) صبر سے زیادہ کسی چیز میں بھلائی کی گنجائش نہیں حضرت ابو سعیدؓ سعد بن مالک بن سنان الخدری سے روایت ہے کہ چند انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ نے اُن کو دیا، پھر انھوں نے مانگا، پھر آپ نے دیا، یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا سب دے دیا۔ پھر فرمایا میں تم سے کچھ اُٹھا نہیں رکھتا جو خود دار رہنا چاہے گا اللہ اس کو خود دار رکھے گا، اور جو استغنا چاہے گا اللہ اُس کو

داخل ہوں۔ ایک اللہ کے راستہ میں جنگ کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے، پھر دوسرا اسلام لاتا ہے اور اللہ کے سامنے قتل سے توبہ کرتا ہے۔ پھر وہ بھی شہید ہو جاتا ہے۔

صبر

آیات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا (جز ۴۔ سورۂ آل عمران۔ ع ۲۰)

اے ایمان والو صبر کرو اور تھامے رکھو ایک دوسرے کو اور عبادت میں دل لگائے رہو۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ (جز ۲۔ سورۂ بقرہ ع ۲۰)

ہم تم کو کچھ چیزوں کے ساتھ آزمائیں گے ڈر اور بھوک، مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصانات سے اور خوشخبری دو صبر کرنے والوں کو۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (جز ۲۳۔ سورۂ زمر۔ ع ۲)

صبر کرنے والوں کو پورا پورا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ (جز ۲۵۔ سورۂ شوریٰ ع ۴)

جس نے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (جز ۲۔ سورۂ بقرہ۔ ع ۱۹)

صبر سے اور نماز سے مدد چاہو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

پس آپ حد قائم کیجئے (شرعی سزا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ اچھے سلوک کر، جب اُس کے بچہ پیدا ہو جائے تو لے آنا، ولادت کے بعد وہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسکے کپڑے اس پر باندھ دو، پھر اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو وہ سنگسار کر دی گئی، پھر آپ نے اُس کے جنازے پر نماز پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں یہ تو گنہگار تھی۔ آپ نے فرمایا اس نے توبہ کی۔ اگر اس کی توبہ اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو سب کے لئے کافی ہو۔ تم نے اس سے افضل کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنی جان اللہ کے حضور میں پیش کر دی۔ (مسلم)

(۱۴۲) آدمی کی ہوس اور توبہ کا امکان

حضرت ابن عباسؓ اور انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آدم کے بیٹوں کو سونے کی ایک گھاٹی دے دی جائے تو وہ چاہیں گے کہ دو گھاٹیاں اور مل جائیں اور ان کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اور جو شخص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۴۳) قتل کے بعد توبہ اور شہادت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر مسکراتا ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں

وہی حشر ہوتا جو جھوٹ بولنے والوں کا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کے حق میں بہت ہی سخت وعید فرمائی ہے۔

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ○ (جز ۱۱ سورۂ توبہ ۱۲)

عنقریب وہ تم سے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم اُن کی طرف پلٹو گے۔ تاکہ اُن کو درگزر کرو۔ پس تم اُن سے اعراض کرو بیشک وہ ناپاک ہیں، اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اس کا بدلہ ہے جو انھوں نے کمایا۔ قسمیں کھائیں گے تمھارے سامنے تاکہ تم راضی ہو اگر تم راضی ہوئے تو اللہ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔

حضرتِ کعب کہتے ہیں کہ پیچھے کر دیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا معاملہ کچھ دنوں کے لئے اُٹھا رکھا تھا اُن لوگوں کی نسبت جن کے ظاہری حال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکتفا کی، جب انھوں نے قسم کھائی تو اُن سے بیعت لی اور اُن کے لئے بخشش چاہی اور ہمارے کام کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں فیصلہ کرے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۲) توبہ کی فضیلت قبولیت

حضرتِ عمرانؓ بن الحصینؓ سے روایت ہے کہ جُہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہا یا رسول اللہ میں نے ایسا جرم کیا ہے کہ میں سزا کی مستحق ہو گئی

کرے گا۔

جو آیت ہم لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی وہ یہ تھی:۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ
الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ
فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى
اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ
اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ
اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ جز ۱۱ سورۂ توبہ ۱۰ ع

اللہ تعالیٰ نے توجہ فرمائی نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر اور اُن لوگوں پر جنہوں نے تنگی کے وقت میں آپ کی پیروی کی۔ قریب تھا کہ اُن میں سے ایک جماعت کے دل پھر جائیں گے پھر وہ ان پر مہربان ہوا، بیشک وہ مہربان ہے رحم والا اور اُن تین شخصوں پر جو پیچھے رہ گئے یہاں تک کہ زمین باوجود وسعت کے اُن پر تنگ ہوگئی اور اُن پر اُن کا نفس تنگ ہوگیا اور انہوں نے جان لیا کہ نہیں پناہ مگر اللہ کی طرف پھر وہ ان کی طرف متوجہ ہوا تاکہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ ہی قبول کرنے والا رحمت والا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

واللہ اسلام کے بعد سب سے بڑا انعام خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو مجھ سے حق بات کہلا دی، اگر میں جھوٹ بولتا تو میں بھی

صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے گرد جمع تھے، طلحہؓ بن عُبَیدُاللہ مجھ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی، واللہ مہاجرین میں اُن کے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوا، میں طلحہ کا یہ احسان نہیں بھول سکتا، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا (اور آپ کا چہرۂ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا) "زندگی کا مبارک ترین دن تم کو مبارک ہو"۔ میں نے کہا یہ آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔

جب آپ خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرۂ مبارک ایسا چمکتا تھا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔ ہم اس کو پہچانتے تھے، جب آپ کے پاس بیٹھا تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس خوشی میں اپنا مال صدقہ کے طور پر اللہ اور اُسکے رسول کے لئے چھوڑتا ہوں آپ نے فرمایا کچھ مال اپنے لئے روک رکھو تو تمھارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا خیبر کا حصّہ میں نے اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے اور میں نے کہا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سچائی کے سبب نجات دی، اب میری توبہ کا یہ نتیجہ ہونا چاہیئے کہ جب تک زندہ رہوں سچ ہی بولا کروں اور قسم خدا کی جب سے یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ کہہ دیا، آج کے دن تک جھوٹ بولنے کا پھر ارادہ نہیں کیا اور میرے علم میں سچ بولنے میں کسی پر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل نہیں کیا جیسا مجھ پر فرمایا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ رہوں گا اللہ تعالیٰ میری حفاظت

صبح کی نماز پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عز و جل کی طرف سے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کیا، لوگ ہم کو بشارت دینے لگے اور کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بشارت دینے کے لئے چلے گئے، ایک گھوڑا سوار دوڑتا ہوا آیا اور ایک اسلم کے قبیلہ کا آدمی پیدل آیا اور پہاڑ پر چڑھا، اسکی آواز گھوڑے سے بھی زیادہ تیز تھی جب وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو بشارت سُنانے لگا تو (خوشی میں) میں نے اپنے دونوں کپڑے اُتار کر اسکو پہنا دیئے واللہ میں اُس وقت اُن ہی دو کپڑوں کا مالک تھا، پھر میں نے دو کپڑے مستعار لئے اور اُن کو پہن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے ارادے سے چلا، لوگ مجھ سے جوق جوق ملتے تھے اور توبہ کی مبارکباد دیتے تھے اور کہتے تھے توبہ کی قبولیت مبارک ہو(۱)۔ یہاں تک کہ میں مسجد میں آیا۔ رسول اللہ

(۱) معلوم ہوتا ہے یہ وہ لوگ ہی نہیں ہیں جو کل تک بات بھی نہیں کرتے تھے جب توبہ قبول کی گئی اور بات کرنے کی اجازت مل گئی تو یہی لوگ اُٹھ اُٹھ کر اور بڑھ بڑھ کر گلے ملتے تھے اور نہایت محبت سے مبارکباد دیتے تھے شاعر نے انھیں لوگوں کی تعریف میں کہا ہے ؎

جو حق بین تھی وہ دوڑ اور بھاگ کر کی فقط حق پہ کی جس نے بھی اُلفت کر
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ اُن کی شریعت کے قبضہ میں تھی باگ اُن کی

جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ

اور وہیں رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ نہ کرے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، کہا یا رسول اللہ ابن امیہ بوڑھے ہیں اور کوئی خادم نہیں، کیا آپ ناپسند کرتے ہیں کہ میں اُن کی خدمت کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ تم سے قریب نہ ہوں، انھوں نے کہا خدا کی قسم ان میں کوئی حس و حرکت نہیں، جب سے یہ قصہ ہوا ہے وہ برابر روتے ہی رہتے ہیں۔

مجھ سے میرے بعض گھر والوں نے کہا کہ تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کرو جیسے ہلال بن امیہ کی بیوی نے اپنے شوہر کی خدمت کی اجازت لی ہے۔ میں نے کہا میں اجازت نہ مانگوں گا، میں نہیں جانتا کہ آپ کیا جواب دینگے، اس لئے کہ میں جوان آدمی ہوں (۱)۔

قصہ مختصر۔ اسی حالت پر ہم نے دس راتیں اور گزاریں تو پوری پچاس راتیں ہوگئیں۔ میں نے پچاسویں رات کی صبح کو اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھی میں اسی حالت میں بیٹھا تھا جس کا نقشہ اللہ نے کھینچا ہے۔ مجھ پر میرا نفس تنگ ہوگیا تھا اور زمین وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئی تھی کہ میں نے کوہ سلع سے ایک چیخ سنی، کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا اے کعب بن مالک تم کو بشارت ہو۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور میں نے سمجھ لیا کہ سربلندی کی گھڑی آگئی۔

---

(۱) [illegible]

آنکھوں سے آنسو گر پڑے اور میں چلا آیا۔

میں مدینے کے بازار میں پھر رہا تھا کہ ایک نبطی اہلِ شام کے نبطیوں میں سے تجارت کا غلہ لیکر آیا، کہتا تھا کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کا پتہ دے سکتا ہی؟ لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے، وہ میرے پاس آیا اور غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا، میں نے اس کو پڑھا، اس میں لکھا تھا "مجھے خبر ملی ہی کہ تمہارے آقا تم سے ناراض ہیں، تم ذلت و ناقدری کی جگہ رہنے پر مجبور نہیں ہو، تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری غمخواری کریں گے"(۱)۔ جب میں اس کو پڑھ چکا تو میرے رنج کی کوئی حد نہ رہی میں نے کہا یہ اور بھی مصیبت ہی اور میں نے اس کو تنور میں جھونک دیا۔

اسی حالت پر چالیس راتیں گذریں وحی عرصہ سے نہیں آئی تھی، ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ میں نے کہا طلاق دیدوں یا کیا کروں۔ کہا نہیں بلکہ الگ ہو جاؤ اور ان کے قریب نہ ہو۔ اسی طرح میرے دونوں ساتھیوں کو بھی حکم پہنچا، میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ

(۱) یہ بڑی آزمائش کا موقع ہے۔ ہر شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھے، عین اس حالت میں کہ مدینہ میں کوئی بات کرنے والا نہیں ہی ایک بادشاہ بلاتا ہے۔ اس شخص کو اپنے محبوب اور سردار کی ناراضگی اور عتاب گوارا ہی اور بادشاہوں کا اعزاز و اکرام گوارہ نہیں، وہ اس خط کو تنور میں جھونک دیتا ہی اور کہتا ہی خدا کی فلاں اب میں قابل ہو گیا ہوں کہ کافر بادشاہ مجھے پیام دیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۱۲

پھرتا تھا اور ہم سے کوئی بات نہ کرتا تھا[1]۔ میں مسجد میں آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا۔ نماز کے بعد آپ اپنی مجلس میں تشریف رکھتے۔ میں دل میں کہتا کیا آپ کے ہونٹوں کو جواب دینے میں حرکت ہوئی۔ پھر میں آپ کے قریب نماز پڑھتا اور چھپی نظر سے آپ کو دیکھتا[2]۔ جب نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ مجھ کو دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ مجھ سے اعراض فرماتے۔

مسلمانوں کی بے رُخی کو مدت ہو گئی تھی، ایک دن میں ابو قتادہ کی طرف گیا، وہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے بہت محبوب تھے، میں اُن کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر پہنچا اور اُن کو سلام کیا، واللہ انھوں نے میرے سلام کا جواب تک نہ دیا، میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تم سے اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کیا تم نہیں جانتے ہو کہ مجھے اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت ہے وہ خاموش رہے، میں نے دوبارہ قسم دی مگر وہ خاموش رہے، پھر میں نے اُن کو قسم دی انھوں نے کہا اللہ اور اُسکے رسول زیادہ جانتے ہیں، اس وقت میری دونوں

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حال یہ تھا کہ آپ نے کعب سے بولنے کی ممانعت کر دی تو لوگوں کی زبانوں پر قفل چڑھ گئے اور مدینہ کا آباد شہر ان کے حق میں شہر خموشاں بن گیا، ایک آدمی بھی ان سے بات کرنے اور ان کی بات کا جواب دینے کا روادار نہ تھا ۱۲۔

(۲) اس سے اندازہ ہوگا کہ اس عتاب و سزا کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ سے کعب کو کیا تعلق اور محبت تھی ۱۲

کہنے لگے ہم کو تو معلوم نہیں کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہو۔ تم عاجز ہو گئے اور کوئی عذر نہ کر سکے، جیسے عذر خواہوں نے عذر پیش کئے، اگر تم بھی کوئی عذر کر دیتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے لئے بخشش چاہنا تمہارے گناہ کی معافی کے لئے کافی ہو جاتا۔ اسی طرح وہ برابر ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹ جاؤں اور جھوٹ بول دوں، پھر میں نے اُن سے کہا کیا میری طرح کوئی اور بھی ہے۔ بولے ہاں دو آدمی ہیں۔ انھوں نے بھی وہی کہا جو تم نے کہا اور اُن سے بھی وہی کہا گیا جو تم سے کہا گیا، میں نے کہا وہ کون ہیں؟ بولے ایک تو مُرارہ بن ربیعہ ہیں اور دوسرے ہلال بن امیہ ہیں۔ جب میں نے ان دونوں کا ذکر سنا تو گھر چلا آیا کیونکہ انھوں نے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک تھے وہ دونوں میرے لئے اچھا نمونہ تھے۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرما دیا کہ ہم تینوں سے کوئی بات نہ کرے تو لوگ کنارہ کش ہو گئے اور ایسا رُخ بدلا گویا کبھی جان پہچان تھی ہی نہیں یہاں تک کہ مجھ پر میرا نفس تنگ ہو گیا اور زمین وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا، اسی حالت میں ہم پر پچاس راتیں گزر گئیں، میرے دونوں ساتھی تو اپنے گھروں میں تھک کر بیٹھ گئے اور روتے رہے۔ لیکن میں جوان آدمی تھا، نکلتا تھا، نماز میں شریک ہوتا تھا، بازاروں میں

لائے، آپ کی عادت شریف تھی کہ جب کسی سفر سے پلٹتے تھے تو پہلے مسجد میں آتے تھے اس میں دو رکعتیں پڑھ کر پھر لوگوں کے پاس بیٹھتے تھے، جب آپ فارغ ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے آکر آپ سے عذر کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے، وہ کچھ اوپر اسی آدمی تھے، آپ نے اُن کے ظاہری دعوے قبول کئے، اُن سے بیعت لی، اُن کے لئے بخشش چاہی اور اُن کے دلی بھیدوں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا، پھر میں آیا، جب میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ غصّہ کے انداز میں مسکرائے اور فرمایا آؤ، میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا کس سبب سے تم شریک نہ ہو سکے، کیا تمہارے پاس سواری نہ تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی اگر میں کسی دنیا والے کے پاس بیٹھا ہوتا تو اس کی ناراضگی سے عذر کر کے نکل جاتا اس لئے کہ مجھ میں بحث کا مادّہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں آپ سے جھوٹ بات کہہ دوں گا تو آپ راضی ہو جائیں گے مگر قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ناراض کر دے اور اگر میں آپ سے سچّی بات کہہ دوں تو آپ ناراض تو ضرور ہوں گے لیکن میں اس میں اللہ عزّ وجل کے انعام کی امید رکھتا ہوں، میرے لئے کوئی عذر نہیں تھا، واللہ میں کبھی اتنا فارغ البال نہیں تھا جتنا کہ اس موقع پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے تو سچّی بات کہہ دی، جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں کوئی فیصلہ کرے۔ میں اُٹھا اور میرے ساتھ ہی بنی سلمہ کے کچھ لوگ بھی اُٹھ کر آئے، اور

علیہ وسلم کے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تھا تو مجھے رنج ہوتا تھا کہ میرے شریک حال وہی لوگ تھے جو منافق تھے یا معذور۔ اور ت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثنار سفر میں یاد نہیں فرمایا۔ تبوک پہنچکر آپ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کو کیا ہوا۔ بنی سلمہ کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اُن کو اپنی چادر اور جھک جھک کر اپنے پہلوؤں کے دیکھنے نے انکی فرصت ہی کہاں دی کہ وہ ہمارے ساتھ آتے، معاذ بن جبلؓ نے کہا بُری بات تم نے کہی قسم خدا کی یا رسول اللہ انہیں سوا بھلائی کے ہم کچھ نہیں پاتے، پھر آپ خاموش ہو گئے۔ اور آپ اسی حال میں تھے کہ ایک سفید پوش آدمی گرد اُڑاتا ہوا آرہا تھا آپنے فرمایا ابو خیثمہ! تو وہ ابوخیثمہ ہی تھے۔ یہ وہی تھے جنھوں نے ایک صاع کھجوروں کا صدقہ کیا، تو اُن پر منافقین نے طنز کیا تھا۔ حضرت کعب کہتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹنے والے ہیں تو مجھے فکر شروع ہو گئی اور میں اپنے دل ہی دل میں جھوٹی باتیں گڑھنے لگا اور میں نے کہا کہ میں کل آپ کی ناراضی سے کیوں کر بچوں گا اور اپنے گھر والوں میں ہر صاحب رائے سے اس بارے میں مدد چاہتا، جب یہ خبر ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، تو میرا سب سوچا گڑھا بھول گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ میں جھوٹ بول کر کبھی نجات نہ پاؤں گا۔ پس میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی، اور صبح صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

دشمنِ مسافت تھی اور دشمنوں کی بڑی تعداد کا مقابلہ، اس لئے اس مہم کا اظہار کر دیا تھا اور اُن کو اُس سمت کی خبر دے دی تھی تاکہ پورے طور پر تیاری کر لیں، اُسوقت مسلمانوں کی تعداد بہت ہو چکی تھی اور اُن کی کوئی فہرست نہ تھی، اگر آدمی چھپنا چاہتا تو چھپ جاتا اور کسی کو گمان بھی نہ ہوتا جب تک کہ اُس کے بارے میں اللہ کی طرف سے وحی نہ نازل ہوتی۔

آپ نے یہ غزوہ اُسوقت کیا جب کھجور پک گئے تھے اور سایہ بڑا خوشگوار ہو گیا تھا اور مجھے اس میں بڑا مزا آتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے سامانِ سفر شروع کر دیا، میں ہر روز صبح کو اسی ارادے سے آتا کہ میں بھی آپکے ساتھ تیاری کروں لیکن یونہی پلٹ جاتا اور کوئی فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ جب میں ارادہ کروں گا تو چلا جاؤں گا کیونکہ میں اس پر قادر ہوں اور برابر میرا یہی حال رہا، یہاں تک کہ سفر کی ہماہمی اور سرگرمی شروع ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان بالآخر روانہ ہو گئے اور اب تک میں نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا تھا، صبح کو آتا اور کچھ انتظام کئے بغیر پلٹ جاتا روزانہ یہی کیفیت رہتی، یہاں تک کہ آنحضرتؐ اور مجاہدین تیز بڑھ گئے اور میرے لئے جہاد کا وقت نکل گیا(۱)۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ اب بھی چلا جاؤں اور آپ کو پالوں۔ کاش میں یہی کرتا لیکن یہ بھی نہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ

(۱) اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آج کل آجکل کرنے اور سستی و تاخیر سے آدمی بڑی بڑی سعادتوں سے محروم ہو جاتا ہے اور کام کا اصلی وقت نکل جاتا ہے۔ حضرت کعبؓ کے اس واقعہ سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔

یوں بیان کرتے ہیں کہ میں کسی غزوہ میں کبھی بھی غیر حاضر نہیں رہا سوائے غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے۔ اور آپ نے غزوہ بدر کی عدم شرکت پر کسی کو عتاب نہیں فرمایا، بات اتنی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قریش کے قافلے کے ارادے سے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اور اُن کے دشمنوں کو بغیر کسی وقت مقرر کے جمع کر دیا اور میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقبہ کی رات (۱) (کی مجلس) میں شریک ہوا تھا جب کہ ہم نے اسلام پر عہد کیا تھا اور میں عقبہ کی اس شرکت پر بدر کی شرکت کو ترجیح نہیں دیتا اگرچہ بدر لوگوں میں زیادہ مشہور ہے۔

میرا قصہ یہ ہے کہ جب میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہا۔ اُس وقت مجھ میں قوت بھی تھی اور فراغت بھی، خدا کی قسم میرے پاس اکٹھا دو اونٹ کبھی بھی نہیں ہوئے تھے لیکن اس غزوہ میں میرے پاس ایک چھوڑ دو دو سواریاں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تھے تو کسی اور سمت کے متعلق دریافت فرماتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ آپ کو اُسی کی طرف جانا ہے، دفعتہً آپ دوسری طرف کا رُخ فرما لیتے لیکن اس کو ظاہر کر دیا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کی تیاری سخت گرمی میں کی، دور کا سفر تھا خشک

(۱) سنہ ۱۳ نبوت کو ۷۳ مرد اور دو عورتیں مدینہ سے مکہ آئے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر میں آنے کی دعوت دیں اور آپ کی منظوری حاصل کریں انھیں کی پُر جوش اور مخلصانہ تحریک اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے مدینہ ہجرت فرمائی اس لئے اس موقع پر جو لوگ شریک ہوئے اُنکی بڑی فضیلت ہے۔

کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ اسی وقت ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا تو انھوں نے اس کو اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا بنایا۔ اُس نے کہا دونوں زمینوں کو ناپو، کون زمین اس سے قریب ہے۔ انھوں نے ناپا تو اُس زمین کو زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا تو رحمت کے فرشتے نے روح قبض کی۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہو کہ اُس نیک بستی کے قریب ایک بالشت سے زیادہ تھا تو اُس کے رہنے والوں میں شمار کیا گیا

اور ایک صحیح روایت میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اِس زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اس زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا اور کہا دونوں زمینوں کو ناپو جب ناپا تو اُس زمین کو ایک بالشت قریب پایا پس اُس کو بخش دیا۔

اور ایک روایت میں ہو کہ اُس آدمی نے اپنے کو گھسیٹ کے اُس زمین کے قریب کیا۔(۱)

(۲۰) سچائی اور اعتراف قصور کی برکت

حضرت عبداللہؓ بن کعب بن مالک سے روایت ہو (جب کعب بن مالک نابینا ہو گئے تھے تو یہی بیٹے اُن کے ساتھ چلتے تھے) کہ میں نے کعب بن مالک سے سُنا ہے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کا قصہ

(۱) اس سے اس اللہ کے بندے کی نیت اور کوشش کا پتہ چلتا ہے کہ آخر وقت تک وہ ہمت نہیں ہارا اور کوشش بند نہیں کی یہی چیز اللہ کو پسند ہے ۱۲

راہب کو بھی قتل کر دیا تو سو پورے ہو گئے۔ پھر روئے زمین کے سب سے زیادہ جاننے والے سے متعلق دریافت کیا۔[1] لوگوں نے ایک مردِ عالم کا پتہ بتا دیا وہ گیا اور کہا کہ میں نے سو آدمی قتل کئے ہیں کیا میری بخشش ہو سکتی ہے؟ کہا ہاں! کونسی چیز تمہارے اور توبہ کے درمیان حائل ہے۔ تم فلاں زمین کی طرف جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی اُن کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور پھر اس زمین کی طرف قصد نہ کرنا کیونکہ یہ جگہ تمہارے لئے بُری ہو گئی ہے[2] وہ روانہ ہوا آدھا راستہ طے ہوا تھا کہ موت کا پیغام آیا۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتے نے کہا کہ یہ تائب ہو کر اور اپنے دل کو خدا کی طرف متوجہ کرنے ہوئے آیا ہے۔ عذاب کے فرشتے نے کہا کہ اس نے

(۱) اس اللہ کے بندے کے دل میں پھانس کی سی کھٹک تھی جو اس کو بے چین کئے ہوئے تھی اس کا دل بالکل مُردہ نہیں ہوا تھا اس خلش اور جستجو نے اس کی مغفرت اور مقبولیت کا سامان کر دیا، دل کی یہ پھانس اور خلش بڑی مبارک ہے اس کے نہ ہونے سے ہزاروں محروم رہ گئے اور اسی وجہ سے سو بیگناہ بندوں کا قاتل خدا کی رحمت سے واصل ہوا۔ ۱۲

(۲) جس مقام اور ماحول میں آدمی نے بے دینی اور گناہ و غفلت کی زندگی گزاری ہو اکثر اوقات اس ماحول میں اس سے اپنی اصلاح اور تبدیلی بہت مشکل ہوتی ہے، مقام کی تبدیلی، اچھا ماحول، اچھے عمل اور اچھی زندگی کے لئے بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہ بھی ہجرت کی ایک مصلحت ہے۔ پھر توبہ کی قبولیت اور اثر کیلئے زبانی توبہ کے ساتھ عملی حرکت اور کچھ ایثار و کوشش بہت مفید ہوتی ہے ۱۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، ہم آپ کے پاس تھے کہ ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمدؐ۔ پس آپ نے اُسی آواز کی طرح جواب دیا کہا کہتے ہو، میں نے اُس سے کہا اے نیک بخت ذرا اپنی آواز کو آہستہ کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہو اور آپ کے پاس زور سے بولنے کی ممانعت ہے۔ کہا میں اپنی آواز کو آہستہ نہ کروں گا پھر اعرابی نے کہا کہ آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہو اور وہ اُن کے مرتبہ کا نہیں ہوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی جو کسی کے ساتھ محبت کرتا ہو قیامت میں اُسی کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سلسلۂ گفتگو میں مغرب کے دروازے کا ذکر کیا کہ اسکی چوڑائی کی مسافت یا یوں فرمایا کہ ایک سوار اسکی چوڑائی میں چالیس یا ستر سال چلے گا اللہ تعالیٰ نے اُس کو اُس دن پیدا کیا جس دن آسمان و زمین پیدا کیے گئے ہیں توبہ کے لئے کھلا ہے بند نہ ہوگا یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے (ترمذی وغیرہ)

(۶/۱۹) اللہ کی طرف رجوع کی قیمت

حضرت ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی قوم میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے خون کئے تھے، اُس نے زمین میں سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا، لوگوں نے ایک راہب کا پتہ دیا وہ اُس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے خون کئے ہیں کیا میری توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے کہا نہیں! اُس نے

سکراتِ تک توبہ ممکن ہے	حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے

روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالےٰ
مومن بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ خر خراہٹ شروع
نہ ہو۔ (ترمذی)

توبہ کا دروازہ بڑا وسیع ہے سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے وقت تک کھلا رہے گا	حضرت زِر بن حُبَیش سے روایت ہے کہ میں صفوان بن عسّال کے پاس آیا۔ اور میں نے چمڑے کے

موزے پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کیا۔ اُنھوں نے کہا اے زِر تم کو کون
سی حاجت مجھ تک لائی، میں نے کہا تلاش علم۔ اُنھوں نے کہا اُس طالب علم
کے لئے جو علم کی طلب میں نکلے فرشتے اپنے دونوں بازو پھیلا دیتے ہیں۔ میں نے
کہا پائخانہ پیشاب کے بعد چمڑے کے موزے پر مسح کرنے کے متعلق میرے
دل میں کھٹک ہے۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں ہیں، اس لئے میں
آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔ کیا آپ نے اس کے بارے میں کچھ سُنا ہے؟ کہا ہاں
جب ہم مسافرت میں ہوتے تھے تو ہم کو حکم دیتے کہ تین دن اور تین راتیں چمڑے
کے موزے پائخانہ، پیشاب اور سونے کے بعد اُتارنے کی ضرورت نہیں (بلکہ
مسح کر لینا کافی ہے) سوائے جنابت کی صورت میں (انھیں اُتارنا چاہیئے)
میں نے کہا کیا آپ نے محبت کے متعلق کچھ سُنا ہے؟ کہا ہاں ہم رسول اللہ

میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور دن میں ستّر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں (بخاری)

حضرت اَغَرؓ بن یسار اَلمزنی سے روایت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ سے توبہ کرو اور بخشش چاہو، بیشک میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں (مسلم)

(۲/۱۵) **اللہ کی خوشی بندے کی توبہ سے**

حضرت ابوحمزہؓ انس بن مالکؓ الانصاری خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اتنا خوش ہوتا ہے جیسا کہ وہ سوار جس کی سواری مع کھانے پانی کے کسی چٹیل میدان میں کھو جائے اور وہ مایوس ہو کر ایک درخت کے نیچے سو جائے جب آنکھ کھلے تو دیکھے کہ وہ سواری کھڑی ہو۔ پس وہ سوار لگام پکڑ کے خوشی کی شدت میں یوں کہنے لگے کہ اے اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں اور یہ غلطی انتہائی مسرت میں اس سے صادر ہوئی۔

(۳/۱۶) **توبہ کا دروازہ قیامت تک کے لئے کھلا رہے گا**

حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرلے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرلے یہاں تک کہ سورج اپنے ڈوبنے کی جگہ سے نکلے (مسلم)

یہ کہ ارادہ کرے کہ گناہ کی طرف کبھی نہ پلٹیں گے۔ اگر ان تین شرطوں میں کوئی پوری نہ ہوئی تو توبہ صحیح نہیں ہے۔ اگر گناہ آدمی کے متعلق ہے تو اسکی چار شرطیں ہیں۔ تین تو وہی جو اوپر بیان ہو چکی ہیں۔ چوتھی یہ کہ جس کا جرم کیا ہو اُسی سے معاف کروائے اگر مال ہو تو اُس کو واپس کر دے۔ اگر تہمت وغیرہ کی کوئی سزا اُس پر واجب ہوتی ہے تو اُس کا موقع دے یا معاف کرائے یا غیبت کی ہے تو اُس سے معاملہ صاف کرلے۔

آیات

وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (جزء ۱۸۔ سورۂ نور۔ ع ۴)

اے ایمان والو اللہ کی طرف تم سب مل کر توبہ کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔

اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ (جزء ۱۲۔ سورہ ہود۔ ع ۵)

اپنے رب سے بخشش چاہو پھر اُسکی طرف توبہ کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۝ (جزء ۲۸۔ سورۂ تحریم۔ ع ۲)

اے ایمان والو اللہ کی طرف سچی توبہ کرو۔

احادیث

(۱/۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں ستر ستر اور سو سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتے تھے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ خدا کی قسم

جب میں نے ارادہ کیا تو اُس نے کہا اللہ سے ڈر۔ میں یہ سُن کر باز رہا حالانکہ وہ مجھے انتہائی محبوب تھی، پھر میں نے اس سے روپیہ بھی واپس نہیں لیا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کی خواہش میں کیا ہے تو ہمیں اس مصیبت سے رہائی عطا فرما تو پتھر کھسک گیا مگر اتنا کہ نکل نہیں سکے۔

تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے کچھ مزدور کام کے لئے بلائے اور اُن کو پوری پوری مزدوری دی۔ سوا ایک آدمی کے کہ وہ چلا گیا تھا، میں نے اُسکی مزدوری سے تجارت کی، کچھ عرصہ میں تجارت خوب نفع لائی، ایک دن وہ آیا اور کہا اللہ کے بندے میری مزدوری دے۔ میں نے کہا یہ جتنی چیزیں تم دیکھ رہے ہو اونٹ، گائے، بکری، غلام سب تمھارے ہیں اور تمھاری مزدوری ہے یہ ہیں۔ کہا کیوں مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا یہ حقیقت ہے تو وہ سب لیکر چلا گیا۔ اے اللہ اگر میری یہ بات تجھے پسند آئی ہو تو ہم کو اس تنگی سے نجات عطا فرما۔ پس وہ پتھر ہٹ گیا اور سب نکل گئے۔

توبہ

توبہ کے شرائط علماء کا اتفاق ہے کہ ہر گناہ پر توبہ واجب ہے، اگر گناہ اللہ اور بندے کے درمیان ہے، کسی آدمی کے متعلق نہیں ہے تو اسکی تین شرطیں ہیں۔ اوّل یہ کہ گناہ سے باز آئے، دوسرے یہ کہ اپنے فعل پر نادم ہو۔ تیسرے

روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم سے پہلے تین آدمی (کہیں) روانہ ہوئے۔ راستہ میں شام ہو گئی، انھوں نے ایک غار میں پناہ لی، جب اس میں داخل ہوئے تو ایک پتھر گر پڑا اور غار کا دروازہ بند ہو گیا اُن لوگوں نے کہا اس پتھر سے کوئی نجات نہیں دے سکتا۔ ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے کسی عمل کی یاد دلاتے ہوئے پکارو۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے بیوی بچوں کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن میں چارے کی فکر میں دور تک چلا گیا اور راہ میں مجھ کو شام ہو گئی جب گھر پلٹا تو اُن کو سوتا پایا، میں نے بُرا سمجھا کہ اُن کو بے آرام کروں یا اُن سے پہلے بیوی بچوں کو دودھ پلاؤں۔ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں اُن کے جاگنے کے انتظار میں رہا یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی اور بچے میرے پاؤں پر لوٹ رہے تھے میں نے اُن کو دودھ پلایا۔ اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری خوشی کیلئے کیا ہو تو اس پتھر کو ہم سے دور کر، پس تھوڑا پتھر ہٹ گیا۔

دوسرے نے کہا اے اللہ تعالیٰ میری ایک چچا زاد بہن تھی وہ مجھ کو بہت محبوب تھی۔ ایک روایت میں ہو کہ میں اُس کو اتنا چاہتا تھا کہ جیسے کسی مرد کو عورت سے محبت ہو سکتی ہو۔ ایک دن میں نے بلایا اُس نے انکار کیا، یہاں تک کہ قحط سے پریشان ہو کر وہ میرے پاس آئی، میں نے اُس کو ایک سو بیس (۱۲۰) دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ مجھ سے تخلیہ میں ملے وہ راضی ہو گئی

جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور نماز ہی کا ارادہ کرکے گھر سے نکلا ہو تو ہر قدم پر اس کا درجہ بلند کیا جائے گا اور اسکی خطائیں دور کی جائینگی، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوگا تو نماز میں شمار ہوگا اور جب تک وہ مسجد میں نماز کی نیت سے رُکا رہتا ہے فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم کر اور اس کو بخش دے اور اسکی توبہ قبول کر جب تک باوضو رہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۲) نیک کام کی نیت ہی سے ثواب مل جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور آنحضرتؐ اپنے رب تبارکؐ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں پھر اُن کو ظاہر کر دیا کہ جس شخص نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک(۱) نیکی لکھی اور جس نے نیکی کا ارادہ بھی کیا اور اس کو کر گزرا تو اللہ تعالیٰ نے دس نیکیاں لکھیں سات سو گُنا تک یا اس سے بھی زیادہ اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا پھر اس کو نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک پوری نیکی لکھی اور اگر وہ برائی عمل میں آگئی تو ایک ہی بدی لکھی۔

(۱۳) مقبول عمل کا وسیلہ مصیبت سے نجات دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے

(۱) یہ اس لئے کہ گناہ کا ارادہ کرکے باز رہنا بھی نیکی ہے۔

کہ انھوں نے مکّہ میں وفات پائی۔ (بخاری۔ مسلم)

(۸) اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نہ تمھارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمھاری صورتوں کو دیکھتا ہے اسکی نظر تمھارے دلوں پر رہتی ہے۔

(۹) جہاد کی نیّت | حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو بہادری کے لئے جہاد کرے یا حمیت کے لئے یا دکھاوے کے لئے۔ اس میں اللہ کے راستہ میں کون سا ہے، آپ نے فرمایا اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے لڑنا ہی صرف اللہ کے راستہ میں شمار ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۱۰) مسلمان قاتل و مقتول | حضرت ابوبکرؓ نُفَیعِ بنِ الحارث الثقفی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابل ہوں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے، میں نے کہا یا رسول اللہ قاتل کا معاملہ تو سمجھ میں آگیا لیکن مقتول کے بارے میں حیرت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا۔

(۱۱) جماعت کا ثواب کیوں زیادہ ہے | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر پر اور دوکان پر نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب کچھ اوپر بیس گنا زیادہ ملتا ہے

ملے گا اور اے سعدؓ جو تم نے لیا وہ تمہارا ہو چکا۔ (بخاری)

(۷) اللہ کی خوشی کے لئے بیوی کو کِھلانا بھی ثواب و عبادت ہے

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے حجۃ الوداع کے سال تشریف لائے اور میں سخت بیمار تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں میری بیماری کس حد کو پہنچ گئی ہے میں بہت مالدار ہوں اور میرے ایک ہی بیٹی ہے۔ کیا میں اپنے مال کا دو تہائی صدقہ کر سکتا ہوں، فرمایا نہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ نصف فرمایا نہیں، میں نے کہا ایک تہائی یا رسول اللہ، فرمایا ہاں تہائی کی بھی بہت ہے تمہارا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اُن کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور دیکھو تم اللہ کی خوشی کے لئے جو کچھ خرچ کرو گے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو اس کا اجر تم کو ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے اس کا بھی ثواب ملے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد تک رہوں گا فرمایا تم اپنی بقیہ عمر میں جو عمل اللہ کی رضا کے لئے کرو گے اس کے سبب تمہارے درجہ اور بلندی میں ترقی ہوگی بہت ممکن ہے کہ تم زندہ رہو بعض کو تم سے نفع پہنچے اور بعض کو نقصان۔ پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میرے ساتھیوں کے لئے اُن کی ہجرت آخر تک گزار دے۔ اُن کو اُلٹے پاؤں نہ پلٹا۔ لیکن بیچارے قابل رحم تو سعد ابن خولہ ہیں اُن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترس کھاتے تھے۔ اس لئے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح مکہ کے بعد (مکہ سے) ہجرت نہیں ہے (اس لئے کہ وہ دارالاسلام ہوگیا ہے) مگر نیت اور جہاد باقی رہیں گے، جب تم کو جہاد کے لئے اُٹھایا جائے تو چل کھڑے ہو۔

(۴) نیت کی بناء پر عمل میں شرکت

حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی لڑائی میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں وہ تمہارے ساتھ نہیں آئے لیکن اجر میں وہ تمہارے شریک ہیں اُن کو مرض نے روک لیا۔ (بخاری مسلم)

(۵) معذور مجاہدین کے ساتھ شریک ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک سے پلٹ رہے تھے آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ پیچھے رہ گئے نہ تمہارے ساتھ چلے اور نہ انھوں نے اس سفر کی کوئی گھاٹی طے کی مگر وہ تمہارے ساتھ شریک ہیں مرض نے اُن کو مجبور کر دیا۔

(۶) بیٹے کو مل جانے سے باپ کی خیرات کا ثواب نہیں جاتا۔

حضرت ابویزید معنؓ بن یزید سے روایت ہے کہ میرے باپ نے صدقے کے لئے دینار نکالے اور مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھوا دئیے۔ میں مسجد میں آیا اور میں نے اُن کو لیا اور لے کر گھر پلٹا۔ میرے باپ نے کہا قسم خدا کی میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ پھر ہم دونوں آپس میں بحث کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ نے فرمایا اے یزید تمہاری نیت کا تمھیں اجر

تُبۡدُوۡهُ یَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ (جزء ۳۔ آل عمران۔ ع ۲)	اس کو جانتا ہے۔

احادیث

(۱) **اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے** حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ تمام عمل کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اُسکی نیّت کے مطابق ملے گا۔ جو اللہ اور اُس کے رسول کے لئے ہجرت کریگا تو اُسکی ہجرت اللہ اور اُسکے رسول کے لئے ہوگی اور جو دنیا کے حصول کے لئے کرے گا یا کسی عورت سے نکاح کے لئے کریگا تو اُسکی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے لئے ترک وطن کیا ہے (بخاری۔ مسلم)

(۲) **حشر اپنی اپنی نیتوں پر ہوگا** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبہ پر حملہ کریگا۔ جب میدان میں آجائے گا تو اُن کے اگلے پچھلے لوگ دھنسا دیے جائیں گے۔ میں نے کہا یارسول اللہ اُن کے اگلے پچھلے لوگ کیسے دھنسا دیئے جائیں گے، حالانکہ اُن میں بازار کے لوگ ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو حملہ کرنے والوں کے شریک نہیں۔ آپ نے فرمایا سب دھنسا دئے جائینگے لیکن اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اُٹھائے جائیں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳) **نیت اور جہاد قیامت تک باقی رہیں گے** حضرت عائشہؓ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخلاص اور نیّت

آیاتِ قرآنی

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا
الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (جزو ۳۰۔ البینۃ۔ ع ۱)

نہیں حکم دیا گیا اُن کو مگر یہ کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں اور یہی ٹھیک دین ہے۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا
وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ
(جزو ۱۷۔ الحج۔ ع ۵)

نہ پہنچے گا اللہ کو اُن کا گوشت اور نہ خون (یعنی قربانی کا) لیکن اُس کو تمھارے دل کا ادب پہنچے گا۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ

کہہ دو تم کسی چیز کو پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ

فہرست ابواب کتاب زادِ سفر

جلد اوّل

ہماری نئی تعلیم یافتہ خواتین نے صرف "ادبیات لطیفہ" کو ابھی تک اپنے قلم کا جولانگاہ بنا لیا ہے کہ مسلمان خواتین کی علمی و ادبی خدمتیں اس سے بھی زیادہ وسیع میدان کی طالب ہیں اور وہ دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کے کاموں کو بہت خوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہیں۔

مترجمہ موصوفہ نے ترجمہ میں زبان کی سلاست اور روانی کا لحاظ رکھا ہے جگہ جگہ حاشیے بڑھائے ہیں۔ ہر حدیث کا عنوان قائم کیا ہے جن سے حدیث کے مغز سخن تک پہنچنے میں ناظر کتاب کو بڑی آسانی ہو جاتی ہے

دعا ہے کہ یہ کتاب اسلامی گھروں میں گھر گھر پھیلے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کی اصلاح و تعلیم میں مؤثر اور بابرکت ثابت ہو۔

والسلام

ہیچمدان سید سلیمان ندوی

۱۵- شعبان ۱۳۶۵ھ

حصول کے بعد مراتب ایمان اور مدارج تقرب الی اللہ میں ترقی ہو اور السّابِقُوْنَ السّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ کی قرآنی بشارت کے حصول کی راہیں کھلیں اور لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل کی اُس خوشخبری کی تشریح ہو جو اس حدیث پاک میں مذکور ہے۔

اب جب کہ اس ملک میں مسلمانوں کی مادری زبان اُردو ہے۔ ضرورت ہے کہ ضروری مذہبی کتابوں کو اس زبان میں منتقل کیا جائے تاکہ عربی سے محروم بھائی اور بہنوں کو دین کی باتیں معلوم ہوں اور ان مجرب اور خاص الخاص نسخوں سے آگاہی ہو جو ہمارے طبیب روحانی اور حاذق ربانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم جیسے بیماروں کے لئے پہلے ہی سے محفوظ فرمادئیے ہیں ان نسخوں کے عطار علماء کرام اور مشائخ عظام رحمہم اللہ ہیں۔

ہم کو اس اظہار میں بڑی خوشی ہے کہ امام نووی کی اس کتاب ریاض الصالحین کا ترجمہ اُسی گھرانے نے کیا ہے جس نے سنت کی اشاعت اور بدعت کے ازالہ کا کام ایک صدی پہلے سے شروع کر رکھا ہے اور جن کے انوار برکت ملک میں ہر جگہ نمایاں ہیں اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَلَا تنقص اس کتاب کا ترجمہ اس گھرانے کے موجودہ چشم و چراغ مولانا ڈاکٹر سید عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء اور مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کی خواہر عزیزہ نے کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

(از مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ)

امام نووی المتوفی ۶۷۶ھ کے اُمتِ مرحومہ پر بڑے بڑے احسانات ہیں، منجملہ اُن کے ایک ان کی کتاب ریاض الصالحین ہے، یہ اعمال و اخلاق کے فضائل میں بہترین کتاب ہے۔ امام نے اس کتاب میں اعمالِ خیر اور فضائلِ حسنہ کو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کے ضمن میں بیان فرمایا ہے اور ان حدیثوں کو ایک جگہ کر دیا ہے جن پر عمل کرنے سے مومن صالح کا درجہ حاصل کر سکتا ہے، کہیں کہیں امام نے حدیثوں کے مطلب و معنی اور علماء نے ان کی تشریح و تفسیر میں بعض نکتے اور لطیفے جو بیان کئے ہیں ان کو لکھا ہے۔

اس کتاب میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے مطالعہ کرنے والے کی قوتِ عمل میں تحریک ہوتی ہے اور حسنات کے حصول اور سیئات سے احتراز کا شوق بڑھتا ہے اور صالحین کی تالیف اور مقبولین کی تصنیف کا یہ کھلا ہوا اثرہ اور بدیہی نتیجہ ہے، اگر اس کتاب کو فنِ تصوف کی مستند شکل کی کتاب کہا جائے تو یہ کچھ بے جا بات نہ ہوگی، تصوف اور سلوک کا حاصل یہ ہے کہ درجۂ ایمان کے

تعارُف

(اَز:- مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر "الفرقان" لکھنؤ)

پیش نظر کتاب "زادِ سفر" ساتویں صدی ہجری کے مشہور محدث امام نووی کی کتاب "ریاض الصالحین" کا ترجمہ ہے۔ امام موصوف کی یہ کتاب اُن خاص کتابوں میں سے ہے جو مختلف زمانوں میں مسلمانوں میں ایمانی روح اور اسلامی زندگی پیدا کرنے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ ممالک عربیہ کے دینی حلقوں میں یہ کتاب بہت مقبول اور متداول ہے۔ لیکن ہندستان میں نہ معلوم کیوں اس کا چرچا زیادہ نہیں رہا۔ ضرورت تھی کہ یہ کتاب سلیقہ سے ہماری زبان اُردو میں بھی منتقل ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی توفیق ہماری ایک بہن کو ملی، انھوں نے ترجمہ کے علاوہ کہیں کہیں مزید توضیح کے لئے حواشی بھی لکھے ہیں اور حدیثوں پر تشریحی عنوانات بھی قائم کئے ہیں جن سے مطلب اور مقصد سمجھنے میں عام ناظرین کو مدد مل سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرماکر ان کے واسطے زادِ آخرت بنائے اور اپنے بندوں اور بندیوں کو اُس سے نفع اُٹھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ

۸- رمضان المبارک سنہ ۱۳۷ھ

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

زادِ سفر

(حصہ اول)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا
سلیس ترجمہ مع ضروری حواشی و تشریحی عنوانات
حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزل آخرت کا

بہترین زادِ سفر

ترجمہ

امۃ اللہ تسنیم

ناشر

مکتبہ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ

قیمت بلا جلد تین روپیہ آٹھ آنہ ——— مجلد

مطبوعہ تنویر پریس لکھنؤ

زادِ سفر

یعنی

احادیث صحیحہ کا مجموعہ

امام نوویؒ شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب

"ریاض الصالحین" کا عام فہم ترجمہ

ضروری حواشی و تشریحی عنوانات کے ساتھ

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزل آخرت کا

بہترین زادِ سفر

مکتبۂ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ